سنتِ نکاح پر مدلل تحریر
سنتِ نکاح
تالیف
حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

سُنّتِ نکاح پر مدلّل تحریر
سُنّتِ نکاح
تالیف
حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب ............ سنتِ نکاح

مصنف ............ حضرت علامہ مولانا محمد امجد صدیقی مدظلہ العالی

تصحیح ............ محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی

صفحات ............ ۱۶۰

کمپوزنگ ............ کاشف عباس

تاریخ اشاعت ............ اگست ۲۰۱۳ء

ناشر ............ محمد اکبر قادری

قیمت ............ 120/- روپے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ"

# فہرست


| عنوانات | صفحہ | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|---|
| شادی کی برکت وفضیلت کامفہوم ......... | ۱۰ | نکاح کے فائدوں سے ایک فائدہ فرمانبردار اولاد ......... | ۲۰ |
| شادی کا مطلب ......... | ۱۰ | جو خواتین اور مرد نکاح نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے محروم ......... | ۲۱ |
| شادی کی قسمیں ......... | ۱۱ | شادی شدہ زندگی کا پہلا پہلو ......... | ۲۱ |
| شادی کی فضیلت ......... | ۱۱ | نکاح کے لیے نیک عورت کو چننا ......... | ۲۱ |
| سنت پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت ......... | ۱۳ | شریف عورت کو چننے کے مدنی پھول ......... | ۲۲ |
| تشریح وتوضیح ......... | ۱۳ | نماز استخارہ کے فضائل ......... | ۲۲ |
| نصف ایمان پورا کرنے کا طریقہ ......... | ۱۴ | استخارہ کا طور طریقہ ......... | ۲۳ |
| اللہ کی خصوصی رحمت میاں بیوی پر ......... | ۱۴ | مسئلہ ......... | ۲۴ |
| شادی کے فوائد ......... | ۱۵ | مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنت میں حاضر ......... | ۲۷ |
| حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ......... | ۱۶ | نکاح بُرے کام اور بُرے اعمال سے بچنے کا طریقہ ......... | ۲۷ |
| نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت وبرکت کا نزول ......... | ۱۷ | زندگی کے پُرسکون یادگار دن ......... | ۲۸ |
| حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان ......... | ۱۷ | شریف خاتون کا انتخاب ......... | ۲۸ |
| توجہ کی بات ......... | ۱۸ | اس کی دولت ......... | ۲۹ |
| شادی کی نیتیں ......... | ۱۸ | سلسلہ وخاندان ......... | ۳۲ |
| مدنی پھول ......... | ۱۸ | | |
| سنت مبارکہ کی فضیلت ......... | ۲۰ | | |

| عنوانات | صفحہ |
| --- | --- |
| عورت کی خوب صورتی | ۴۳ |
| ایک اہم نقطۂ نظر | ۴۳ |
| شادی سے پہلے خاتون پر نظر ڈالنا (دین اربعہ) | ۴۴ |
| خاتون کا مذہب | ۳۵ |
| منگنی کے متعلق حکایتیں | ۳۹ |
| منگنی سے پہلے ایک خاص بات | ۴۰ |
| شادی سے پہلے طبی معائنہ کروانے کی وجہ | ۴۰ |
| بدن کی وجوہات | ۴۲ |
| ذہنی وجوہات | ۴۳ |
| منگنی کا اہتمام | ۴۵ |
| خطرات | ۴۶ |
| مسئلہ | ۴۷ |
| نکاح سے پہلے والا ایک ہفتہ | ۴۷ |
| خطرات | ۴۸ |
| بے حیائی اور اونچی آواز سے گانے گانے | ۴۹ |
| مووی دکھانے کا فنکشن | ۵۰ |
| مہندی لگانا | ۵۱ |
| شریعت میں مہندی لگانے کے خطرات | ۵۲ |
| بارات کا دن | ۵۳ |
| ان رسموں کے متعلق شریعت | ۵۳ |
| سہرا بندی اور سلامی دینا | ۵۳ |
| پٹاخے بارود کا استعمال | ۵۴ |
| دولہا والوں کو کھانا کھلانا | ۵۵ |

| عنوانات | صفحہ |
| --- | --- |
| دولہا کو دودھ پلانے کی رسم | ۵۵ |
| دولہا والوں کی روانگی | ۵۵ |
| خطرات | ۵۶ |
| مسئلہ | ۵۷ |
| دودھ پلائی کی رسم | ۵۷ |
| روانگی | ۵۷ |
| مدنی درخواست | ۵۸ |
| نکاح والے دن کی رسمیں | ۵۸ |
| نکاح والے دن میں دولہا کا لباس | ۵۹ |
| دولہا کی روانگی | ۵۹ |
| طریقہ نکاح | ۶۰ |
| نکاح کے بعد کھانے کا بندوبست | ۶۱ |
| کھانا کھانے کے متعلق آداب | ۶۲ |
| والدین کی طرف سے دیا ہوا ساز و سامان | ۶۳ |
| ایک مدنی پھول | ۶۵ |
| دلہن کی رخصتی | ۶۶ |
| شادی کی پہلی رات کے آداب | ۶۶ |
| پہلی رات کی چند اہم باتیں (مدنی پھول) | ۶۷ |
| ولیمہ کرنا سنت ہے | ۶۹ |
| خاوند کے حقوق | ۶۹ |
| تشریح و توضیح | ۷۰ |
| خاوند کی اہمیت سب سے زیادہ ہے | ۷۱ |
| خاوند کا حق لفظوں میں بیان نہیں ہوسکتا | ۷۲ |
| وہ عورتیں جو اپنے خاوند کی خوشی غمی کا خیال | |

| عنوانات | صفحہ | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|---|
| کرنے پر جنت کے آٹھ دروازوں میں | | ہے | ۹۰ |
| داخل ہونے کی خوشخبری | ۷۴ | بیوی کو اپنے شوہر کے خلاف کرنے کی | |
| لڑکی کے لیے اس کا شوہر ہی سب کچھ | ۷۶ | ممانعت | ۹۱ |
| خاوند کی اجازت کے بغیر قدم باہر رکھنے پر اللہ | | حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے | |
| کی رحمت سے محروم | ۷۷ | نزدیک کون مبغوض عورت | ۹۲ |
| اپنے خاوند کو دھوکہ دینے والی خاتون پر جنت | | خاوند کی اطاعت ہر طرح سے خواہ بے کار | |
| کی حوروں کی لعنت | ۷۷ | ہی کیوں نہ ہو | ۹۳ |
| خاوند کی رضا کے متعلق مدنی پھول | ۷۸ | اچھی بیوی | ۹۴ |
| اپنے خاوند کی فرمانبرداری خدا کی نظر میں | | خاوند سے رشتہ توڑنے والی پر جنت حرام | ۹۵ |
| محبوب | ۷۹ | خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے | ۹۶ |
| مرد سے عطا ہونے والی اطاعت کا اظہار | | کیسی خاتون پر اللہ عزوجل کی برکت | ۹۶ |
| زبان | ۸۰ | بیوی اگر خاوند کی خدمت گزار نہیں تو اللہ | |
| اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم عورت کون؟ | ۸۱ | عزوجل کی رحمت سے محروم | ۹۶ |
| اجازت کے بغیر خاوند کی اجازت کے بغیر | | عورتوں سے قیامت کے دن کیا جانے والا | |
| نفل روزے کی اجازت نہیں | ۸۳ | پہلا سوال | ۹۷ |
| خاوند کی اطاعت کرنے والیوں کو جہاد کی | | اس بیوی نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہ کیا جس | |
| خوشخبری | ۸۴ | نے اپنے خاوند کی اطاعت نہ کی | ۹۷ |
| نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی | ۸۵ | اگر خاوند کی اطاعت نہیں تو ایمان کی | |
| عورتوں کو چند شوہر کی مدنی حکایتیں | ۸۶ | حلاوت نہیں | ۹۷ |
| خاوند کی خدمت صدقہ ہے | ۸۷ | بیوی کا اپنے شوہر کے کپڑے دھونا مسنون | |
| خاوند کی خدمت کا مفہوم | ۸۷ | ہے | ۹۸ |
| بیویوں کے لیے گھر کے کام کاج کا ثواب | | حمل شروع ہونے سے بچہ جننے تک کا ثواب | ۹۸ |
| جہاد کے برابر | ۸۹ | بچہ پیدا کرنے والی سیاہ عورت بہتر ہے | |
| موافق مزاج بیوی انسان کی سعادت میں | | حسین و جمیل بانجھ سے | ۹۹ |

| عنوانات | صفحہ | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اگر ماں مہربان ہو اولاد پر تو جنت کی خوشخبری | ۹۹ | بیوی طلاق کا اقرار اور شوہر دینے سے انکار کرے | ۱۱۷ |
| حضور اکرم نورِ مجسم سے پہلے داخل ہونے والی خاتون | ۹۹ | ہنسی مذاق میں طلاق جائز یا ناجائز کے متعلق | ۱۱۸ |
| پاک باز عورت خاوند کا نصف ایمان | ۱۰۰ | اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تفصیل | ۱۱۸ |
| جنت میں رہنے والی عورت کون ہے | ۱۰۰ | دل میں طلاق کا خیال لانے سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (تفصیل) | ۱۱۸ |
| عورتوں کے حقوق | ۱۰۰ | طلاق دینا کس طرح جائز ہے؟ | ۱۱۹ |
| شوہر کے لیے عبرت کا مقام | ۱۰۵ | ۱)..... طلاقِ احسن | ۱۱۹ |
| مرد کا اپنے گھر کے اخراجات پورے کرنے پر اجر وثواب | ۱۰۶ | ۲)..... طلاقِ سنت | ۱۱۹ |
| اہم نقطہ نظر | ۱۰۷ | ۳)..... طلاقِ بدعت | ۱۱۹ |
| ایک اہم واقعہ | ۱۰۹ | خاوند کا اپنی بیوی کو سو طلاقیں دینے کے بعد حکم | ۱۲۰ |
| عبرت کے مقام کے متعلق | ۱۰۹ | ماں بننے کے دوران مرد کا عورت کو طلاق دینا کیسا عمل ہے؟ | ۱۲۰ |
| مرد کا اپنی بیوی کے مشترکہ حقوق | ۱۱۱ | طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ | ۱۲۰ |
| عبرت والا واقعہ | ۱۱۱ | طلاق و موت کی میعاد و سوگ عدت کی تعریف | ۱۲۱ |
| ایک درخواست | ۱۱۴ | موت کی عدت کتنی ہے | ۱۲۱ |
| خلع کا بیان | ۱۱۵ | ماں بننے والی عورت کی عدت کے متعلق بیان | ۱۲۱ |
| شوہر کا ایسی بیوی کو طلاق دینا جو نماز روزہ کی پابند نہ ہو | ۱۱۵ | اگر عورت کے ایامِ عدت میں حمل ضائع ہو جائے تو | ۱۲۱ |
| شوہر کا کس صورت میں طلاق دینا جائز ہے | ۱۱۵ | موت کی عدت کا شمار | ۱۲۲ |
| حالتِ نشے میں طلاق | ۱۱۵ | | |
| ایسے نشے کی حالت میں طلاق نہ ہوگی | ۱۱۶ | | |
| شوہر کا اے طالقن کہہ کے پکارنا | ۱۱۶ | | |
| بیوی کو طلاق اور حلالہ | ۱۱۶ | | |
| مجنون شوہر کی طلاق | ۱۱۷ | | |

| عنوانات | صفحہ |
|---|---|
| ایسی لڑکی جو نابالغ ہو اس کا شوہر مرجائے تو اس کی عدت کی مدت کیا ہوگی؟ | ۱۲۲ |
| بیٹی کی رخصتی سے پہلے خاوند کی وفات ہو جانے پر عدت | ۱۲۲ |
| بوڑھی عورت کے شوہر کے مرجانے پر بھی عدت فرض ہے؟ | ۱۲۲ |
| بیوہ عورت اپنی عدت کہاں گزارے | ۱۲۲ |
| بیوہ کا عدت میں کسی ڈاکٹر کے پاس جانا | ۱۲۳ |
| طلاق شدہ بیوی کی عدت | ۱۲۳ |
| خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق | ۱۲۳ |
| عورت کا عدت کے دوران بالوں کو سنوارنا | ۱۲۳ |
| عدت میں بالوں پر تیل کا استعمال کرنا | ۱۲۴ |
| مسلم عورتوں کے لیے پردے کا شرعی حکم | ۱۲۴ |
| عورت کا مطلب (لغوی، لفظی) | ۱۲۴ |
| آج کے دور میں پردہ ضروری ہے | ۱۲۵ |
| شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟ | ۱۲۶ |
| آسان لفظوں میں پردہ کرنے کا طریقہ | ۱۲۷ |
| بے حیائی (بے پردگی) سے بچنے کی فضیلت | ۱۲۷ |
| بیوہ کو کس کس سے پردہ کرنے کا حکم ہے | ۱۲۸ |
| خاتون کو کس کس سے پردہ نہ کرنے کا حکم | ۱۲۸ |
| شوہر کے چھوٹے بھائی سے پردہ | ۱۲۹ |
| گھر میں پردہ کرنے کا ذہن کیسے بنایا جائے | ۱۳۰ |
| گھر کی عورتوں کو بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے | ۱۳۱ |
| لڑکے کے بالغ عمر کے متعلق بیان | ۱۳۲ |
| لڑکی کے بارے میں کہ کب بالغ ہوگی؟ | ۱۳۳ |
| لڑکی کو کتنی عمر میں پردہ کرنا واجب ہے؟ | ۱۳۳ |
| کیا استاد سے بھی پردے کا حکم ہے | ۱۳۳ |
| کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی اس کے بارے میں بیان | ۱۳۳ |
| چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی | ۱۳۴ |
| قیامت کے دن نور سے محروم عورت | ۱۳۵ |
| تیار ہو کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے | ۱۳۵ |
| عورت کے رہنے والے اپنے دو مقام | ۱۳۶ |
| عورت کا اپنے سر کے بال کٹوانا اور لڑکوں جیسے بال رکھنا کیسا ہے؟ | ۱۳۷ |
| عورت ہیجڑے سے پردہ کرے | ۱۳۷ |
| عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانے کے بارے میں | ۱۳۸ |
| فیشن کر کے اپنے گھر سے نکلنے والی عورت قیامت کے دن سخت تاریکی میں | ۱۳۹ |
| عورتوں کو بہت اہم ضرورتوں پر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت | ۱۳۹ |
| عورتیں گلی محلے بازاروں میں کس طرح چلیں | ۱۴۰ |
| نظر پھیر لو | ۱۴۰ |
| جان بوجھ کر نظر مت ڈالو | ۱۴۰ |
| نظر کی حفاظت کے متعلق فضیلت | ۱۴۰ |

| عنوانات | صفحہ |
|---|---|
| شیطان کا زہریلا تیر ..... | ۱۴۱ |
| آنکھوں میں آگ بھر دی جانے کے بارے میں ..... | ۱۴۱ |
| برقع پوش عورت کی حکایت ..... | ۱۴۱ |
| خاتون اجنبی گھر میں کام کر سکتی ہے کہ نہیں؟ | ۱۴۳ |
| احتیاط ..... | ۱۴۳ |
| عورت کا شوہر کے بغیر سفر کرنا کیسا ہے؟ ... | ۱۴۴ |
| نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟ ..... | ۱۴۴ |
| مخلوط تعلیم کا شرعی حکم ..... | ۱۴۵ |
| بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی ..... | ۱۴۵ |
| عورتوں کا مسجد جانا ..... | ۱۴۶ |
| صحن کے مقابلے میں گھروں کے تہہ خانے بہتر ہیں ..... | ۱۴۶ |
| اپنے گھر کی کھڑکیاں اور سوراخوں کو بند کرنا | ۱۴۷ |
| عورتوں کے لیے امارت و دنیاوی عہدہ جائز نہیں ..... | ۱۴۷ |
| باریک دوپٹہ کے بارے میں ..... | ۱۴۸ |
| ٹخنوں سے نیچے کپڑا عورتوں کے لیے ممنوع نہیں ..... | ۱۴۹ |
| پازیب (گھنگھرو دار زیور) پہننے والی عورتیں | ۱۴۹ |
| جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی ..... | ۱۵۰ |
| جہنم میں زیادہ عورتوں کے جانے کی وجہ ... | ۱۵۰ |
| بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟ ..... | ۱۵۱ |
| خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینے کے بارے میں احکام ..... | ۱۵۱ |
| حکمت ہے ..... | ۱۵۲ |
| اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق اہم باتیں | ۱۵۲ |
| بچے کی آمد سے ماں کی خوشی ..... | ۱۵۲ |
| پیاری پیاری مدنی نیتیں کرنے کا ذہن بنائیے ..... | ۱۵۳ |
| حضور مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ..... | ۱۵۳ |
| چند مدنی انعامات ..... | ۱۵۳ |
| بچے کی پیدائش سے پہلے کی احتیاط ..... | ۱۵۴ |
| ایسی غذا کا اندر سے نکالنا جو تنگی دے ..... | ۱۵۶ |
| کسی سے اپنی غلطی کی معافی مانگنا ..... | ۱۵۶ |
| ماں اپنے شکم کے لیے اللہ عزوجل سے اس طرح دعا مانگے ..... | ۱۵۸ |
| اولاد پر اللہ عزوجل کا شکر بجالانا ..... | ۱۵۸ |

# شادی کی برکت وفضیلت کا مفہوم

## شادی کا مطلب:

حضرت علامہ ابن منظور (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں' ازہری نے کہا ہے کہ کلامِ عرب میں نکاح کا معنیٰ عمل ازدواج ہے اور تزوج (یعنی شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ نکاح کا اطلاق عمل ازدواج پر ہوتا ہے اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے۔

(لسان العرب جلد۲ صفحہ۶۲۶)

نکاح کرنا نبیوں اور رسولوں کی سنتِ مبارکہ ہے۔ چنانچہ

## حدیث:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں سنتِ انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں:

(۱) حیا کرنا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) اور نکاح کرنا

(ترمذی شریف صفحہ۵۵۲ ابواب النکاح رقم ۱۰۷۰) (مشکوۃ شریف جلد۱ صفحہ۹۲ کتاب الطہارت رقم ۶)

## تشریح وتوضیح:

معلوم ہوا کہ نکاح کرنا صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہیں بلکہ دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی بھی سنتِ مبارکہ ہے۔

## شادی کی قسمیں

صاحبِ روح المعانی حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نکاح کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

(۱) اگر مرد کو یقین ہو کہ اگر اس نے نکاح نہیں کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔

(۲) اگر مرد پر غلبۂ شہوت ہو تو غلبہ شہوت کے وقت نکاح کرنا واجب ہے۔

(۳) مزید لکھتے ہیں کہ اسی طرح نہایہ میں لکھا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب وہ مہر ادا کرنے اور بیوی کا خرچ اُٹھانے کی طاقت رکھتا ہو ورنہ نکاح نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ نکاح سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کے ترک سے انسان گناہ گار ہوگا اور جب اسے مہر، بیوی کے خرچ اور عمل ازدواج پر قدرت ہو اور وہ پاکیزگی اور اولاد کے حصول کے لیے نکاح کرے تو اس کو ثواب ملے گا۔

## شادی کی فضیلت:

نکاح کرنے شادی کرنے کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

### حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین مرد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تاکہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس قد کاٹھ کے مالک ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی عبادت دیکھنے لگے جبکہ ان کی تو ہر اگلی لغزش

(اگراس کا کوئی وجود ہوتو) معاف فرمادی گئی ہے۔ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک دن کا بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔تیسرے نے کہا میں عورتوں سے ہمیشہ دُور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی دوران حضور مختارِ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے حالانکہ خدا کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اوراس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں اس کے باوجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں نیز عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(بخاری شریف جلد۳ صفحہ ۵۵ کتاب النکاح رقم ۵۶ مسلم شریف جلد۳ صفحہ ۸۰۷ کتاب النکاح رقم ۳۲۹۹ مشکوۃ شریف جلد۱ صفحہ ۴۷ باب الاعتصام بالکتاب رقم ۲ الترغیب والترہیب جلد۳ صفحہ ۴۳)

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے لہذا جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔

حدیث:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دستی (Poverty) کے ڈر سے شادی نہ کی وہ میری اُمت سے نہیں ہے۔(مسند فردوس احیاء العلوم جلد۲ صفحہ ۴۱ باب النکاح)

## سنت پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت

**حدیث:**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اُمت کے بگڑتے وقت میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(طبرانی اوسط جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ رقم ۵۴۱۴، حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۰۰، مسند الفردوس جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ رقم ۶۶۰۸، مشکوٰۃ شریف جلد ۱ صفحہ ۴۱ رقم ۶۵، مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۷۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)

**حدیث:**

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں۔ (ابن عساکر، کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹ رقم ۲۹۲۰۹)

**حدیث:**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ ابواب علم رقم ۵۷۶)

**تشریح و توضیح**

محترم اسلامی بھائیو! احادیثِ مذکورہ میں سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے

رحمتِ الٰہی کے انعامات کا ذکر ہے کہ جو حضور رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے لیے فرما رہے ہیں کہ جو سنت پر عمل کرے گا اس کو تین شہیدوں کا ثواب ملے گا اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل کرے گا اس پر اللہ عزوجل کی رحمت کا نزول ہو۔ ایک دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت پر عمل کرنے والوں کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث جس میں فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔

اے سنت پر عمل کرنے والو! تمہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے مژدہ جنت مبارک ہو۔

## نصف ایمان پورا کرنے کا طریقہ

**حدیث:**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اولادِ آدم کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو گیا اور نصف باقی میں اللہ عزوجل سے ڈرے۔

(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲۵۵، الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۲، مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ کتاب النکاح رقم ۱۷ شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۳۸۲ رقم ۵۴۸۶، فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۹ باب النکاح)

## اللہ کی خصوصی رحمت میاں بیوی پر:

حضرت میسرہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحتِ قلب

وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد (دولہا) اپنی بیوی کو دیکھتا ہے اور بیوی (دُلہن) اپنے خاوند کو دیکھتی ہے تو اللہ عزوجل ان دونوں کی طرف رحمت فرماتا ہے اور جب خاوند اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں (دولہا' دُلہن) کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (جامع صغیر جلد ا صفحہ ۱۲۲ رقم ۱۹۷۷)

## تشریح و توضیح:

نکاح کرنے کی' شادی کرنے کی کتنی برکت ہے کہ اللہ عزوجل دولہا' دُلہن دونوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس کے علاوہ ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

## شادی کے فوائد

نکاح کے بہت سے روحانی وجسمانی فائدے ہیں۔ نکاح کے فوائد میں درج ذیل فائدے بھی شامل ہیں مثلاً نسلِ انسانی کی افزائش' قوم وملت کی بقاء' معاشرے کا قیام' باہمی تعلقات میں ہمیشگی' نکاح سے شادی سے دل و نگاہ کی حفاظت' ایمان کی تقویت' اخلاق وعادات کی اصلاح' شہوت پرستی اور محض جنسی لطف اندوزی کا خاتمہ' خیالات کی پاکیزگی' نفسانی جذبات پر کنٹرول اور عزتوں کا تحفظ یہ نکاح ہی کی مرہونِ منت ہیں اس کے علاوہ اے مستقبل کے دولہا میاں نکاح دِلوں کا چین' روح کی تسکین' زندگی کا سہارا' امید کی کرن اور عفت کا نشان ہے اس کے ساتھ لوگوں میں پیدا ہونے والی بُرائیوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور اس کے علاوہ نکاح سے زنا کاری و بدکاری جیسی لعنت (Reproach) جو دین ودنیا کی بربادی کا سبب ہے' ختم ہوسکتی ہے اس لیے دین اسلام نے نکاح کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور یہ نکاح کے ہم نے مختصر وجامع فوائد بیان کیے ہیں۔ آیئے نکاح کے فائدے بالتفصیل پڑھیے اور ان پر عمل کی کوشش کیجیے۔ چنانچہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد چاہتا ہے کہ میں اللہ عزوجل سے پاک وصاف ہو کر ملوں تو اس کو چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ کتاب النکاح ۱۵ جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ رقم ۸۳۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہی اعزاز حاصل کرنے کے لیے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا کہ میری شادی ہو جائے تاکہ میں اللہ عزوجل کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۳ کتاب النکاح)

یہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جذبۂ اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حکایت:

ایک عابد یعنی عبادت گزار شادی شدہ تھا' وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا سلوک (Behaviour) کیا کرتا تھا اس کی بیوی فوت ہو گئی تو اس کے رشتہ داروں نے اس عابد کو شادی کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تنہائی بہت اچھی ہے' دل پرسکون رہتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس عابد نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ لوگ آسمان سے اُتر رہے ہیں اور ہوا میں تیر رہے ہیں تو جب ان میں سے کوئی میرے پاس سے گزرتا تو کہتا کہ یہ ہے منحوس' یہ سن کر دوسرا کہتا ہاں یہی منحوس ہے پھر تیسرا پھر چوتھا یہی کہتا لیکن میں ہیبت کی وجہ سے نہ پوچھ سکا کہ کون منحوس ہے اور جب آخری ان کا میرے پاس سے گزرا تو میں

نے اس سے پوچھ لیا کہ وہ کون منحوس ہے جس کی طرف آپ لوگ اشارہ کر رہے ہیں؟ اس نے کہا وہ آپ ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا' میں منحوس کس وجہ سے ہوں؟ اس نے بتایا' ہم آپ کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ اُٹھایا کرتے تھے لیکن جب سے آپ کی بیوی فوت ہوئی ہے ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کے اعمال مخالفین کے اعمال کے ساتھ اُٹھائیں اور جب اس عابد کی آنکھ کھلی تو کہنے لگے میری شادی کرو' میری شادی کرو۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴ کتاب النکاح)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ کے اعمال میں برکت شادی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔

## نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت و برکت کا نزول:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ رقم ۴۳۷۴)

## تشریح و توضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنے والے شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

## حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان:

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل مجھ پر تین وجہ سے درجے میں بلند ہیں' ایک یہ کہ وہ طلب حلال اپنے لیے بھی کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی اور میں صرف اپنے لیے کرتا ہوں' دوم یہ کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے شادیاں کی ہیں مگر میں نے شادی نہیں کی اور سوم یہ کہ وہ مسلمانوں کے امام منتخب ہوئے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴)

نیز حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں بعد وصال دیکھا اور پوچھا' آپ کو کیا مقام عطا ہوا؟ فرمایا' مجھے ستر بڑے بڑے بلند سے بلند مرتبے عطا ہوئے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم کے درجے کو نہیں پہنچ سکا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴)

نیز حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ نے بعد وصال فرمایا کہ میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر حافی! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے دربار میں بغیر شادی کے آتا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴)

## توجہ کی بات:

پیارے مسلمان بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے چاہیے کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں اچھی اچھی نیتیں کرلیں۔ کیونکہ جیسی نیت ہوگی ویسا اجر ملے گا اور ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمیں چاہیے کہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے شادی کریں کیونکہ مذکورہ بالا جتنے نکاح کے فضائل وفوائد بیان ہوئے ہیں یہ سب سنتِ مبارکہ ہی کی برکت سے ہیں ورنہ شادی تو سارے ہی کرتے ہیں۔ ہندو بھی' سکھ بھی' یہودی بھی' عیسائی بھی لیکن ایک مسلمان کا شادی کا انداز ان تمام سے مختلف (Different) ہونا چاہیے۔

## شادی کی نیتیں

### حدیث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی نیت عمل سے بہتر ہے۔

### مدنی پھول:

بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی اچھی نیتیں کرے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہوسکے۔

۱) سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کروں گا۔

۲) نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

۳) اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

۴) اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

۵) اس کے ذریعے شرم گاہ کی حفاظت کروں گا۔

۶) خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

۷) محض لذت یا قضائے شہوت کے لیے نہیں حصولِ اولاد کے لیے تخلیہ کروں گا۔

۸) ملاپ سے پہلے بسم اللہ اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

۹) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت میں اضافے کا ذریعہ بنوں گا۔

اگر نکاح سے قبل اچھی اچھی نیتیں کرلیں گے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں اس پر مثال حکایت ذیل ہے۔

حکایت:

ایک شخص اپنے مکان میں روشن دان بنا رہا تھا وہاں سے کسی اللہ والے کا گزر ہوا، آپ نے اس سے پوچھا کیا کر رہا ہے اس مالک مکان نے کہا روشن دان بنا رہا ہوں تاکہ ہوا آیا کرے۔ یہ سُن کر اللہ کے بزرگ نے فرمایا ارے بندۂ خدا! کیوں نیت نہیں کرتا کہ روشن دان بناؤں تاکہ اذان کی آواز آیا کرے اور پھر تجھے ہوا جھونکے میں آجایا کرے گی لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ جو کام کرے سنت جان کر کرے، شادی

کرے تو اتباع سنت کی نیت سے کرے جبھی تو ثواب زیادہ ہوگا۔

## سنتِ مبارکہ کی فضیلت

اور یہ سنتِ مبارک ہی کی برکت ہے کہ ہمارے امام الائمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح کرنا عبادت میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔ (احیاء العلوم جلد۲ صفحہ۱۲) یعنی ایک مسلمان شادی نہیں کرتا اور اللہ کی نفلی عبادت میں مشغول ہے رات کو جاگ کر عبادت کرتا ہے دن کو روزے رکھتا ہے۔ دوسرا مسلمان جس نے سنت کے مطابق شادی کی ہے لیکن وہ راتوں کو قیام نہیں کرتا ہے اور نفلی روزے نہیں رکھتا تو یہ دوسرا اس پہلے سے افضل ہے کیونکہ اس دوسرے نے سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنایا ہے۔

## نکاح کے فائدوں سے ایک فائدہ فرمانبردار اولاد

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب و سینہ نے فرمایا کہ اللہ جنت میں کسی مومن بندے کے درجے بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ عزوجل! یہ میرے درجے کس وجہ سے بلند کیے گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے! تیرے بیٹے کی وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اے بندے! تیرے درجے بلند اس لیے کیے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے بلند درجات کی دعا کی ہے۔

### تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر انسان نیک اولاد چھوڑ جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے بندے کے لیے اور یہ سب کس سے ہے یہ سب نکاح کے فوائد و ثمرات

میں سے ہے۔

## جو خواتین اور مرد نکاح نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے محروم:

### حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اسی طرح ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو جو کہتی ہیں شادی نہیں کروں گی۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۷)

## شادی شدہ زندگی کا پہلا پہلو

### نکاح کے لیے نیک عورت کو چننا:

کسی بھی انسان کا اپنی روزمرہ زندگی میں کسی بھی اہم کام میں یا مسئلہ میں اقول کرنا یعنی کہ اپنی رائے کا اپنے لیے یا اپنے گھر والوں کے لیے یا اپنے خاندان والوں کے لیے یا اپنے ارد گرد کے معاشرے کے لوگوں کے لیے اظہار کرنا اور اسی پر قائم رہنا ایک مشکل از دواجی زندگی گزارنے اور بسر کرنے کے لیے نیک بیوی کا انتخاب کرنا بھی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس میں جلد بازی کرنا بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اور اسی طرح اس معاملہ میں مرد کا مایوس ہونا اور کم ہمت بھی ہونا زہر قاتل ہے اس سلسلے میں ہمارے معاشرے میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی مرد کا رشتہ دو چار جگہ پر گیا اور وہاں سے جواب ''ہاں'' نہیں ملتا تو اکثر لوگوں کے گھروں کے لوگ خاندان کے لوگ مایوس نا امید ہو جاتے ہیں کہ اب کون دے گا رشتہ سارے خاندان میں چھان بین کر لی اب تو کوئی نہیں رشتہ لہٰذا اب کوئی لڑکی بھی مل جائے چاہے اس کے لیے غیر مناسب ہی کیوں نہ ہو رشتہ کردو اس طرح اچھے بھلے پڑھے لکھے نوجوان کا نکاح ایسی لڑکی سے کروایا جاتا ہے جو کسی بھی طرح سے اس کے لیے مناسب نہیں ہوتی پھر ہوتا کیا ہے کہ

ساری زندگی میاں بیوی کی آپس میں اَن بن' لڑائی جھگڑے اور اللہ عزوجل نہ کرے مار پیٹ اور طلاق وخلع تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور جو نہیں ہونا چاہئے وہ ہوجاتا ہے لہٰذا ایسے دقیق مسئلے میں یعنی نیک بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں لڑکے کو چاہیے کہ خود بھی ہمت سے کام لے اور گھر والوں کی بھی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں مایوس بھی نہ ہونے دے اور اللہ عزوجل سے اچھے رشتے کی امید رکھتے ہوئے احکامِ الٰہی کی پابندی کے ساتھ خلوصِ دل سے دعا مانگتا رہے اور گھر والوں کو بھی از خود چاہیے کہ ہمت وکوشش کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے خوب غور وخوض کرکے اچھی طرح چھان بین کرکے رشتہ طے کریں۔

## شریف عورت کو چننے کے مدنی پھول:

سب سے پہلا کام صلوٰۃ الحاجت کم از کم دو رکعت ورنہ جتنی اللہ توفیق دے پڑھیں اس وقت جو مکروہ اور ممنوع اوقات نہ ہوں پھر خوب عاجزی واخلاص سے رو کر اللہ سے دعا مانگیں اور بار بار مانگیں کہ "یا اللہ! میں شادی کرنا چاہتا ہوں' اپنے فضل و کرم سے مجھے نیک بیوی عطا کر" اور اس کے علاوہ یہ دعا بھی مانگ سکتے ہیں کہ:

اللّٰھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔

"اے اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لیے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما۔"

اور دوسرا یہ کہ اس معاملے میں کسی ایسے شخص سے مشورہ لینا ضروری ہے کہ جو نیک وصالح اور دین دار ہو اور اس کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔

## نمازِ استخارہ کے فضائل:

بعض اوقات آدمی کو اپنے کام میں یہ تردد وتذبذب ہوتا ہے کہ کروں یا نہ کروں

مثلاً سفر بیرون جانا یا کسی رشتہ کو قبول کرنا چاہتا ہے یا نکاح و شادی بیاہ وغیرہ ایسی ہی کوئی تقریب انجام دینا چاہتا ہے لیکن دل میں طرح طرح کے وسوسات و خیالات آتے ہیں۔ آدمی گھبرا جاتا ہے کہ کیا کروں، کیا نہ کروں ایسے موقعوں کے لیے شریعت میں نمازِ استخارہ آئی ہے اس نماز کا پڑھنے والا مرد ہو یا عورت گویا کہ یہ اپنے رب سے مشورہ لینا ہے اور نمازِ استخارہ کا مطلب یہی ہے کہ اللہ سے بھلائی طلب کرنا یعنی جب کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو کرنے سے پہلے استخارہ کرنے والا گویا اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ علام الغیوب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں۔ (ماخوذ فیضانِ سنت قدیم صفحہ ۱۰۴۵، سنی بہشتی زیور صفحہ ۲۲۵)

استخارہ کا طور طریقہ:

پہلے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللّٰہ احد پڑھے اور اسی طرح دو رکعت پوری کرنے کے بعد سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

"ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں

قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت کردے۔ اے اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے بُرا ہے' میرے دین و ایمان' میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو' میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے۔''

(ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۲۹۲ ابواب الوتر رقم ۴۶۳' ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۹۵' ابوب اقامۃ الصلوٰۃ رقم ۱۳۴۱)

مسئلہ:

بہتر یہ ہے کہ کم از کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ روسو رہے۔ دعا کے اوّل آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھے پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ (Dirination) کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے' بہتر ہے اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے تو بُرا ہے۔ (درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۶۱)

حدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (ہمیں) تمام کاموں میں کا استخارہ سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ (ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۲۹۲ ابواب الوتر رقم ۴۶۳)

**حدیث:**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہم کاموں میں استخارہ کر لیتا ہے وہ خسارے میں نہیں رہتا' نقصان اور ندامت سے بچ جاتا ہے اور اپنے کیے پر نادم نہیں ہوتا۔

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۴۸۲ رقم ۷۸۹۵ طبرانی اوسط رقم ۶۶۲۳)

**تشریح و توضیح:**

معلوم ہوا کہ انسان استخارہ کرنے سے خسارے سے بچ جاتا ہے اور استخارہ سے انسان اللہ عزوجل سے مشورہ طلب کرتا ہے کہ فلاں کام کروں کہ نہ کروں اسی لیے تو حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اہم کاموں میں استخارہ کر کے کام کیا وہ کبھی خسارے اور نقصان میں نہیں ہوگا اور شادی انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہوتا ہے اس لیے ہمیں استخارہ کر لینا چاہیے۔

**حدیث:**

حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح کر سکتا ہو پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۹)

**تشریح و توضیح:**

محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہونا چاہیے کہ عورتوں اور مردوں کے لیے جو اللہ عزوجل نے شادی و نکاح مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات پوشیدہ ہیں۔ شادی شدہ انسان بہت برائیوں اور نقصانات اور پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے' سب سے اہم فائدہ تو ظاہر ہے کہ

دل اور آنکھ کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے صرف عورت ہی نہیں مرد بھی بیوی کا محتاج ہے۔ خصوصاً گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا۔ معاشرتی تجربہ (E› perience) گواہ ہے۔ مرد کی ابتدا میں تو زندگی والدۂ بہنوں وغیرہ کی مدد و تعاون سے گزر جاتی ہے مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخری زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے' وقت پر کھانا' بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام وغیرہ کی ضروریات میں مرد کو سخت پریشانی ہوتی ہے پھر اس وقت انسانی زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ شادی کا مقصد صرف اور صرف خواہشات کی تکمیل ہی نہیں بلکہ نظامِ زندگی اور صحت کو سنبھالنے کے لیے اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے جو شادی نہیں کرتا وہ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ ہماری شریعت میں شادی کرنا سنت اور عبادت ہے اس وجہ سے شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

حکایت:

ایک نیک اور صالح آدمی کو نکاح کی پیش کش کی جاتی تو وہ انکار کر دیتے' کچھ دنوں بعد وہ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمانے لگے' میری شادی کر دو۔ اہل خاندان واحباب نے شادی کرنے کے بعد استفسار کیا کہ حضرت پہلے تو آپ شادی سے نکاح سے انکار کرتے رہے اور پھر خود ہی فرمایا کہ میری شادی کر دو اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور مخلوقِ خدا اکٹھی ہے' میں بھی ان میں ہوں' مجھے سخت اور تباہ کن پیاس لگی ہے بلکہ ساری مخلوق پیاس سے تڑپ رہی ہے اچانک دیکھا کہ کچھ بچے آگئے ان پر نور کے رومال ہیں' ان کے ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں وہ بچے ایک ایک مرد کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک بچے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا مجھے بھی

پانی پلاؤ مجھے پیاس ہلاک کر رہی ہے یہ سن کر بچے نے کہا کہ ہم میں آپ کا کوئی نہیں ہے ہم تو اپنے والدین کو پانی پلاتے ہیں۔ میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس بچے نے بتایا ہم مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور جب بے دار ہوا تو آپ نے احباب سے کہا کہ میری شادی کر دو یہ اس لیے ہے کہ شاید کہ اللہ عزوجل مجھے بھی بیٹا عطا کرے اور وہ بچپن میں فوت ہو جائے اور میرے لیے آگے کا سامان یعنی روزِ قیامت پانی پینے کا سبب بن جائے۔ (احیاء العلوم جلد۲ صفحہ ۲۸)

## مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنت میں حاضر

### حدیث:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کی نماز اچھی ہو اور اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں، مال کی قلت ہو اور وہ مسلمان غیبت سے بچا رہے وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہو گا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ہیں۔ (احیاء العلوم جلد۲ صفحہ ۳۳)

معلوم ہوا جس کے اہل و عیال زیادہ ہوں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا اور اہل و عیال کا زیادہ ہونا شادی ہی سے ممکن ہے۔

### نکاح بُرے کام اور بُرے اعمال سے بچنے کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہٗ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے کیونکہ شادی کرنے سے انسان بدنگاہی اور بدکاری سے بچ جاتا ہے اور اگر کسی کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے کیونکہ روزے (فعل مذکورہ سے) بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد۳ کتاب النکاح رقم ۵۹' مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ ۱۴۷ کتاب النکاح رقم ۱'
الترغیب والترہیب جلد۳ صفحہ ۴۰ کتاب النکاح)

## تشریح وتوضیح:

اس آخری حدیثِ مبارکہ میں حضور مختارِکل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے دو جامع ترین فوائد بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے کہ یہ دونوں یعنی نظر اور فرج یعنی شرمگاہ کی حفاظت انسان کو سینکڑوں گناہوں سے بچا سکتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پاکیزہ سنت اور بھی ہزاروں فوائد اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے مگر یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کو سنت سمجھ کر اسلامی طریقہ کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔ نفسانی خواہشات اور بُری رسومات کو اس میں دخل نہ ہو۔

## زندگی کے پُرسکون یادگار دن:

یوں تو انسان کی ساری زندگی ہی قرآن وسنت کے مطابق ہوتی ہے مگر چند لمحات ومواقع ایسے ہیں جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی پرہیزگاری ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

## شریف خاتون کا انتخاب:

قابلِ غور بات ہے کہ عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لیے عمدہ زمین کا انتخاب (Choice) کیا جائے۔ ماں بچے کے لیے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بُری عادات کل اولاد میں منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک صالح اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے:

اوّل اس کا مال' دوسرا اس کا حسب نسب' تیسرا حسن و جمال اور چوتھا اس کا دین۔

پھر فرمایا تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو' تم دین دار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

(بخاری شریف جلد ۳ صفحہ ۶۴ کتاب النکاح رقم ۸۱)

تشریح و توضیح:

اس حدیثِ مبارکہ میں حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے انتخاب کے وقت اس میں جن صفات کا دیکھنا ضروری ہے' ان کو مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اس کی دولت:

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخاب بیوی کے وقت جن چیزوں کو پسندیدہ قرار دیا ہے ان میں سب سے پہلے عورت کے مال کو بیان فرمایا ہے کہ اس کا مال دیکھ کر شادی کرنی چاہیے اس سے عورت کا مال دار ہونا یا اس کے والدین کا مال دار ہونا مراد ہے تاکہ اگر لڑکے کو کوئی پریشانی بن جائے یا رقم وغیرہ کی ضرورت بن جائے تو اس کے کام آسکے لیکن اگر لڑکی کا صرف اور صرف مال دیکھ لیا جائے باقی تینوں باتوں کو مدنظر نہ رکھا جائے تو بے شمار خرابیاں لازم آئیں گی۔ سب سے پہلے تو دین سے بے پرواہ ہو کر صرف مال و دولت کی بناء پر شادی کرنا حماقت (Stupidity) ہے کیونکہ دولت تو ایک ڈھلتا سایہ ہے اس کا کوئی بھروسہ نہیں' صبح کا بادشاہ شام کو فقیر اور شام کا فقیر صبح بادشاہ ہوسکتا ہے لیکن اگر لڑکی مال دار ہو تو غریب کا لڑکا ان کا غلام اور خادم بن کر رہ

جاتا ہے اور اگر دونوں دولت کے نشے میں مدہوش ہوں تو نت نئے فتنے اور فساد ظاہر ہوتے ہیں حتیٰ کہ لڑائی جھگڑے بلکہ طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے پھر ساری دولت عدالتوں کی ملکیت ہو کر رہ جاتی ہے اسی لیے تو حضور مصلح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدیث:

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے مال دار ہونے کی وجہ سے نکاح نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ان کا مال تمہیں (یعنی میاں بیوی) طغیان اور سرکشی میں مبتلا کر دے۔ عورتوں سے دین داری کی بناء پر نکاح کرو۔

(بیہقی شریف جلد ۷ صفحہ ۱۲۹' کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۴)

اس حدیثِ مبارکہ کے علاوہ ایک اور جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے' وہ یہ کہ

حدیث:

حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کی عزت (اور مرتبے) کی وجہ سے شادی کی (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی معزز ہو جائے) تو اللہ اسے معزز کی بجائے ذلیل کرے گا اور جس نے کسی عورت کے ساتھ مال کی وجہ سے شادی کی (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی مال دار ہو جائے) تو اللہ اسے مال دار کی بجائے محتاج کرے گا۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۱)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ مال ودولت کے لالچ میں کی ہوئی شادی نفع بخش نہیں ہو سکتی اور پھر اس میں ایک اور فتنے کا بھی اندیشہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مال ودولت کا لالچ (امیرزادی کی تلاش) شادی میں تاخیر کا سبب بھی بن سکتا ہے

جس کے نتائج بہت بُرے نکلتے ہیں۔ جوان اولاد جب نفسانی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتی تو حرام کاری اور بدکاری جیسے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی دولت کو کمزور کر بیٹھتی ہے بلکہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شادی کے قابل بھی نہیں رہتی پھر حرام کاری کی وجہ سے صرف اولاد ہی نہیں بلکہ والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

حدیث:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر میں لڑکا پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور اگر لڑکا بالغ ہو گیا تو باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس لڑکے کا گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ کتاب النکاح رقم ۱۲ شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۰۱ رقم ۸۶۶۶)

اسی طرح لڑکی کے متعلق ارشاد ہے کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس کی لڑکی کی عمر بارہ برس ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس لڑکی سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو وہ گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ رقم ۱۳ شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۰۲ رقم ۸۶۷۵)

تشریح وتوضیح:

ان مذکور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ باپ نے اگر اپنی بالغ اولاد کی شادی میں تاخیر کی تو اسے بدلے میں اولاد سے جن گناہوں کا صدور ہوگا اس میں باپ بھی مجرم

ہے کہ اس نے اولاد کی شادی میں بلاوجہ تاخیر کی اور جوان اولاد اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہ پانے کی وجہ سے گناہ کی مرتکب ہوئی اور اگر ان کی شادی کر دی جاتی تو عین ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔ افسوس (Perentance) آج کل دنیاوی رسم و رواج کی وجہ شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشق مجازی بھی پروان چڑھتا ہے اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی جونہی بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نکاح ہو جایا کریں کہ ان شاء اللہ عزوجل اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

## سلسلہ و خاندان:

حدیثِ مذکورہ میں عورت سے شادی کے وقت جن چار چیزوں کا دیکھنا مستحب ہے ان میں عورت کے مال کے بعد جس چیز کا دیکھنا بہتر ہے وہ عورت کا حسب نسب ہے اس سے مراد عورت کے گھر' خاندان' آباؤ اجداد کو بھی دیکھنا چاہیے اس کی تہذیب اور اس کی عقل و دانش سب پر غور کرنا چاہیے کہ اولاد پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لیے علماء فرماتے ہیں کہ عورت کے گھر والوں سے یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ آپ کی بیٹی نے کس جامعہ سے تعلیم حاصل کی بلکہ یہ پوچھنا چاہیے کہ اس کا بچپن' جوانی اور دیگر زندگی کیسے گھرانے میں گزری۔ ہمیں اپنی سوچ مدنی رکھتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے جس کے والدین نیک و صالح ہوں' لڑکی کی والدہ اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو کہ اگر لڑکی کی ماں اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوگی' اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی اور دل سے عزت کرنے والی ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی بھی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گی کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے اس لیے شادی خاندان دیکھ کر کرنی چاہیے نہ کہ مال و دولت' جہیز میں گاڑی بنگلہ وغیرہ نہ دیکھیں بلکہ لڑکی کی تربیت شرافت' شرم و حیا' اخلاق' حرکات و سکنات' دین سے لگاؤ دیکھیں پھر

شادی پر آمادہ ہوں' ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

## عورت کی خوب صورتی:

عورت کا مال اور حسب ونسب دیکھنے کے بعد جو دیکھنے والی چیز ہے وہ ہے عورت کا حسن و جمال جو کہ ایک طرح سے بڑی اہمیت کا حامل ہے' بہت سے مرد حضرات اور ان کے والدین و بہنیں وغیرہ فقط عورت کے ظاہری کیے ہوئے میک اپ کو دیکھ کر ہی راضی ہو جاتے ہیں اور جلدی سے رشتہ طے کر لیتے ہیں لیکن پھر جب ظاہری میک اپ اُترتا ہے اور حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے تو اس وقت اپنے کیے ہوئے فیصلے پر افسوس (Repentance) ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو میک اپ کے بغیر دیکھا جائے تا کہ بعد میں ندامت نہ اُٹھانی پڑے۔

## ایک اہم نقطۂ نظر:

مرد جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اسے اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ ان دونوں کے درمیان محبت بڑھے اس پر دلیل ذیل حدیثِ مبارکہ ہے۔ چنانچہ

## حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا' نہیں! تو آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جاؤ اُسے دیکھ لو' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی انصاری عورتیں قد کی چھوٹی ہوتی ہیں)

(مسلم شریف جلد ۳ صفحہ ۸۳۳ کتاب النکاح رقم ۳۳۸۱' مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ کتاب النکاح رقم ۱۸)

اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی ہے۔

حدیث:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو مجھ سے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے کہا' نہیں! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اسے دیکھ لو کہ یہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔

(ترمذی شریف کتاب النکاح' ابن ماجہ شریف کتاب النکاح' مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ کتاب النکاح رقم ۲۷)

تشریح وتوضیح:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور بھی کسی بہانہ (Prentence) سے کہ عورت کو پتا نہ چلے تا کہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔''

مزید لکھتے ہیں کہ:

''دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و قبح چہرے میں ہی ہوتا ہے اور اس سے مراد ہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوالینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا۔''

(مرآۃ المناجیح جلد ۵ صفحہ ۱۱)

شادی سے پہلے خاتون پر نظر ڈالنا (دین اربعہ):

حضرت علامہ نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت امام شافعی' حضرت امام مالک' حضرت امام محمد اور حضرت امام

اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے۔" (شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۵۶ مطبوعہ نور محمد کراچی)

جس سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اس شخص کو چاہیے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دکھوا لے' وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اسے اس کی شکل و صورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔

(ردالمحتار جلد ۹ صفحہ ۶۱۱)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے' اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیثِ مبارکہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (ردالمحتار جلد ۹ صفحہ ۶۱۰)

## خاتون کا مذہب:

کسی بھی عورت سے نکاح کرتے وقت اس میں سب سے پہلی خوبی دین داری دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ دین سے کتنی لگن رکھنے والی ہے کیونکہ اگر وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والی ہو گی یعنی اللہ عزوجل کے سارے احکامات کو پورا کرنے والی اور حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر زندگی گزارنے والی ہو گی تو اس کے بہت زیادہ فائدے آپ کو حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً ازدواجی زندگی پائیدار خوش گوار باوقار اور باہم پیار و محبت سے بھرپور ہو گی۔

آپ دیکھیں گے کہ شادی حقیقۃً خانہ آبادی' ڈھیروں خوشیاں لانے کا سبب بنے گی اور آنے والی نسل بھی ایک باشعور اور باپردہ خاتون کی گود میں پرورش پا کر اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے۔ شادی کے لیے عورت کا انتخاب (Selection) کے وقت سب سے پہلے یہی صفت تلاش کرنا ہر مسلمان کے لیے

بہت ضروری ہے۔ یہ بات ہر مرد کو سمجھ لینی چاہیے کہ دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو لڑکی کو شوہر، ساس وسسر کے، نند و بھاوج کے غرض کہ تمام گھر والوں اور ساری دنیا کے لوگوں کے حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا بھی سکھاتا ہے۔ دین ہی اس کو جھوٹ، وعدہ خلافی، بدتمیزی، غیبت، دغابازی، فلموں ڈراموں سے نفرت، بے حیائی اور بے وفائی جیسے امور سے بچاتا ہے جس سے زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھیک چلتی ہے۔ دین ہی نفسانی خواہشات اور شیطان کی بات ماننے اور اس کے پسندیدہ کاموں سے روکتا ہے۔ دین ہی بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو حسنِ اخلاق و آداب، عزت و شرافت اور شرم و حیا سکھلانے میں مددگار بنتا ہے نہ کہ صرف دولت و حسن۔

پیارے اور محترم مسلمان بھائیو! نکاح کا مقصد باہمی موافقت، آپس میں اُلفت و محبت پر موقوف ہے۔ قیامت کے دن تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے اور اگر اس دن تعلق قائم رہے گا تو وہ دین کا ہی تعلق ہے جو کہ قائم رہے گا اسی لیے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ وہ دین دار ہے یعنی دین کی سمجھنے والی ہے کہ نہیں۔ چنانچہ

حدیث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ کے بعد مومن کے لیے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اگر مرد اسے دیکھے وہ خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی خیانت و ضائع نہ کرے) (ابن ماجہ شریف جلد ۱ صفحہ ۵۲ کتاب النکاح رقم ۱۹۲۳)

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک دنیا استعمال کی چیز ہے لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال ومتاع سے بھی افضل وبہترین ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد ا صفحہ ۵۲۱ کتاب النکاح رقم ۱۹۲۲)

**حدیث:**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری دنیا ساز وسامان کی جگہ ہے اور اس کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(مسلم شریف جلد ۲ رقم ۱۰۹۰ کتاب الرضاع رقم ۱۴۶۷، نسائی شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹، کتاب النکاح رقم ۳۲۳۲، صحیح ابن حبان جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ رقم ۴۰۳۱، مسند احمد ابن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ رقم ۶۵۶۷۔ طبرانی اوسط جلد ۸ صفحہ ۲۸۱ رقم ۸۶۳۹)

**حدیث:**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دے بلکہ ان کی دین داری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو کیونکہ چپٹی ناک اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد ا صفحہ ۵۲۱ کتاب النکاح رقم ۱۹۲۶)

**حدیث:**

حضور طہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خاندان میں شادی کرو اس لیے کہ خاندانی اثرات سرایت کرتے ہیں۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۵ رقم ۴۴۵۵۲)

**تشریح وتوضیح:**

معلوم ہوا کہ شادی کے خواہش مند ایسی بیویوں کا انتخاب کریں جو نیک وصالح

ماحول میں پلی بڑھی ہوں جنہوں نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہو جو شرافت و پاک دامنی کا گہوارہ (Swing) ہو ایسے والدین کی اولاد ہوں جو خاندانی لحاظ سے شریف النفس اور آباؤ اجداد کے لحاظ سے مکرم و محترم ہوں کیونکہ اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

# منگنی کے متعلق حکایتیں

عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پکی و پختہ کر لینا منگنی کہلاتا ہے۔ منگی شادی کرنے کا عہد ہوتا ہے اور اس کے ضمن میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی سے پختہ عہد کر لیا جائے تو پھر اس عہد کو توڑنا (Break) جائز نہیں کیونکہ عہد کو توڑنا شرعاً مذموم اور بے جا و قابلِ مواخذہ ہے چنانچہ امام اہلِ سنت' مجدد دین وملت' اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مخطوب منہ (جسے منگنی کا پیغام دیا جاتا ہو) کا اپنے اقرار سے پھرنا اور خاطب اول کو زبان دے کر دوسرے سے قصد تزویج کرنا مذموم و بے جا و قابلِ مواخذہ ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ جلد ۵ کتاب النکاح)

اور اگر در حقیقت کوئی عذر مقبول پیدا ہوا اور اس نکاح میں اس نے حرج شرعی سمجھا اور خاطب ثانی کو حق دختر میں بہتر جانا تو شرع مطہر ہرگز اس پر لازم نہیں کرتی کہ تو اپنی زبان پالنے کے لیے ممد ورشرعی گوارا یا دیدہ و دانستہ بیٹی کے حق میں برا کرنے نیک و بد ہر کامل نظر ذمہ پدر واجب و ضرور اور آدمی نہ تبدیلی لانے سے محفوظ و مصون نہ کسی وقت بعض مصالح پانے سے مامون یہ تو صرف اقرار ہی تھا ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے در بارۂ قسم ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دے دو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۵ کتاب النکاح)

لہٰذا اگر نکاح کے بعد ناچاقی کا قوی اندیشہ ہو تو منگنی توڑ سکتے ہیں اور اس کے علاوہ اپنے کسی دوسرے بھائی کی ہوئی منگنی پر منگنی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے بلکہ اس پر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

حدیث:

کوئی آدمی اپنے مسلمان (بھائی) کی منگنی پر منگنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ خود ہی منگنی چھوڑ دے یا اس کو (منگنی کی) اجازت دے دے۔

(جامع صغیر جلد ۲ حدیث نمبر ۷۶۶۶)

منگنی سے پہلے ایک خاص بات:

منگیتروں کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے اپنا اپنا طبی معائنہ (Medical Test) کروالیں تا کہ دونوں کی صحت وسلامتی کے بارے میں یقین ہو جائے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر لازم ہے کہ وہ کسی سپیشلسٹ سے اپنا طبی معائنہ کروائیں تا کہ بعد میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔

شادی سے پہلے طبی معائنہ کروانے کی وجہ:

(۱) اگر لڑکی یا لڑکے میں سے کوئی اگر کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہو تو اس کا بروقت پتا چل جاتا ہے۔

(۲) اگر دونوں میں سے کسی کو علاج کی ضرورت ہو تو شادی سے پہلے علاج کا موقع مل جاتا ہے۔

(۳) شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو طبی معلومات حاصل ہوتی ہیں جن پر عمل کر کے وہ اپنی ازدواجی زندگی کو صحیح سلامت گزار سکتے ہیں اور وہ ازدواجی زندگی کے دوران ایسی حرکات سے اجتناب کریں گے جو ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی

ہیں۔

۴) طبی معائنہ کروانے سے اس بات کا پتا چلے گا کہ لڑکی اور لڑکے کے آلات جنسیہ درست ہیں یا نہیں۔ لڑکا اگر کسی خطرناک جنسی بیماری میں مبتلا ہے مثلاً ''آتشک'' وغیرہ میں یا اس کے عضو خاص میں کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اور جنسی خطرناک بیماری ہے تو بروقت پتا چل سکتا ہے۔

۵) اسی طرح شادی سے پہلے لڑکی کو بھی کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے اپنے اعضاء تناسل کا چیک اپ کروالینا چاہئے تا کہ پتا چل سکے کہ لڑکی کا پردہ بکارت سلامت ہے یا نہیں، نرم یا سخت ہے اور یہ کہ وہ بہت نازک ہے یا مضبوط ہے تا کہ شبِ زفاف کے بعد لڑکا اس پر کوئی الزام تراشی نہ کر سکے کہ کیا لڑکی کے بظر یعنی شرمگاہ کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا دانہ جو شہوت کے وقت اُبھر جاتا ہے، کیا وہ سوجا ہوا تو نہیں یا اس میں کوئی رکاوٹ تو نہیں کیونکہ ان تمام چیزوں کا علاج ممکن ہے۔

۶) بلڈ گروپ چیک کروانا چاہیے تا کہ پتا چل سکے کہ حمل ٹھہرنے کا قوی امکان ہے اور بچہ پیدا ہونے والا کسی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہوگا۔

۷) لڑکے کو اپنے عضو خاص کو چیک کروانا چاہیے کہ وہ سکڑا ہوا یا بالکل اندر تو نہیں دھنسا ہوا یا ابھی ختنہ تو نہیں ہونے والا کیونکہ لڑکے کا اگر ختنہ نہ ہوا ہو تو شادی کے بعد عورت میں مختلف بیماریاں پیدا کر سکتا ہے اور غیر مختون ہونے کی وجہ سے عضو خاص میں جراثیم اور میل کچیل نفرت کا باعث بنتے ہیں۔

مذکورہ بالا چیزوں کے بارے میں معلومات کرنا منگنی کرنے والے لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے سودمند ہوسکتا ہے جس کی وجہ ان کا شادی بندھن زندگی بھر مضبوط اور مستحکم رہے گا۔

شوہر کے لیے ضروری ہے کہ جماع کرنے سے پہلے بیوی کی خواہش پوچھے۔

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی خواہشات کی تسکین کے بارے میں جانے اور اس کو پوری پوری تسکین فراہم کرے تاکہ وہ جماع کی لذت سے پوری پوری طرح لطف اندوز ہو۔

محققین نے ازدواجی زندگی کے حوالے سے اس طرف پوری پوری توجہ دی ہے اور اپنی کتابوں میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ خاوند پر ضروری ہے کہ وہ عورت کی جنسی خواہش بڑھانے کے ان طریقوں کو اپنائے جن سے اس میں جنسی برانگیختی پیدا ہو اور جب وہ جماع کریں تو دونوں کو پوری پوری تسکین حاصل ہو اگر خاوند اپنی بیوی کی جنسی خواہش کی تسکین کے طریقوں (Manners) کو نہیں جانتا تو اس طرح عورت میں جسمانی اور نفسیاتی بیماریاں جنم لیتی ہیں پس خاوند جس کو سرعتِ انزال ہو یا وہ جماع کے وقت اپنی بیوی کی پوری طرح جنسی تسکین نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں عورت کی شرم گاہ کا اندرونی نظام سکڑ جاتا ہے پس جب ایسی حالت میں خاوند اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو عورت اپنی شرم گاہ میں تکلیف محسوس کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جماع سے قبل اگر خاوند بیوی باہم ملاعبت نہ کریں یعنی ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو اس طرح عورت کی شرم گاہ میں رقیق اور ملین مادہ پیدا نہیں ہوتا اور عورت کی شرم گاہ کا اندرونی حصہ بدستور سکڑا رہتا ہے تو اس وجہ سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ عورت کی شرم گاہ کے اندرونی حصے میں سکڑاؤ کے باعث پیدا ہونے والی تکلیف کی دو وجوہات ہیں۔ ایک جسمانی دوسری نفسیاتی

## بدن کی وجوہات:

عورت کی شرم گاہ کے سکڑاؤ کا جسمانی سبب یا تو یہ ہے کہ کبھی کبھی طبعی اور فطری طور پر عورت کی شرم گاہ تنگ ہوتی ہے یا یہ کہ خاوند کا آلہ تناسل بہت موٹا ہو تو اس وجہ سے تکلیف ہو یا یہ کہ پردہ بکارت کے زائل ہونے کا زخم ابھی مندمل نہ ہوا ہو یا یہ کہ رحم

کی اندرونی نالیوں میں کوئی زخم ہو یا یہ کہ فرج سے رحم تک کی نالی چھوٹی ہو یا اس وجہ سے تکلیف ہوتی ہے کہ رحم میں حساسیت زیادہ ہو۔

## ذہنی وجوہات:

نفسیاتی اثر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عورت اپنے پردہ بکارت کے زائل ہونے کی وجہ سے خوف سے متردد رہتی ہے جس سے اسے تکلیف زیادہ ہوتی ہے یا نفسیاتی سکون نہ ہونے کی وجہ سے عورت جماع کی طرف راغب نہیں ہوتی۔

اگر یہ تمام تکلیفیں جسمانی وجوہات کی بناء پر ہوں تو ان کا علاج کسی امراضِ نسواں کی ماہر ڈاکٹر سے کروانا ممکن ہے کہ رحم کی سوزش یا پردہ بکارت کے زائل ہونے سے جو زخم ہوئے ہیں ان کا علاج ممکن ہے اسی طرح اگر عورت کی شرم گاہ کی اندرونی نالی تنگ ہے تو اس کو بھی تدریجاً کھولا جا سکتا ہے تا کہ جماع کے دوران کوئی دقت پیش نہ آئے یا اس کے لیے کوئی چکنی کریم وغیرہ استعمال کروائی جائے۔ پس اگر کسی نفسیاتی سبب کی وجہ سے تکلیف ہے تو عورت سے خوف اور ڈر کو ختم کرنے کی وجہ تلاش کی جا سکتی ہے۔ مثلاً شوہر بیوی کو اعضاء تناسل کی کارکردگی سمجھائے اور بتائے کہ ہر عورت کا پردہ بکارت زائل ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی اسی طرح جب عورت میں شہوت پیدا ہوتی ہے تو اس کی شرم گاہ میں رطوبت (Moisture) پیدا ہوتی ہے جو شرم گاہ کو اندر سے نرم و ملائم کر دیتی ہے جس سے اندرونی حصہ کھل جاتا ہے، رحم کی نالی کی تنگی جنسی ملاپ سے ختم ہو سکتی ہے اور زوجین کے درمیان جماع کا عمل ایسا اہم رابطہ ہے کہ دونوں کو ملاتا ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ عورت اپنے بچے کی ماں بننے کے لیے تیار ہو جائے جس کے لیے ماں کے دل میں محبت اور شفقت کثرت سے ہوتی ہے۔ عورت کی شرم گاہ اور رحم کی نالی کا تنگ ہونا ہی کوئی ایسا بڑا سبب نہیں جس کی وجہ اس کو جماع کے دوران تکلیف ہوتی ہے بلکہ کئی ایسے دیگر اسباب بھی موجود ہیں جو

جماع کے دوران تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً رحم کا پیچھے کی طرف جھکاؤ اور یہ تو عورت کی شرم گاہ سے رحم تک جانے والی نالی کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یا خاوند کے عضو تناسل کے لمبا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جماع کے دوران جب مرد کا عضو تناسل رحم کے منہ تک پہنچتا ہے تو یہ عورت کے لیے سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ ایک تکنیکی اور تخلیقی مشکل اور بھی ہے اگرچہ بہت کم ہوتی ہے لیکن اس کے بارے میں جاننا ضروری ہے وہ یہ کہ بعض لڑکیوں میں پردۂ بکارت بہت سخت ہوتا ہے جو شب زفاف میں جماع کے دوران نہیں پھٹتا تو ایسی حالت میں خاوند جب خون کا کوئی نشان نہیں دیکھتا (جو پردۂ بکارت کے وقت نکلتا ہے) تو اپنی بیوی کے بارے میں اس میں بدگمانی (Suspicion) پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے تاکہ پاک دامن دوشیزاؤں کو بدکاری اور فحاشی کی تہمت سے بچایا جا سکے۔ پس اگر خاوند اپنی بیوی میں بعض ایسے نقائص دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دل کے اطمینان کے لیے پوری تحقیق کرے پھر اس خاوند پر ضروری ہے کہ وہ جماع کے وقت ان چیزوں کا خیال رکھے تاکہ عورت کو زیادہ تکلیف نہ ہو اس وجہ سے خاوند پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی حرکات سے پرہیز کرے جن سے عورت کو خوف آتا ہے تاکہ جماع کے وقت دونوں پُرسکون حالت میں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو سکیں۔ یہ ساری تحقیق اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جماع کے وقت خاوند سے پوری جنسی تسکین حاصل نہ کرنے کے اسباب ایسے ہیں کہ خاوند ان باتوں سے ناواقف ہوتا ہے کہ اس کی بیوی میں کس طرح شہوت متحرک ہوتی ہے یا اس کو پتا ہوتا ہے لیکن جماع کے وقت ان کا لحاظ نہیں رکھتا اس خاوند کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جماع سے پہلے بوس و کنار اور باہم چھیڑ چھاڑ سے اس بات کا پتا چلائے کہ اس کی بیوی میں شہوت کیسے متحرک ہوتی ہے اس بات کو معلوم کر لینے سے دونوں کو جماع کے وقت

تسکین اور دلی اطمینان حاصل ہوگا اور دونوں ایک دوسرے سے اچھی طرح لطف اُٹھائیں گے اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ملحوظِ خاطر نہ رکھا جائے تو اچھی طرح جنسی تسکین نہ ہونے کے باعث ان دونوں میں نفرت پیدا ہوگی جس سے خاندانی و ازدواجی زندگی تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ وہ عورت جس میں جنسی خواہش زیادہ ہو اس کے خاوند کو اس بات پر پوری توجہ دینی چاہیے کہ اس کی بیوی کی جنسی تسکین کیسے صحیح طور پر پوری ہو سکتی ہے کیونکہ ایسی عورتیں جو زیادہ شہوت والی ہوتی ہیں اگر اپنے خاوندوں سے پوری طرح جنسی تسکین حاصل نہ کر سکیں تو وہ پھر دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتی ہیں اس بات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے خاوند اپنی بیوی کو ضائع کرنے کی صورت میں گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ اکثر مردوں کو خوب صورت حسین و جمیل عورتیں نہیں ملتیں بلکہ گندمی رنگ کی یا چھوٹے قد کی یا ظاہری حسن و جمال اور خوب صورت جسم سے عاری مل جاتی ہیں تو اس صورت میں عورت کی جنسی خواہش تو ویسے ہی رہتی ہے البتہ خاوند کے ذہن میں مذکورہ وجوہات (Reasons) کی بناء پر طاقت ور پیدا ہو جاتا ہے لیکن عورت کیسی ہی ہو خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی تسکین کا پوری طرح خیال رکھے اگر ایسا نہیں کرتا تو وہ گناہ گار ہوگا۔ جو خاوند اپنی بیوی کی جنسی رغبت کا صحیح پتا چلا لیتا ہے اور اس کا اہتمام کرتا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنی بیوی کی طرف سے گہری محبت اور خالص پیار حاصل کرتا ہے یہی پیار و محبت ازدواجی زندگی میں قیمتی متاع ہے۔

## منگنی کا اہتمام:

جب منگنی کا وقت آتا ہے تو دونوں طرف سے ایسے مطالبات پیش کیے جاتے ہیں جن میں ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے کا سارا دھن دولت میرے ہی پاس آ جائے اور وہ خود چاہے تہی دست کیوں نہ ہو جائے پھر منگنی کے دن برادری کے

اجتماع سے جو میلہ لگتا ہے وہ ان کا دیوالیہ نکال دیتا ہے اس کے بعد شادی ہونے تک لڑکے والوں کی طرف سے عیدی دینا لازم سمجھا جاتا ہے جب تاریخ کا تعین ہوتا ہے تو اس میں بھی بہت فضول خرچی کی جاتی ہے اور بعض حضرات ان موقعوں پر بینڈ باجے اور فلموں تک کا انتظام کرتے ہیں۔

خطرات:

منگنی میں ایک دوسرے سے روپے پیسے کے مطالبات بہت نامناسب بات ہوتی ہے بالخصوص لڑکی والوں کے لیے مقامِ غور ہے کہ جب جگر کا ٹکڑا دے دیا تو اب زیور کا ٹکڑا چہ معنی دارد؟ اور اگر یہ لڑکی کے عوض میں ہے تو سخت حرام ہے اسی طرح لڑکے والوں کو بھی یہ لائق نہیں کہ لڑکی کے ساتھ ان کا دھن دولت بھی چھین کر انہیں مصائب و آلام کے بھنور میں ڈال دیں۔ ان مطالبات کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ بسا اوقات انہیں سودی قرض لے کر پورا کیا جاتا ہے اور قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالی شان ہے کہ:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔(۲:۲۷۵)

جس طرح اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں سود کو حرام فرمایا ہے اسی طرح حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سود کی حرمت ونقصان کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ

حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۱ صفحہ ۲۴۶)

حدیث:

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ سود کا درہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:

سود کی حرمت قطعی اور یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا جانے وہ کافر ہے' وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان صفحہ ۶۹)

اس لیے ہمیں سود جیسی لعنت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہی نہیں بلکہ ہر عید پر عیدی دینا بھی اکثر صرف اپنی اہمیت جتلانے کے لیے ہوتا ہے' کسی کی امداد مقصود نہیں ہوتی اس لیے یہ سب ریاکاری کی وجہ سے اسراف اور فضول خرچی میں شمار ہوگا اور اللہ عزوجل فضول خرچی کے متعلق فرماتا ہے کہ:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱)

معلوم ہوا کہ فضول خرچی سے بچنا بہتر ہے۔

نکاح سے پہلے والا ایک ہفتہ:

شادی کے قریب ایک ہفتہ پہلے سے لے کر شادی کے دن تک مندرجہ ذیل افعال غیر شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے جن کی شریعت میں کوئی وقعت نہیں۔

☆...... ہر رات محلے کی عورتوں کا لہو ولعب رقص وناچ اور گانوں کے لیے جمع ہونا۔

☆...... شائقین کے لیے تماشہ کا اہتمام

☆...... فحش وگندے گانوں کے لیے سپیکر کا اہتمام

☆...... سی ڈی وی سی آر پر گندی فلمیں دِکھانے کا پروگرام کرنا

☆...... رسم حنا یعنی مہندی لگانا

ان کے علاوہ بھی مختلف مقامات پر کئی رسمیں ادا کی جاتی ہیں جن کا شمار نہیں۔

## خطرات:

ان مذکورہ پانچ امور میں سے پہلے چار میں بلکہ اس کے علاوہ بھی کثیر مواقع پر جو چیز مشترک طور پر اور عام طور پر پائی جاتی ہے وہ گانا باجا ہے جس کی شریعت میں ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمان آیت نمبر ۶)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! صوفیاء فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل (Negligent) کرے وہ لہو الحدیث میں داخل ہے حرام ہے۔

(نور العرفان)

اور اس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ مروجہ گانے باجے ڈھول ڈھمکے بھی یقیناً اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل کرتے ہیں کہ ان میں مشغول ہونے والے فرض نماز بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس آیتِ کریمہ میں لہو الحدیث سے مراد غناد (گانا) ہے اس کے علاوہ بہت سی احادیث میں گانے باجے کی برائی کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

## حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ راگ اور گانا دل میں اس طرح نفاق اُگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اُگاتا ہے اور ذکر دل میں اس طرح ایمان اُگاتا ہے

جس طرح پانی کھیتی اُگاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ۴۱۱ بیہقی شریف جلد۱۰ صفحہ۲۷۷)

**حدیث:**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون (Damned) ہیں:

(۱) آسائش کے وقت گانا بجانا (۲) اور دوسرا مصیبت کے وقت بین کرنا۔

(کنز العمال جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹ رقم ۴۰۶۶۱ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۲)

**حدیث:**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گانے والی گویّا کے پاس بیٹھ کر اس کا گانا سنے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دے گا۔

(کنز العمال جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۰ رقم ۴۰۶۶۹ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۳)

ان احادیثِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور اس کے علاوہ یہ کہ آسائش کے وقت گانے والے کو ملعون کہا گیا ہے اور علاوہ ازیں جو گانا سنے گا اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا اس لیے اس سے بچنا بہت بہتر ہے۔

**بے حیائی اور اونچی آواز سے گانے گانے:**

تماشہ میں لغویات جھوٹی اور بے ہودہ باتیں ہوتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہیں چنانچہ

**حدیث:**

حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی جھوٹی بات سنا کر لوگوں کو ہنساتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ۴۱۳)

اور سپیکر میں فحش گانے سننا تماشہ سے بھی بدتر فعل ہے کیونکہ تماشہ میں تو وہی حضرات شامل ہوتے ہیں جن کی نگاہوں سے شرم وحیا کے پردے اُٹھ گئے ہوں مگر سپیکر کی آواز ان پاکیزہ لوگوں کے پاک دامن عورتوں کے کانوں سے بھی ٹکراتی ہے اس سے سخت بے زار ہوتی ہیں اور غیرتِ ایمانی کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ اس کی بُرائی سے مکمل طور پر بے زاری کا اظہار کیا جائے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

**حدیث:**

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستہ میں تھا کہ آپ نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں لگالیں اور راستہ سے ہٹ گئے اور دوسری طرف چلنے لگے پھر دوبارہ جا چکنے کے مجھ سے فرمایا' اے عبداللہ! کیا تم کچھ سُن رہے ہو؟ میں نے کہا' نہیں! تب آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں۔ فرمایا' میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سنی تو یہی کیا جو میں نے کیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

**مووی دِکھانے کا فنکشن:**

ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر وی سی آر پر گندی فلمیں دِکھانا بے حد بُرائیوں کی جڑ ہے کہ اس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط (میل جول) اور وہ بھی رات کے وقت زہر قاتل ہے۔ فلم میں عورتوں کا رقص ناچ اور گانا وغیرہ سب کچھ حرام اور غیر محرموں کا انہیں دیکھنا سخت ناجائز ہے اور زنا کی دعوت دینا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ

الغناء رقیۃ الزناء۔

''گانا زنا کا منتر ہے۔'' (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۵۵۷)

نیز ان سب کاموں میں وقت ضائع ہوگا جو کہ ناجائز ہے۔ الغرض یہ امور بے شمار خرافات و نقصانات پر مشتمل ہیں مگر افسوس کہ مسلمان ان کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی ان سے گریز نہیں کرتے نہ جانے ان کے دل سے خوفِ ربانی اور غیرتِ ایمانی کہاں رخصت ہوگئی۔

شرم وحیا کے پردے ان کے نگاہوں سے کیوں اُٹھ گئے کہ نہ انہیں اپنی عزت کا پاس نہ بیوی بیٹی کی عصمت کا احساس نہ شریعت کی پاس داری نہ اندھیری قبر کے لیے کوئی تیاری نہ موت کی ہچکیوں کا فکر نہ جسم کو جھلسا دینے والی آگ کا ڈر اللہ عزوجل ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

## مہندی لگانا:

رسمِ حنا ایک ایسی رسم ہے جس کے لیے مختلف علاقوں اور برادریوں میں مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ بعض جگہ رواج ہے کہ لڑکے والے لڑکی کی مہندی سجا کر لاتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے کی مہندی سجا کر لاتے ہیں اس کے لیے خواہ دُور دراز سے ہی کیوں نہ آنا پڑے مگر عام رواج یہ ہے کہ قریب وجوار کے اعزاز اور ہمسائیوں یا دوستوں کی طرف سے مہندی سجائی جاتی ہے یہ رسم رات کو ادا کی جاتی ہے۔ نوجوان لڑکیاں ہاتھوں میں قندیلیں، موم بتیاں اور پھلجھڑیاں وغیرہ لے کر بھڑکیلے لباس پہن کر آتی ہیں پھر دولہا کو کرسی پر بٹھا کر اس کے گرد چکر لگاتی ہیں اور گانے ڈانس وغیرہ سے محفل کو خوب گرمایا جاتا ہے آخر میں دولہا کا ہاتھ پکڑ کر اس پر مہندی سے پھول بناتی ہیں اس میں محرم اور غیر محرم کا کوئی امتیاز (Difference) نہیں ہوتا اس رسم میں تو بے پردگی اور بے حیائی کی انتہا کر دی جاتی ہے۔

## شریعت میں مہندی لگانے کے خطرات:

شریعت میں مرد کے لیے مہندی لگانا شرعاً ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کی زینت ہے، مردوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ

### حدیث:

حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مخنث (ہیجڑا) لایا گیا جس نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اسے شہر بدر کر دیا گیا۔

(ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۶، مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

امام اہلِ سنت، امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"مرد کو مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبیہ ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں لہٰذا تحریم یعنی کراہت تحریمی صحیح ہوئی۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۲)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ

الحناء سنة للنساء ويكره لغيرلهن من الرجال ۔

"مہندی لگانا عورتوں کے لیے سنت ہے لیکن مردوں کے لیے مکروہ (تحریمی) ہے۔" (مرقاۃ جلد ۸ صفحہ ۲۱۷)

پھر نوجوان لڑکیوں کا بن سنور کر ایک اجنبی (دولہا) کے گرد بے پردہ چکر لگانا اور اس کے سامنے گانا اور ڈانس کرنا سخت حرام ہے اور اللہ عزوجل کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ایسے افعال سے بچنے کی توفیق عطا

فرمائیے۔آمین

## بارات کادن:

شادی کے دن جب دولہا غسل سے فارغ ہوتا ہے تو غسل کے بعد دولہا کی سہرابندی کی جاتی ہے اور تمام عزیز واقارب اور غیر محرم عورتیں دولہا کو سلامیاں دیتی ہیں اس کے بعد بارات روانہ ہوتی ہے اور بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی' ہیجڑوں کا ناچ' بینڈ باجے' ڈھول ڈھمکے زوروں پر ہوتے ہیں پھر چلتے وقت بے تحاشہ روپے پیسے نچھاور کیے جاتے ہیں۔

## ان رسموں کے متعلق شریعت:

ان رسموں میں جو بات سب سے زیادہ نقصان دہ ہے اور ہزاروں خرابیوں کی جڑ ہے وہ دولہا کی سلامیوں کے وقت عورتوں کا جمع ہونا ہے۔ غیر محرم عورتوں کا دولہا کے گردیوں بے پردہ کھڑے ہونا کہ جوان لڑکے بھی موجود ہوں اور نوخیز لڑکیاں بھی اور انہیں ایک دوسرے سے آنکھیں ملانے کا موقع فراہم ہو یا وہ دولہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کریں یا اس کے ابٹن ملیں (اگرچہ بھابھی ہی کیوں نہ ہو وہ بھی غیر محرم ہے) سب ناجائز ہے اور سخت بے ہودہ ہے۔

## سہرابندی اور سلامی دینا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۸)

یہی حکم نیوتہ ہے مگر آج کل نیوتہ اور سلامیاں جس اہتمام سے چل رہی ہیں کہ باقاعدہ انہیں تحریر کیا جاتا ہے اور واپس لینے کی بھی نیت ہوتی ہے اور اگر واپس نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بالکل قرض شمار ہوگی اور ان کا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور اس میں بہتر تو یہ ہے کہ اس رسم کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ قرض ایک ایسا قرض

ہے کہ جس میں ادا نہ ہونے کا قوی احتمال ہوتا ہے اور قرض (Loan) ایک ایسا حق ہے جو صاحبِ قرض کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہو سکتا اگر ادا نہ کیا تو قیامت کے دن ہر صورت میں اسے راضی کرنا پڑے گا' سب سے پہلے اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی اور اگر قرض پورا نہ ہوا تو اس کے گناہ بھی اپنے سر اُٹھانے پڑیں گے اور قیامت کے دن ہمارے اسلامی بھائیو! ایسا ہوگا کہ والدین بھی اپنی اولاد کو معاف کرنے کے لیے تیار نہ ہوں گے بلکہ وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش اس پر ہمارا مزید قرض ہوتا تاکہ ہم اس کے بدلے اپنا گناہ اس کے سر پر ڈال کر اپنا بوجھ ہلکا کر لیتے تو سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جب والدین اپنے جگر کے ٹکڑے کو معاف کرنے کے لیے تیار نہ ہوں گے تو پھر دوسروں سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے لہٰذا اس وبال سے بچنے کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس رسم یعنی نیوتہ اور سلامیوں کو بالکل ختم کر دیا جائے تاکہ ابتدا سے ہی فتنے کا دروازہ بند ہو جائے یا پھر انہیں وصول کرنے سے پہلے یہ اعلان کر دیا جائے کہ جس نے نیوتہ یا سلامی دینی ہو' اپنی خوشی سے دے بطورِ قرض کوئی نہ دے کل اگر ہم سے ہو سکا تو حسبِ استطاعت پیش کر دیں گے ورنہ کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے تو اس طرح کرنے سے یہ قرض بھی نہ رہیں گے اور ان کا واپس دینا بھی ضروری نہ ہوگا اور اگر یہ دونوں صورتیں بھی نہ ہو سکیں تو کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ مکمل احتیاط سے انہیں نوٹ کیا جائے اور وقت آنے پر انہیں واپس کیا جائے اور اگر کسی وجہ سے کسی آدمی کے ساتھ لین دین اور خوشی غمی میں شرکت ختم ہو جائے تو اس کی طرف سے آئی ہوئی سلامیاں اور نیوتہ ضرور اسے بھجوا دیا جائے نہ یہ کہ اسے ہضم کر کے اپنی آخرت کو تباہ کر بیٹھے۔

**پٹاخے بارود کا استعمال:**

بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی ناچ بینڈ باجے ڈھول سب ناجائز اور

حرام ہیں۔ آتش بازی کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ:

"آتش بازش جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹)

لڑکی کے گھر مندرجہ ذیل رسوم غلط طریقہ سے ادا کی جاتی ہیں۔

دولہا والوں کو کھانا کھلانا:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے میزوں پر کھانا چُن دیا جاتا ہے پھر سب باراتیوں کو میزوں پر لا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور سب باراتی جوتے پہنے چلتے پھرتے خلافِ سنت کھانا کھاتے ہیں۔

دولہا کو دودھ پلانے کی رسم:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ نکاح کے بعد دولہا کو گھر بلایا جاتا ہے اور اس کا مذاق اُڑانے کے لیے کئی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں مثلاً کبھی دودھ میں کسی مضر چیز کی آمیزش کر کے اور کبھی دولہا کے منہ میں نازیبا طریقوں سے زبردستی زیادہ مقدار میں مٹھائی وغیرہ ڈال کر پھر خوب ہنسیوں اور تالیوں سے دولہا کو شرمسار کرنا اس کے بعد سب عورتیں بالخصوص سالیاں بے پردہ دولہا کے گرد جمع ہو کر اسے ٹھٹھہ مذاق کرتی ہیں، مختلف قسم کے من گھڑت جھوٹے طعنے دیتی ہیں، گندے اور فحش بول سنا کر اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں اس طرح دولہا کے باپ کے ساتھ شرمناک حرکتیں کی جاتی ہیں، پھر کئی مرتبہ انہیں آگے سے ایسے جواب ملتے ہیں کہ شرم کے مارے انہیں کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔

دولہا والوں کی روانگی:

رخصتی کے وقت دولہا والوں کی طرف سے روپوں پیسوں کی نچھاور اور گانوں

باجوں کا شور ہوتا ہے۔

**خطرات:**

بارات کا کھانا کھانے میں حرج نہیں لیکن ان کا کھڑے ہو کر جوتے پہنے چلتے پھرتے کھانا خلاف سنت ہے۔ اے پیارے اسلامی بھائیو! کم از کم مسلمانوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ کسی بھی قول وفعل میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جوتے اُتار کر دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اسی لیے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم اُمت کے لیے فرمایا ہے کہ

**حدیث:**

حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اُتار لیا کرو اس میں تمہارے لیے راحت ہے۔ محبوب مرشد امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جوتے پہن کر کھانا اگر کسی عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک، اس لیے بہترین یہی تھا کہ جوتے اُتار لیتا اگر میز پر کھانا اور یہ کرسی پر جوتے پہنے بیٹھا تو عیسائیوں کا طریقہ ہے اس سے دُور رہے اور حضور مختار کل کائنات سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد کرے کہ جو کسی قوم سے مشابہت رکھے انہی میں سے ہے۔ اے پیارے اسلامی بھائیو! جب کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے میں اس قدر حرج ہے تو چلتے پھرتے کھانا کیسے درست ہو سکتا۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے

**حدیث:**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نہ پیئے جس نے بھول کر کھڑے ہو کر پی لیا

وہ قے یعنی (اُلٹی) کر دے۔ (مسلم شریف) جلد ۲ صفحہ ۱۷۳)

مسئلہ:

وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے باقی دوسرے پانی بیٹھ کر۔

دودھ پلائی کی رسم:

دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں مگر اس میں مذکورہ خرافات کا ارتکاب حرام ہے۔ اللہ عزوجل کی عظیم نعمت ہے اس کی قدر کرنا لازم ہے اس کو تمسخر کا ذریعہ بنانا اللہ عزوجل کی عظیم نعمت کے ساتھ استہزاء اور اس کی ناشکری ہے پھر دولہا یا کسی بھی فرد کے ساتھ ٹھٹھہ مذاق اور طعنے وغیرہ دینا سب گندی مردود اور حرام رسمیں ہیں جن سے غیرتِ ایمان کا جنازہ نکل جاتا ہے اور ان رسموں کا کرنا رب عزوجل کے عذاب کو دعوت دینا ہے اور ان کا مرتکب سخت گناہ گار ہے۔

روانگی:

رخصتی کے وقت نچھاور سے بعض علماء نے منع فرمایا ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے جو کہ جائز نہیں اور گانے باجے کی ناپاک رسم اس کو ہر جگہ مقدم رکھا جاتا ہے بالکل حرام اور ناجائز ہے جیسے کہ پیچھے گزرا ہے۔ نیز رخصتی کے وقت دولہا والوں کے لیے گانے وغیرہ سے دُلہن والوں کو ٹھیس پہنچے گی کیونکہ ان کے جگر کا ٹکڑا ان سے جدا ہو رہا ہے تو انہیں اس قسم کا شور و غل (Noise) کہاں اچھا لگے گا اور کسی کا دل دُکھانا بہت بڑا جرم ہے اور پھر خلاف شرع کام کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر ہے جب دُلہن دولہا کے گھر جاتی ہے اس وقت بھی کئی غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں مثلاً دُلہن کا دروازے میں رُک کر کچھ مطالبہ کرنا حالانکہ نہایت گھٹیا اور معیوب حرکت ہے اور دُلہن کے سر پر دودھ یا پانی کا برتن سات مرتبہ گھمانا جو

کہ ایک جاہلانہ رسم ہے اس طرح رسم جلوہ یعنی منہ دِکھائی کی رسم جس میں دولہا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو پیسے لے کر دُلہن دِکھائی ہے جن میں محرم و غیر محرم سب شامل ہوتے ہیں حالانکہ غیر محرم مردوں سے پردہ لازم ہے۔ یہ محض روپے پیسے کے لالچ میں بے غیرتی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے ان مذکورہ رسموں کے علاوہ مختلف مقامات پر کئی اور غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں اور کئی رسمیں تو ایسی شرم ناک ہیں جنہیں بیان کرتے وقت بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ الغرض یہ تمام رسمیں جاہلانہ ہیں جن میں سے بعض غیر مناسب اور بعض مکروہ یا حرام ہیں۔

## مدنی درخواست:

تمام اسلامی بھائیو! دردمندانہ مدنی التجا ہے کہ کچھ خوفِ خدا ہے کہ وہ کچھ خوفِ خدا کریں اس دردناک اور تڑپا دینے والی جہنم کی آگ سے ڈریں جو جنوں اور انسانوں کے لیے تیار کی گئی ہے اور چند روز زندگی کو مختلف قسم کی لغویات میں گزار کر اپنی حیاتِ آخرت کو تباہ نہ کریں اور یہ غلط سوم بالکل بند کر کے اسلامی طریقہ کے مطابق شادی کریں اور جس شادی میں یہ بے ہودہ رسمیں ادا کی جائیں اس میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں اور اگر بھول سے شرکت ہو جائے تو جونہی ان غلط رسوم کو ہوتا دیکھیں فوراً اُٹھ کر واپس آجایئے کیونکہ جو اللہ عزوجل اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہیں کرتا اس کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اس کی عزت کا خیال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہی اللہ والوں کا طریقہ ہے۔ اے اللہ عزوجل! مسلمانوں کو بدعات سیۂ سے بچنے اور شریعت مطہرہ کے سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

## نکاح والے دن کی رسمیں:

شادی کے دن دولہا کا اُبٹن ملنا اس کے متعلق میرے آقا حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (دولہا) کو اُبٹن ملنا جائز ہے اور (اگر) دولہا کی عمر دس

سال کی ہو تو اجنبی (Stranger) عورتوں کا اس کے بدن میں اُبٹن ملنا گناہ و ممنوع نہیں ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز اور بدن کو ہاتھ ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے اور عورت اور مرد کا مزاح کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا' یہ شیطانی اور ہندوانی رسم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۴۲)

## نکاح والے دن میں دولہا کا لباس:

شادی کے دن غسل کرنے کے بعد دولہا کے لیے مستحب یہ ہے کہ سفید لباس پہنے کہ یہ حضور شافع روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے مگر ریشم اور زنانہ مشابہت والے لباس کو نہ پہنے کہ حرام ہے اس طرح سونا اور چاندی کا استعمال نہ کرے سوائے چاندی کی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی انگوٹھی پہنے اور خوشبو استعمال کرے۔

## دولہا کی روانگی:

برات کی روانگی کے وقت اعلان کروانا چاہیے وہ بھی مسجد میں نہیں ۔ نیاوی اعلانوں کے لیے علیحدہ جگہ بنی ہوئی ہونی چاہیے اسی طرح دولہا کو پالکی میں سوار کرنا جائز ہے اس کے بعد مذہبی طریقے سے منہا برائیوں سے بچتے ہوئے اور اگر روانگی کے وقت دولہا بلکہ تمام باراتی گھر یا مسجد میں دو دو رکعت نفل ادا کرلیں اور صدقہ و خیرات بھی کریں۔ (جیسا کہ اکثر اسلامی بھائی کرتے بھی ہیں) اس سے ان شاء اللہ بہت فائدے ہوں گے اور اگر ہو سکے تو بارات کا مدنی رنگ بنائے یعنی بارات میں تمام لوگ حمد و نعت پڑھتے جائیں اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ باراتی اتنے زیادہ نہ ہوں کہ اگلوں کے لیے بوجھ بن جائے نیز کچھ دن پہلے انہیں مطلع کر دیا جائے کہ کتنے باراتی آئیں گے تاکہ وہ اس کے مطابق پورا انتظام کر سکیں جب بارات دلہن والوں کے گھر پہنچے تو انہیں چاہیے کہ اچھے طریقے سے باراتیوں کا استقبال کریں۔

خوش آمدید کہیں اور دائرۂ تہذیب سے گری ہوئی بات نہ کریں اور انہیں عزت واحترام کے ساتھ عمدہ جگہ پر بٹھادیں اس کے بعد موسم کے مطابق انہیں مشروب پیش کیا جائے یہ ان کا اخلاقی فرض بنتا ہے۔

## طریقہ نکاح:

نکاح خوانی میں مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں جمعہ کے دن ہو اگرچہ باقی دنوں میں مسجد کے علاوہ جگہ میں نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ جس سے نکاح پڑھوایا جائے وہ کوئی باعمل عالم ہو اس لیے کہ جاہل کی نکاح خوانی خلافِ اولیٰ ہے نکاح کا اعلان اور تشہیر (Proclamation and difamation) کرنا بھی مستحب ہے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

## حدیث:

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کیا کرو اور اس کی تشہیر کیا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

(۱) نکاح کا اعلان کرنا (۲) خطبہ کو نکاح سے مقدم کرنا (۳) نکاح مسجد میں ہونا (۴) نکاح جمعہ کے دن ہونا (۵) اور نکاح کرنے والے کا عالم باعمل ہونا۔

(درمختار جلد ۲ صفحہ ۷۶)

عقدِ نکاح سے پہلے عاقلہ بالغہ لڑکی سے اجازت لی جائے لڑکی اگر کنواری ہو اور اجازت لینے والا والی اکرم ہو تو انکار کے علاوہ سب صورتوں میں رضا شمار ہوگی۔

مثلاً سکوت کیا' ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی اور اگر بیوہ یا مطلقہ (Divorced) ہے یا اجازت لینے والا کوئی اجنبی یا والی بعید ہو تو زبان سے صراحتہً اجازت دینا ضروری ہے۔ عورت سے اجازت لینے میں خاوند اور اس کے باپ دادا کا نام بھی ذکر کیا جائے تاکہ کسی بھی وہم کا گمان نہ رہے۔ اجازت لیتے وقت گواہوں کی

ضرورت نہیں لیکن گواہ کر لینا بہتر ہے کہ اگر عورت اذن کا انکار کر دے تو گواہوں سے اذن ثابت کیا جائے گا اور اگر لڑکی نابالغ ہو تو نکاح کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے۔

(ہدایہ شریف کتاب النکاح)

اسی طرح اجازت لینے میں مہر کا ذکر کر دینا بہتر ہے اس کے بعد نکاح پڑھانے والا خطبہ مسنونہ پڑھے پھر گواہوں کی موجودگی میں پہلے کی طرح اب پھر ایجاب وقبول کروائے اور ایجاب قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو اور گواہ عاقل بالغ مسلمان ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں اگر ایجاب قبول سے پہلے برکت کی نیت سے کلمہ شریف اور ایمان کی صفتیں وغیرہ پڑھا دی جائیں تو بہتر ہے ضروری نہیں۔ اس کے بعد سب مل کر دعائے خیر کریں۔ آخر میں چھوہارے تقسیم کیے جائیں جو کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

## نکاح کے بعد کھانے کا بندوبست:

اور جب نکاح سے فارغ ہو جائے تو دلہن والے حسبِ توفیق براتیوں کو کھانا پیش کریں کیونکہ تمام باراتی مہمان ہیں اور مہمان ہزاروں برکتوں اور رحمتوں کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ

## حدیث:

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے اور ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۲۴۲ رقم الحدیث ۲۵۸۳۵ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۰)

مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں بناؤ سنگھار کی خاطر تکلفات میں نہیں پڑنا

چاہیے کہ ہماری بڑائی ظاہر ہو یہ حرام ہے۔ نیز کھانا میز اور کرسی کی بجائے دستر خوانوں پر دینا چاہیے کیونکہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔

## کھانا کھانے کے متعلق آداب:

☆......کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنت ہے اگر کھانے کے لیے کسی نے منہ دھویا تو یہ نہیں کہے گا کہ اس نے سنت ترک کردی۔

(بہار شریعت)

☆......کھانا کھانے کے وقت اُلٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے یا دو زانو بیٹھیں، تینوں میں سے جس طرح بیٹھے سنت ادا ہو جائے گی۔

☆......کھانے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہوگا، اثر نہیں کرے گا ان شاء اللہ عزوجل۔ دعا یہ ہے:

بسم اللہ وباللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یاحی یاقیوم ۔ (دیلمی شریف)

"اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔"

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو طعام یاد آنے پر کہہ لیں

بسم اللہ اولہ و آخرہ ۔ اللہ کے نام سے اس سے پہلے اور پیچھے

☆......کھانے کے اوّل آخر نمک یا نمکین کھائے اس سے ستر بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

☆......اگر طباق میں کئی قسم کے کھانے ہیں تو مختلف جگہوں میں کھانے میں

حرج نہیں۔

☆......گرم کھانا نہ کھائیں نہ کھانے پر پھونک ماریں اور سونگھیں۔

☆......کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللھم بارك لنا فیه واطعمنا خیر امنه۔

"اے اللہ عزوجل! ہمارے لیے اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں کھانا کھلائے" (ابن ماجہ شریف)

☆......گوشت میں دست (بازو) گردن اور کمر کا گوشت بہت پسند تھا۔

☆......تولیہ (Towel) سے ہاتھ پونچھ سکتے ہیں، پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ نہ پونچھے اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

☆......کھانے کے بعد کم از کم الحمدللہ ضرور کہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سنت کے مطابق کھانے پینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

(فیضانِ سنت قدیم صفحہ ۷۹۶ از امیر اہلِ سنت مدظلہ العالی)

براتیوں کو چاہیے کہ وہ ضرورت سے زائد کھانا ڈال کر یا کسی دوسرے طریقے سے کھانے کو ضائع نہ کریں بلکہ حسبِ ضرورت لیں اور برتن کو انگلی سے چاٹ کر اچھی طرح صاف کر دیں تاکہ سنت پر عمل ہو جائے اور کھانا بھی ضائع نہ ہو۔

## والدین کی طرف سے دیا ہوا ساز و سامان:

گھر والوں کو دُلہن کے لیے جہیز دینا جائز ہے جس طرح ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز (Dowry) میں ضروریات کی چیزیں دی تھیں لیکن اسے فرض یا واجب سمجھنا یا فرض یا واجب کا درجہ دے دینا درست نہیں جس طرح کے آج کل لڑکی والوں کی طرف سے

جہیز اور لڑکے والوں کی طرف سے بری کے کپڑے اور زیورات اس طرح لازم سمجھے جاتے ہیں گویا اس کے بغیر شادی ہی نہ ہو گی اور پھر عام طور پر یہ سب کچھ برادری میں اپنی ناموری کی خاطر کیا جاتا ہے تاکہ ہماری واہ واہ ہو اس طرح کا جہیز اور بڑھاوا وغیرہ ممنوع ہے۔ آج ہمارے معاشرے کے کتنے ہی گھروں بلکہ خاندانوں کا شادیوں میں ان بے جا اخراجات نے دیوالیہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک شادی کرنے کے بعد کئی سالوں تک قرض کے بوجھ کی وجہ سے ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی لہٰذا شادی کے تمام اخراجات بالخصوص جہیز وغیرہ میں اعتدال (Temperance) سے کام لیا جائے البتہ لڑکی کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے مناسب جہیز دے دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ حالاتِ زمانہ کے تحت یہ اقدام قابلِ تحسین ہیں اور اس میں کئی فوائد ہیں۔ مثلاً جہیز کی وجہ سے سسرال والوں کے دل میں دلہن کی قدر پیدا ہوتی ہے اور باہمی محبت بڑھتی ہے۔ نیز سسرال والے گھر میں جہیز کو لڑکی اپنا سمجھتی ہے اور اسے ادھر رغبت پیدا ہوتی ہے تاکہ وہاں وہ سامان کی حفاظت کر سکے اور بار بار اپنے میکے جانے کے لیے تیار نہیں ہوتی اور اس طرح وہ اپنا گھر بسانے میں کامیاب ہو جاتی ہے مگر جہیز اس قدر زیادہ نہ دیا جائے کہ خود مقروض تنگ دست ہو بیٹھے بلکہ استطاعت کے مطابق ضروریات کی چیزوں پر ہی اکتفاء کیا جائے اور جو امیر اور دولت مند حضرات ہیں انہیں بھی چاہیے کہ وہ اس قدر زیادہ جہیز نہ دیں جو رواج پکڑ جانے کی وجہ سے غریبوں کے لیے دشواری اور مشکل کا باعث بنے۔ آپ کو ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو جہیز دیتے وقت خاتونِ جنت جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز کا ضرور جائزہ لیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز پر نظر ڈالیں:

۱) ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی

۲) ایک نقشی پلنگ یا تخت

۳) ایک مشکیزہ

۴) ایک چکی

۵) ایک جائے نماز

۶) مٹی کے برتن

۷) ایک پیالہ

۸) دو چادریں

۹) دو بازو بند نقرئی

۱۰) ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

## ایک مدنی پھول

ہر مسلمان کو چاہیے کہ جہیز میں قرآن پاک مترجم اور وہ بھی عاشقِ مدینہ، محبوب مرشد مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا مع خزائن العرفان یا نور العرفان ضرور دیں کیونکہ جب قرآن مجید جہیز میں دے دیا تو کسی چیز کی کمی نہ رہے گی اس کے علاوہ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں مختلف علماء اہلِ سنت کی مستند کتب بھی دی جائیں ان میں:

۱) بہارِ شریعت مصنف مولانا امجد علی اعظمی رضی اللہ عنہ

۲) سنی بہشتی زیور مصنف مفتی خلیل احمد برکاتی رضی اللہ عنہ

۳) فیضانِ سنت مصنف مرشدی امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

۴) جنتی زیور مصنف حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رضی اللہ عنہ

۵) سنی تحفہ خواتین مؤلف محمد اقبال عطاری حفظہ اللہ بھی دیں تا کہ ضروریاتِ

دین میں لڑکی کو مشکل پیش نہ آئے۔

## دُلہن کی رخصتی:

بارات کی واپسی کا وقت آئے تو چاہیے کہ وہ کسی قسم کا شور وغل (Noise) دائرہ تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہ کریں اور کوئی چیز اوپر نہ پھینکیں۔ لڑکی والے دعاؤں اور نیک تمناؤں سے اپنی لڑکی روانہ کریں کیونکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں۔ اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ ۹۵) جب دُلہن گھر پہنچ جائے تو دُلہن کو علیحدہ کمرے میں بٹھایا جائے جس کو آپ نے پہلے سے ہی سجا کر رکھا ہو اور وہاں غیر محرم کا داخلہ بھی بند کر دیا جائے۔

## شادی کی پہلی رات کے آداب:

سہاگ رات ایک ایسا موقع ہوتا ہے جس میں دولہا اور دُلہن کے درمیان نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اس لیے یہ رات دولہا اور دُلہن کے لیے بڑی اہم تصور کی جاتی ہے۔

☆......سہاگ رات میں میاں کو جو سب سے پہلا کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دولہا دُلہن کے ساتھ نرمی اور حلمی والا رویہ اختیار کرے اور اس کے لیے تواضع میں کوئی مشروب (یعنی پینے والی کوئی چیز) یا کوئی مٹھائی وغیرہ پیش کریں جس کا اہتمام پہلے سے ہو۔ چنانچہ

## حدیث:

حضرت ام المومنین سے پہلی ملاقات (Meeting) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں دودھ خود پیا پھر اسے ام المومنین کو عطا کیا وہ شرمائیں حضرت

اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں آمادہ کیا بعد میں آپ نے پیکر علم و حکمت مجسمہ حسن واخلاق راز دار شریعت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اس پیالے کو اپنی سہیلیوں اور اس مواقع پر موجود دوسری خواتین کی خدمت میں پیش کرنے کو کہا۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

☆......شادی کی پہلی رات دوسرا ادب یہ ہے کہ بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت شوہر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللهم انی اسئلك خيرها و خير ما جبلتها عليه و اعوذبك من شرها و شر ما جبلتها عليه۔

"اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۳۶۲ رقم الحدیث ۲۱۶۰)

اس دعا کی برکت سے اللہ عزوجل اس عورت سے بری فطرت کے اثر کو دور کر دے گا اور اس کے گھر میں اس عورت کی نیکی کو پھیلائے گا۔

☆......شادی کی پہلی رات کا تیسرا ادب یہ ہے کہ نئے دولہا دلہن مل کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کے بعد دوسرے مشاغل میں مصروف ہوں۔ یہ سلف و صالحین کا معمول ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سہاگ رات سے پہلے انہیں دو رکعت پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

## پہلی رات کی چند اہم باتیں (مدنی پھول):

سہاگ رات میں کمرہ حتی الامکان سجایا جائے' خوشبو اور پھولوں سے معطر ہو' بستر صاف اور ستھرا ہو' عام دلہنیں شرم و حیا کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھاتیں انہیں کھانا ضرور کھلایا جائے۔ نیز کمرے میں کچھ پھل اور دودھ وغیرہ رکھا ہو کیونکہ دولہا دلہن کو

بات چیت کرنے اور آپس میں بے تکلفی (Frankness) پیدا کرنے کے لیے مدد بہم پہنچاتی ہیں۔

☆......مرد کو چاہیے کہ عورت کے خوف و ہراس اور شرم و حیاء کو اپنی میٹھی اور پیاری پیاری باتوں سے دُور کرنے کی کوشش کرے ابتدا میں دُلہن مرد کی باتوں کا پورا جواب نہیں دیتی لیکن آہستہ آہستہ وہ مائل ہو جاتی ہے' مرد کو حوصلہ اور تدبر سے کام لینا چاہیے' دولہا جتنی شیریں گفتاری' دلجمی اور نرم لہجے سے پیش آئے گا اسی قدر اس کی اپنی محبت کا نقش گہرا ثبت کر سکیں گے۔

☆......گفتگو کا جادو مسمریزم کی طرح معمول پر اثر کرتا ہے اگر آپ چاہیں تو اچھی دل پسند اور نرم گفتگو سے عورت کو مطیع خوش اور بے تکلف بنا سکتے ہیں یہی کامیابی کا پہلا گر ہے۔

☆......گفتگو کی خوبی کے ساتھ ہاتھوں کی ملائمت اور حرکات کی نرمی کے لیے ضروری جزو ہیں اس سے دُلہن مسرت محسوس (Feel) کرتی ہے ورنہ کھینچ تان زبردستی چھینا جھپٹی سے اس کے خوف و ہراس میں اضافہ ہوتا ہے اس سے مسرت کی جگہ پریشانی محسوس ہونے لگتی ہے جس سے جسمانی اور نفسیاتی خطرات کا اندیشہ ہوگا۔

☆......دولہا کی گفتگو ایسی ہونی چاہیے جس سے دُلہن آپ کو پسند کرنے لگے اور آپ کو خیر خواہ ہمدرد سمجھنے لگے اور موسم کی بات چیت کیجیے آج کی تھکاوٹ کا تذکرہ کیجیے' کھانے کے متعلق پوچھیے کہ اس نے کھایا پیا ہے کہ نہیں؟ اسے کوئی تکلیف اور بے قراری تو نہیں ہے۔

☆......پھر کچھ پھل میوہ وغیرہ اس کے سامنے رکھیے' خود بھی کھائیے اور اسے بھی کھلائیے بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کے منہ میں ڈالیے تاکہ آپ کی محبت اور خلوص اس کے دل میں بڑھ جائے۔

☆......دولہا میاں کو اس بات کا بھی خیال کرنا ہوگا کہ اس کی بیوی کے جذبات کیا ہے وہ کیا احساس رکھتی ہے، وہ اپنے آشیانے کو خیر آباد کہہ آئی ہے جہاں اس نے بچپن اور جوانی کے حسین دن گزارے اب ایک نئے آشیانے میں قدم رکھا جو اس کے لیے اجنبی اور الگ تھلگ ہے کیا اسے وحشت دُوری اور شرم و حیا کا احساس نہ ہوگا۔

**ولیمہ کرنا سنت ہے:**

شادی کے بعد ولیمہ کرنا سنتِ مبارکہ ہے اس لیے ہمیں ولیمہ کرنا چاہیے اس کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ

**حدیث:**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری (کے گوشت) سے کیا۔

(بخاری شریف جلد ٣ صفحہ ٩٥ رقم الحدیث ١٥٤)

معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا سنتِ مبارکہ ہے اس لیے کرنا چاہیے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ ''شادی کے بعد ولیمہ کیا کرو، خواہ کہ ایک بکری میسرہ ہو''۔ (بخاری شریف جلد ٣ کتاب النکاح رقم ١٥٣)

**خاوند کے حقوق:**

اللہ عزوجل نے انسانی دنیا میں عورتوں کو جو مقام و مرتبہ بخشا ہے اور جن خوبیوں اور گونا گوں صفات سے نوازا ہے اور اس دنیا میں انسانی خوش گوار زندگی اور پُرسکون حیات کے لیے عورت کو جو اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے، یہ کسی بھی باشعور انسان کی معرفت پر مخفی (Hidden) نہیں۔

اس طرح اللہ عزوجل نے مردوں کو بھی بہت زیادہ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔

ترجمہ کنزالایمان ''مرد افسر ہیں عورتوں پر''۔ (سورۃ النساء جز آیت نمبر ۳۴)

اس کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمت اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ تو عورتوں کو ان (مردوں) کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان مصالح اور تدابیر اور تادیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن) معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے اور مرد کو بڑی فضیلت عطا کی ہے اس لیے بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کا حکم مانے اور ہر شرعی مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے بلکہ عورت کے لیے اپنے شوہر کو راضی رکھنا چاہیے' بڑے اجر کا کام ہے لہٰذا بیوی ہر لحاظ سے خاوند کی اطاعت گزاری کرے اور اس کے حقوق میں ہرگز کوتاہی نہ کرے بلکہ خود تکلیف جھیل کر اپنے خاوند کو آرام پہنچانے کی کوشش میں رہے کیونکہ عورت کے لیے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بہت بڑی سعادت مندی ہے جیسا کہ حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش و راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ (شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۲۱' الترغیب والترہیب جلد ۶ صفحہ ۳۴)

## تشریح وتوضیح

محترم اسلامی بہنو! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کی رضا اور خوش

نو دی جنت میں جانے کا باعث ہے لہٰذا شوہر کو ناراض رکھنا بات بات پر اختلاف اور جھگڑا او تکرار کرنا اس سے شاکی رہنا' مال یا دیگر سلسلے میں اسے پریشان کرنا' ان کی خوشی ناخوشی کی پرواہ نہ کرنا یہ سب اچھی بات نہیں اور جنتی عورت کا یہ مزاج اور شیوہ نہیں۔ بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے شوہر بوڑھے' ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کی پروا نہیں کرتیں' کمزوری اور بیماری کی وجہ سے ان کو خدمت اور کھانے پینے میں وقت کے لحاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو عورت ایسی خدمت سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے جوانی میں حظِ نفس کی وجہ سے تو موافقت کی لیکن اب جب خدمت کا وقت آیا تو اس سے بچتی ہے اپنی اولاد میں مصروف رہتی ہے اور اس کا شوہر اس دنیا سے نالاں اور رنجیدہ رخصت ہوتا ہے ایسی عورت جنت کی مستحق نہیں۔ یہی حال بعض مردوں کا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوی کو جوانی میں تو اچھی طرح رکھا اور بڑھاپے میں اس سے کنارہ کرلیا اور اس سے لاپروائی برتنے لگا یہ بداخلاقی و حق تلفی ہے اور ایسا خودغرض انسان جنت کے لائق نہیں۔

## خاوند کی اہمیت سب سے زیادہ ہے

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورتوں پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور نورِ مجسم نے فرمایا اس کی والدہ کا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۴)

محترم اسلامی بہنو! جب تک عورت کی شادی نہ ہو والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت ان کا حق ہے اور جب شادی ہو جائے اور شوہر کے گھر آ جائیں تو اب شوہر کا حق سب سے زیادہ ہو جاتا ہے اور شوہر کی خدمت اور رعایت عورت کے ذمہ عقدِ نکاح کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ خدمت اور خوشی کے

متعلق والدہ کا حق ہے کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت واطاعت کرواور اس کی ناراضگی سے بچے' بیوی کی خوشی پر والدہ کی خوشی کو فوقیت دے۔ بیوی کی وجہ سے والدہ کی حق تلفی نہ کرے ایسی صورت نکالے کہ اگر بیوی اور والدہ کے درمیان اختلافات ہو جائیں تو بیوی کی بھی رعایت کرنے اور والدہ کی خدمت وتکریم' رعایت اور خدمت الگ الگ چیز ہے۔ بیوی کی رعایت کرے اور والدہ کی اطاعت و خدمت کرے۔ بیوی کے مقابلے میں والدہ کی رضا کو مقدم اور اس کوشش میں رہے کہ دونوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے۔

## خاوند کا حق لفظوں میں بیان نہیں ہوسکتا:

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص بیٹی کو لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ میری بیٹی ہے' شادی سے انکار کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی! اپنے والد کا کہنا مانو اس نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ خاوند کو اگر کوئی زخم ہے تو بیوی چاٹ لے یا اس کی ناک سے پیپ یا خون بہے اور بیوی اسے پی بھی جائے تب بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ یہ مبالغہ ہے' غایت درجہ خدمت اور محبت سے حقیقۃً پینا مراد نہیں کیونکہ مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں۔ اس نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں شادی نہیں کروں گی۔ (کیونکہ میں مجھ سے حق ادا نہیں ہو سکے گا)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۵)

## تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت شوہر کا حق کما حقہ ادا نہیں کر سکتی۔

مطلب یہ ہے کہ بیوی یہ نہ سوچے کہ میں نے فلاں خدمت کر دی، حق ادا ہو گیا بلکہ خدمت کرتی رہے۔

**حدیث:**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کریں کہ اس کے ذمہ اس کا بہت بڑا حق ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر پاؤں سے سر تک شوہر کے تمام جسم پر زخم ہوں جس سے خون بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو بھی حقِ شوہر ادا نہ کرے۔

**حدیث:**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اونٹ نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا، یا رسول اللہ! اشجار درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، ہم تو ان سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ عبادت اللہ عزوجل کی کرو، اپنے بھائی کا احترام کرو اگر میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲۱۳)

محترم اسلامی بہنو! ان دو حدیثوں میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔
(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲۱۳)

محترم اسلامی بہنو! ان دو حدیثوں میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہروں

کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کریں اس سے شوہر کے حقوق کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

## وہ عورتیں جو اپنے خاوند کی خوشی غمی کا خیال کرنے پر جنت کے آٹھ دروازوں میں داخل ہونے کی خوشخبری:

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورتیں اللہ عزوجل سے گناہوں کے بارے میں ڈریں اور گناہ نہ کریں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ نمبر ۳۱۲)

### تشریح وتوضیح:

جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے لوگ اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے جائیں گے' مومن لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے لیکن بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں' جنت میں چلے جائیں یہ کون عورت ہوگی جس میں یہ تین اوصاف ہوں گے۔

۱)...... ایک یہ کہ تقویٰ والی زندگی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کے منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوں گی' ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوں گی۔ (مسلم) پانچوں نمازوں کی

پابندی، اپنے زیوروں کے حساب سے اگر نصاب کے برابر ہو زکوٰۃ نکالتی ہوں گی کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہوں گی، لعن طعن نہ دیتی ہوں گی، احسان نہ جتلاتی ہوں گی اسی طرح بے پردہ کہیں نہ جاتی ہوں گی، اجنبی مردوں سے احتیاط کرتی ہوں گی بلا شدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہوں گی، رشتے داروں میں کسی سے کینہ اور بغض و عناد نہ رکھتی ہوں گی، غیبت سے بچتی ہوں گی، نامحرم رشتے داروں اور دیوروں سے پردہ کرتی ہوں گی، نہ ٹی وی خود دیکھتی ہوں گی اور نہ گھر میں رکھتی ہوں گی، ناچ و گیت گانے میں شریک نہ ہوں گی، الغرض کہ ہر گناہِ کبیرہ سے بچتی ہوں گی اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوں گی۔

۲)......یہ کہ شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہوں گی۔

۳)......شوہر کی اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا، اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہوں گی اس میں غفلت و سستی کا بہانہ تلاش نہ کرتی ہوں گی، بیماری و تھکن کی حالت میں خدمت کر دیتی ہوں گی مثلاً شوہر کا مزاج (Disposition) معلوم ہے کہ گرم کھانا کھاتے ہیں، گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو ان (شوہر) کے حکم دینے سے پہلے ہی اس کا اہتمام کر دیتی ہوں گی۔ مطلب یہ کہ اس کی خوشی اور آرام کا لحاظ رکھتی ہوں گی تو ایسی عورت کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

محترم ماؤ، بہنو! ان تینوں چیزوں پر ہمیشگی سے عمل کر لو اور اس کی تعلیم موجود بیٹیوں اور کل کی ہونے والی ماں کو دو اور جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا لو۔ آج تھوڑی نفس اور ماحول کے خلاف مشقت برداشت کر لو کل جنت کے مزے لوٹ لو جو ہمیشہ ہمیشہ کا مزہ ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## لڑکی کے لیے اس کا شوہر ہی سب کچھ:

### حدیث:

حضرت حصن بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں' ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو؟ کہا' ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی (Irresponsibility) نہیں کرتی ہوں ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو کیونکہ وہ تمہارے لیے جنت یا جہنم ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۴)

### تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتو! تمہارا شوہر تمہارے لیے جنت یا جہنم ہے۔ مطلب یہ کہ اس کی خدمت اس کی رضا و خوشنودی سے تم جنت میں جا سکتی ہو اور اگر اس کے برخلاف تم نے اس سے اچھا برتاؤ نہیں کیا اس کو ناراض کیا اس سے زبان درازی کی اور مقابلہ کیا اور اس کی خدمت و اطاعت سے تم نے اپنے آپ کو بچایا اور کوتاہی کی تو تمہارے لیے جہنم ہے۔ آج کل کے اس دور میں شروع عمر میں خواہشِ نفسانیہ کی وجہ سے تو کچھ خدمت ورعایت کرتی ہے جب جوانی ڈھل جاتی ہے تو دونوں طرف سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ بہر صورت ہمیشہ اس کی خدمت ورعایت سے جنت کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔ اللہ عزوجل کا حکم سمجھ کر آج دنیا میں کوتاہی نہ کرو اور کل اللہ عزوجل کی نعمت جنت میں آسانی سے داخل ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

## خاوند کی اجازت کے بغیر قدم باہر رکھنے پر اللہ کی رحمت سے محروم:

### حدیث:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضور پُرنور شافع روز نشور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب عورت شوہر کے گھر سے ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے تو ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ شوہر کی بلا اجازت کہ جب عورت باہر نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے' رحمت کے فرشتے' عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۹)

### تشریح و توضیح:

پیاری ماؤ' بہنو! اللہ عزوجل کی پناہ! شوہر کو ناراض کر کے مطلب یہ کہ جھگڑا (Strife) کر کے نکلنے یا اس کی اجازت کے بغیر نکلنے کی کتنی سختی سے ممانعت ہے کہ ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ناراضگی کرنا درست نہیں کہ اگر کسی وجہ سے ناراضگی ہوگی تو غصہ ہونے پر معافی تلافی کر لینی چاہیے نہ کہ محلے دار یا رشتے داروں کو بلانا چاہیے کیونکہ اس سے معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔

## اپنے خاوند کو دھوکہ دینے والی خاتون پر جنت کی حوروں کی لعنت:

### حدیث:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں پریشان (Confused) کرتی ہے تو اس کی جنتی بیوی اسے کہتی ہے کہ اسے مت پریشان کرو اللہ عزوجل تمہارا بھلا نہ

کرے وہ تمہارے پاس تھوڑے ہی دن رہنے والے ہیں، تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس چلے آئیں گے۔ (ترمذی شریف صفحہ۲۲۲، ابن ماجہ شریف صفحہ۱۴۵، مشکوٰۃ شریف صفحہ۲۸۱)

## تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اپنے شوہر کو غربت و مسکنت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ ذرا سیدھا سادھا زیادہ چالاک نہیں ہے یا وہ کسی وجہ سے اس کی رعایت و خدمت نہ کرنا یا اس وجہ سے کہ شوہر ضعیف، بیمار، بوڑھا ہے اس کے حقوق کی دیکھ بھال نہ کرنا خدمت میں کوتاہی اور ضروریات کی پروانہ کرنا یہ اچھی بات نہیں کہ اللہ عزوجل تجھے رحمت سے دُور کرے۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس تھوڑے دن کا مہمان ہے پھر تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (مرقاۃ شریف۶ صفحہ۴۲)

## خاوند کی رضا کے متعلق مدنی پھول:

### حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے شوہر کو پیش نظر رکھو اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح و شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔ (کنز العمال جلد۱۶ صفحہ۱۴۵، کشف الاستار صفحہ۷۵)

### تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن باتوں سے شوہر خوش ہوتا ہے تو اس کی مرضی اور مزاج کے موافق (Conformity) ہو جس میں اسے راحت معلوم ہوتی ہے جس کو وہ پسند کرے اور اس میں گناہ نہ ہو اس کو معلوم کرتی رہیں اور اس کو اختیار کرے مثلاً شوہر کو پسند ہے کہ گرم کھانا ہو گرم روٹی ہو تازہ اور گرم کھانے کا لحاظ رکھے،

اسے پسند ہو کہ ناشتہ صبح جلدی مل جائے تو صبح جلدی اُٹھ کر اس کا انتظام کر دیا اور اسی طرح اگر وہ کسی وقت چائے پینے کا عادی ہو تو ان کے حکم دینے اور انتظار سے پہلے انتظام رکھے اسی طرح شوہر گھر زینت اختیار کرنے کے لیے عمدہ لباس پہننے کو کہے، بال و چہرہ وغیرہ کو بہتر بنائے رکھنے کو کہے تو اس میں ہرگز مخالفت نہ کرے کہ یہ شوہر کا حق ہے یہ تو بغیر کہے عورت کو ایسا کرنا چاہیے کہ اس کا فائدہ ہے اس موقع پر پردگی کی اجازت نہیں اور کھڑے ہونے سے معنی یہ ہے کہ اس کے کہنے اور بولنے کا انتظار نہ کرے، وقت سے پہلے ہی تیار رکھے بلا تقاضہ کہ حسبِ عادت پیش کر دے یا تقاضہ پر تاخیر (Delay) نہ ہو کہ ابھی کر رہی ہوں ابھی لا رہی ہوں اور شوہر انتظار کی زحمت میں پریشان ہے ایسا ہرگز نہ کرے۔

## اپنے خاوند کی فرمانبرداری خدا کی نظر میں محبوب:

### حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس عورت کو محبوب یعنی پسند رکھتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی، خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۹)

### تشریح و توضیح:

محترم اسلامی بہنو! ایسی عورت اللہ عزوجل کو محبوب اور پسند ہے جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی اور اس سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہو صرف اور صرف ضابطہ اور غرض کی محبت نہ ہو ایسی محبت میں ایک دوسرے کو شکایت (Complaint) ہوتی ہے اور اگر محبت اور خاص تعلق اور قلبی اور دلی لگاؤ ہو تو برائیوں اور تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی تو خوشی سے برداشت کر لیتے اس لیے شوہر اور بیوی کے درمیان عشق

محبت ہونا چاہیے اور دوسری صفت اللہ عزوجل کے محبوب ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ بیوی دوسرے اجنبی شخص سے اپنی حفاظت کرے۔ مطلب یہ کہ شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے دلچسپی (Interest) نہ ہو اس سے کسی قسم کا لگاؤ اور تعلق نہ ہو، آج کل کی اس نئی تہذیب میں شوہر کے علاوہ وہ دوسرے اجنبی شخص سے بلا تکلف دل لگی، انس اور ہنسی مزاح کرتی ہیں اور اسے وہ خوش اخلاقی سمجھتی ہیں۔ یاد رکھیے عورتوں کے لیے اجنبی مردوں سے ہنسی مزاح اور انس کی باتیں جائز نہیں۔

یاد رکھیے یہ حکماً زنا ہے، گناہ کے اسباب ہیں یہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہیں اس لیے ایسے اعمال سے توبہ کیجیے اور سخت احتیاط کیجیے۔

## مرد سے عطا ہونے والی اطاعت کا اظہارِ زبان:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں مجھے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف (Recognition) کرنا تمہارے لیے جہاد کے برابر ہے۔

(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۰۸، الترغیب والترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۴)

### تشریح وتوضیح:

اے وفا کی پیکر اسلامی بہنو! شوہر اور بیوی کے درمیان حسنِ معاشرت وخوشحال زندگی کے لیے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اے مجسمہ اخلاق اسلامی بہنو! خدمت اور خوبیوں کے اعتراف اور احسان مندی سے ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا ہی رہے گا۔ اس مذکورہ حدیث مبارکہ میں اور اس کے علاوہ ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں نے

پوچھا کہ یارسول اللہ! عورتوں کا غزوہ جہاد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے احسان کا اعتراف کرنا عورت کا غزوہ جہاد ہے۔

(شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۱۷)

اے وفا کی تصویر، صابرہ، شاکرہ اسلامی بہنو! دیکھئے عورتوں کے ساتھ ہمارے رب عزوجل کا کتنا بڑا خصوصی (Especially) فضل وکرم ہے، کس قدر معمولی کام اور وہ بھی جس میں ان کا دنیاوی نفع بھی ہے کہ شوہر کی خدمت سے شوہر کی نگاہ میں محبوب رہے گی تو شوہر اس کا دنیاوی خیال رکھے گا اور آخرت کا بھی عظیم ثواب ان کو ہوگا۔

اے نجابت سے آراستہ اسلامی بہنو! احسان کے اعتراف کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے جو کچھ بھی ملے، بیوی اسے خوشی سے قبول کرلے اور اسے بھی بہت سمجھے۔ ہرگز ہرگز کسی پر شکایت نہ کرے، ناشکری نہ کرے بلکہ کہے آپ نے ہماری خاطر بہت کچھ کیا ہے اور ہمارا بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔

## اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم عورت کون؟

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت (بیوی) اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر (Bed) پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آجائے۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر نے اپنے بستر پر بلایا اور وہ (شرعی عذر کے بغیر) انکار کردے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوجائے۔

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

تشریح وتوضیح:

اے ذکر وفکر اور فہم وفراست کی خوگر اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی مرضی اور ضرورت وخواہش کا خیال رکھنا چاہیے اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو نہ ہی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے ورنہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ہوگی جب تک کہ شوہر کو خوش نہ کر دے خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعے سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعے سے۔ (عینی شرح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم مفسلہ پر ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ مسوفات پر لعنت فرمائی۔
(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۱)

صبر وتحمل کی خوگر اسلامی بہنو! مفسلہ تو وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو کہہ دے میں حائضہ ہوں اور مسوفات وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو ٹالتے ہوئے کہتی رہے اچھا آ رہی ہوں یہاں تک نیند آ جائے۔
(کنز العمال شریف جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر جھوٹ یا بہانہ بنانا اور ٹالنا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے درست نہیں تاہم دونوں کی صحت کی رعایت ضروری ہے اگر بیماری یا صحت کی وجہ سے مضر ہو تو شوہر کو بھی اس کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ مرد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھیں اور اس کی ہر ضرورت خصوصاً انسانی ضرورت کا تاکید سے خیال رکھیں، عورتوں کو اس کی خدمت کی تاکید کا حکم ہے۔ چنانچہ

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا المذنبین راحت العاشقین

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر بلائے تو آجائے خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر وہ کھانا پکا رہی ہو تو روٹی کے جلنے اور خراب ہونے یا ناقص ہونے کا اندیشہ ہو یا چولہا بجھ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھے اسی طرح ایک عورت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے پوچھا کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق (Right) ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اگرچہ وہ پلان کی لکڑی پر ہو اور ایک حدیث میں ہے اگرچہ وہ تنور (چولہے) پر کیوں نہ ہو۔ (عمدۃ القاری صفحہ ۱۸۵)

## خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے کی اجازت نہیں:

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے اور ایک حدیث ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔

### تشریح و توضیح:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تقلید کرنے والی اسلامی بہنو! عورت کو شوہر کی خدمت و اطاعت کے پیشِ نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ شوہر کو کسی وقت ضرورت پیش آجائے البتہ (Certainly) وہ خود اجازت دے تو پھر عورت کے لیے نفلی روزہ رکھنا درست ہے ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر میں ہو تو نفلی روزہ عورت کو رکھنے کی اجازت ہے۔

اور یہ خیال رہے کہ یہ مذکورہ بالا حکم نفلی روزے کے متعلق ہے رمضان المبارک کے روزے کے متعلق یہ بات نہیں اگر رمضان المبارک کے روزہ سے

خاوند اگر منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ عورت روزہ نہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو۔

(کنز العمال صفحہ ۲۱۶)

محترم اسلامی بہنو! دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں کیونکہ اسی رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

## خاوند کی اطاعت کرنے والیوں کو جہاد کی خوشخبری:

### حدیث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پُرنور، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے اس کے حق کو ادا کرے، نیک باتوں کو قبول کرے، نفس اور مال کی خیانت (Misappropriation) سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں میں ایک درجہ کم ہوگا اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اسے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ عزوجل شہیدوں سے کردے گا۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴)

### تشریح وتوضیح:

اے اپنے شوہروں کی خدمت گزار اسلامی بہنو! تمہیں مبارک ہو کہ حدیث مذکورہ میں شوہر کی خدمت اور اس کے ساتھ نیکی پر شہداء کے قریب درجہ ملنا بتایا گیا ہے یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے کہ صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے اس حدیث پاک کے دوسرے جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت نیک اور صالح اور اس کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح میاں بیوی بن کر رہیں گے۔

## نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی:

### حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ نے فرمایا کہ تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

۱) بھاگے ہوئے غلام کی اس وقت تک کہ جب تک اپنے مالک کے پاس نہ آ جائے۔

۲) اور اس عورت کی جس کا شوہر ناراض (Displeased) ہو۔

۳) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہو جائے۔

(شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۱۷)

### تشریح وتوضیح:

مرد عورت پر نگران ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے۔

اللہ عزوجل کے بعد عورت کے لیے شوہر ہی ہے، والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہے اور اگر شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ عورت کے لیے اس کا شوہر جنت ہے یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پاسکتی ہے جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جاسکتا ہے پھر اللہ عزوجل نے جس کو رفیق حیات بنایا ہو زندگی بھر کا ساتھی اور معاون بنایا ہو دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا اسے کیسے ناراض رکھا جاسکتا ہے اس لیے وہ اگر کسی وجہ سے ناراض ہو جائے اگرچہ بلاوجہ معقول کے سہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے اسی لیے شریعت نے تاکید کی جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## عورتوں کو چند شوہر کی مدنی حکایتیں:

### حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی اس کے والد بیمار ہوئے تو اس نے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو۔ چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا پھر اس نے حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا۔ آپ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت (Absolution) کر دی اور جنت عطا فرمادی۔ (حدیث)

(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۱۶)

### تشریح وتوضیح:

حدیثِ مذکورہ میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا۔ یہ جذبۂ ایمانی صحابیہ رضی اللہ عنہا ہے ورنہ آج کے اس پُرفتن دور میں کون عورت ہے کہ باپ وفات پا جائے وہ نہ جائے بلکہ اس زمانہ میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارہ نہ کرے۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

حدیثِ مذکورہ پر غور کیجیے کہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان صحابیہ رضی اللہ عنہا کو اسی بات کی تاکید کی تھی کہ جب شوہر نے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور شوہر کی بات کا نصیحت کا لحاظ رکھو یہاں تک کہ والد کی وفات ہو

گئی اللہ عزوجل نے اس کے خاوند کی اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرمادی اور جنت عطا فرمادی جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہوگئی تو خود عورت بھی مغفرت کے لائق نہ ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔ اے ہمارے رب عزوجل! ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کا اطاعت گزار بنا۔ آمین

## خاوند کی خدمت صدقہ ہے:

### حدیث:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنزالعمال جلد۱۶ صفحہ۱۶۹)

### تشریح وتوضیح:

شوہر کی خدمت گزار اسلامی ماؤ' بہنو! تمہیں مبارک ہو کہ اس کی خدمت کرنے کی کتنی فضیلت ہے کہ جس طرح اہلِ مال کو اللہ عزوجل کے راستے میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح تمہیں شوہروں کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

## خاوند کی خدمت کا مفہوم:

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدمت کا مفہوم وسیع ہے اس میں دلیل ونہار یعنی دن اور رات کے تمام معمول شامل ہیں مثلاً ناشتہ اور کھانا ان کے وقت اور مزاج کی رعایت کر کے بنانا ان کے نجی سامان کی حفاظت اور طریقہ سلیقہ سے رہنا' غسل و وضو میں تعاون کرنا اور اگر غسل کی حاجت ہو تو ان کے کہے بغیر انتظام کرنا اور پہلے سے تیار رکھنا حسب ضرورت کپڑے دھو دینا' پھٹے ہوئے ہوں تو سی دینا' حسب ضرورت سر پاؤں دبا دینا' بیمار ہوں تو ان کی دوا اور کھانے کے پرہیز کا اہتمام کرنا' صبح فجر کے لیے دوپہر کو ظہر کے لیے جگا دینا سونے سے پہلے تکیہ و بستر کا اہتمام کرنا' شوہر کے احباب

اور مہمانوں کی خدمت کرنا رات میں کچھ دیر ہو جائے تو انتظار کرنا موسم کے موافق (Conformitly) ٹھنڈا گرم کھانا دینا۔ غرض کہ ہر وہ کام جس میں شوہر کو راحت اور سکون ملے اس کا اہتمام اور خیال کرنا خدمت ہے جس کے کرنے پر عورت کو صدقہ و خیرات کا سا ثواب ملتا ہے لہٰذا جو عورت صدقہ مالی کا ثواب حاصل نہیں کر سکتی وہ خدمت سے صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے لوگو!) تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، تم میں سے ہر ایک سے ماتحتوں (Subordinates) کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امام راعی ہے اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے، عورت اپنے گھر میں نگہبان ہے اور خادم ہو کر اپنے آقا کے مال میں نگہبان ہے۔

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۸۳، الادب المفرد بخاری صفحہ ۴۴)

تشریح وتوضیح:

اللہ عزوجل نے جس طرح گھر کے باہر کے تمام اہم ترین معاشی امور ہیں، مرد کو ان تمام کاموں کا حاکم و نگہبان بنایا ہے اور عورت کو اللہ عزوجل نے گھر کی نگہبان بنایا ہے، وہ گھر کے تمام کاموں کی ذمہ دار ہے، کھانا پکانے، گھر کی صفائی ستھرائی سودا وغیرہ کیا اور کتنا منگوانا ہے، گھریلو سامان کون کہاں پر رہے گا، کس میں کیا کمی و بیشی ہے، باورچی خانے کا سارا انتظام بیوی کے ذمہ رہے گا اب مرد باہر سے لا کر دے دے اور اور عورت محبت اور ضرورت اور تجربے کے پیش نظر جو کرے گی، بہتر کرے گی۔ گھریلو معاملہ میں عورت خود مختار ہے اس کی نظر میں مرد بلا ضرورت دخل نہ دے ورنہ گھر کا نظام درہم برہم رہے گا۔ اللہ عزوجل نے بیوی کی فطرت (Nature) میں گھر کے

نظام کے سنوارنے کی صلاحیت دی ہے' وہ خود بخود بہتر سے بہتر نظام چلائے گی اس پر مرد اعتبار کرے۔ اللہ عزوجل نے اس کے مزاج میں گھر کا نظام رکھا ہے' یہ اللہ عزوجل کی عطا ہے اس میں دخل اندازی کرنا گھر کے نظام کو فاسد کرنا ہے۔

## بیویوں کے لیے گھر کے کام کاج کا ثواب جہاد کے برابر:

### حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرنے سے مرد تو فضیلت لے گئے' ہم عورتوں کے لیے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت ہم پا سکیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھریلو کام میں تمہارا مصروف رہنا تمہارے لیے جہاد کے برابر ہے۔ (شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۴۳۰)

### تشریح وتوضیح:

اے جہاد کے ثواب کی خوشخبری پانے والی اسلامی بہنو! گھر کے اندرونی جتنے کام ہیں خواہ ان کا تعلق کھانے سے ہو' چاہے صفائی اور بچوں کی تعلیم وتربیت وپرورش سے متعلق ہو' ان سب کی نگرانی اور دیکھ بھال اور تمام کاموں کو اچھے طریقے سے کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور اس پر تمہارے لیے اجر وثواب ہے اور وہ یہ کہ مردوں کو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب تمہارے لیے شریعت نے گھریلو کاموں پر رکھا ہے۔

اور افسوس کہ مال دار گھروں کی عورتیں خود برتن دھونے' جھاڑو دینے' گھر صاف کرنے' گھر کے چھوٹے کاموں کو معیوب (Defective) اور عزت وشان کے خلاف سمجھتی ہیں اس لیے یہ تمام کام خادمہ سے لیتی ہیں اگرچہ خادمہ رکھنا مال دار ہونے کی وجہ سے جائز ہے مگر ان تمام کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں بلکہ مذکورہ

حدیثِ پاک کی رو سے جہاد کا سا ثواب ہے۔

پیاری و محترم ماؤ! بہنو! آج ثواب اکٹھا کر لو توشہ آخرت اکٹھا کر لو اس میں بہتری ہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل! ہماری ماؤں بہنوں کو گھر کے کام کاج دلجمعی سے کرنے اور جہاد کا سا ثواب پانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

## موافق مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے:

حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے ذریعے سے مروی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت مندی میں سے ہیں:

۱) انسان کی بیوی اس کی موافق مزاج ہو۔

۲) اس کی اولاد نیک و صالح ہو۔

۳) اس کے بھائی نیک ہوں اور

۴) اس کا رزق اسی کے شہر میں ہو۔ (اتحاف جلد ۴ صفحہ ۴۵۷)

## تشریح و توضیح:

اس فرمانِ رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم میں انسان کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کن چیزوں سے وابستہ ہے بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ چیزیں حاصل ہوں تو انسان کی زندگی دینی اور دنیاوی اعتبار سے چین و سکون عافیت اور اچھے احوال سے گزرتی ہے اور دینی و دنیاوی اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں بڑی خوشی والی چیز بیوی کا شوہر کے موافق مزاج ہونا ہے۔ واقعی باہم موافقت بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی کے درمیان محبت و انس رہتی ہے۔ موافقت کی وجہ سے ایک دوسرے سے شکایت کا موقع نہیں ملتا، تکلیف (Affiction) محسوس نہیں ہوگی اگر دونوں میں مزاج کی موافقت نہ ہو ایک کا مزاج

دینی ہو اور دوسرے کا دنیاوی تو بڑی پریشانی لاحق ہوگی۔ ایک بے پردگی چاہے گا' دوسرا بے پردگی کی مخالفت کرے گا۔ ایک ٹی وی کا عاشق اور دوسرا متنفر' ایک اولاد کو دینی تعلیم کی جانب لائے گا دوسرا اس کے خلاف سکول کی تعلیم کو پسند کرے گا اس طرح گھر کا ماحول بخلاف اس کے اگر دونوں کا مزاج یکساں ہو تو گھر اور آپس کا نظام خوش اسلوبی (Greatful) سے چلے گا اس بات کا خیال رکھیں کہ عورت چونکہ ماتحت ہے اور شوہر کے زیر اقتدار ہے اس لیے اگر شوہر بیوی کے برعکس ہو تو تب بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گناہ گار بننے اور نافرمانی کے علاوہ میں شوہر کی موافقت کرے تاکہ گھر کا نظام اور آپس کا نظام بہتر چلے۔ اللہ عزوجل بھی ان شاء اللہ عزوجل آپ کے صبر کا اجر دے گا ورنہ تو گھر جہنم بن جائے گا۔

## بیوی کو اپنے شوہر کے خلاف کرنے کی ممانعت:

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور' نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص (یا عورت) ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اُکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۲ صفحہ۲۸۲)

### تشریح و توضیح:

ہمارے معاشرے کے اندر بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ اُکسانے اور دوسرے کے خلاف بنانے کی عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں ہوتی ہیں کہ کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اُکساتی ہیں اس کی شکایت اور بے توجہی اس کے ذہن میں اس طرح ڈالتی ہیں کہ عورت کو شوہر سے نفرت اور شکایت ہوتی ہے اور تم کو دھیلا بھی نہیں دیتے' بھائی بہن اور ماں باپ کو تم سے چرا چھپا کر دیتے ہیں' تم کو کیا

دیتے ہیں، اپنی بہن کو فلاں چیز لا کر دی اور تم کو پوچھا تک نہیں اس قسم کی باتوں (Affairs) سے شوہر کے خلاف یہ ذہن بنا دیتی ہیں یہ جائز نہیں ہے۔ یہ جہنم کے اعمال سے ہے، اللہ عزوجل ہماری ماؤں، بہنوں کو ایسے بُرے فعل سے بچائے۔ آمین

## حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون مبغوض عورت:

### حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت (Complaint) کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲۱۴)

### تشریح وتوضیح:

محترم ماؤ! بہنو! یہ خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہو جاتی ہے، مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت وخوفِ خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے پھر جب کہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے تو ایسی صورت میں آپس میں شکایت کی بات ہو جائے کبھی کچھ معمولی تکلیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہیں لانی چاہیے کہ اس سے خوش گوار تعلقات جو بہت ضروری ہیں اور جن کے بے شمار فوائد ومنافع ہیں، ان میں فرق پڑتا ہے اور شاکی ہو کر میکہ جانے سے معاملہ خراب ہی ہوتا ہے عموماً (Generally) ہماری اسلامی بہنیں شادی کے بعد کچھ کمی وبیشی ہو جانے پر والدین سے شوہر اور خوش دامن وغیرہ کی شکایت کرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے والدین مشاہد ہو جاتے ہیں پھر وہ شکایت کے ازالہ کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات معاملہ اور شدید خراب ہو جاتا ہے اس لیے حتی الامکان جہاں تک ہو سکے، برداشت کرے محبت اور سنجیدگی کے ساتھ خوشی کے مواقع پر اپنی تکلیف مسئلہ ظاہر

کر دے تو ان شاء اللہ عزوجل شریف اور سمجھ دار شوہر اس کا دفاع کرے گا اور ہماری اسلامی بہنیں خلوصِ نیت سے دعا بھی کرتی رہیں کہ اللہ عزوجل کے قبضہ میں ہے اور وہی دِلوں کو پھیرنے والا ہے۔ ان شاء اللہ

## خاوند کی اطاعت ہر طرح سے خواہ بے کار ہی کیوں نہ ہو:

### حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبلِ اسود کی طرف منتقل (Transfered) کرنے یا جبلِ اسود (کہ چٹان کو) جبلِ احمر کی طرف منتقل کرے اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(ابن ماجہ شریف جلد ۲، ۱۳۴، الترغیب والترہیب جلد ۳، ۵۶)

### تشریح وتوضیح:

اے شوہر کی فرمانبردار بہنو! اس حدیثِ بالا میں حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغۃً اور تاکیداً یہ فرمایا ہے کہ اگر اسے (بیوی کو) پہاڑ یا اس کی جگہ چٹان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے کہے باوجود اس کے کہ یہ ایک بے کار اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضہ ہے، وہ شروع کرے، انکار نہ کرے خواہ اس سے ہو یا نہ ہو۔ خواہ مشکل ہو یا آسان ہو خواہ اس میں فائدہ ہو یا فائدہ نہ ہو۔ علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل مشقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا خاوند حکم دے تب بھی اس سے نہ ہی انکار کرے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۷)

## اچھی بیوی:

### حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور خاوند سے محبت کرنے والی ہو، اپنے ناموس عزت کی حفاظت کرنے والی اور شوہر سے غایت درجہ محبت کرنے (یعنی عشق کرنے) والی ہو۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۰)

### تشریح وتوضیح:

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر سے زیادہ تعلق ومحبت رکھنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور قابلِ تعریف چیز ہے حدیثِ مبارکہ میں ایسی عورت کی تعریف کی گئی ہے جو شوہر سے حد درجہ عشق ومحبت رکھنے والی ہو یا رکھے جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے حد درجہ فریفتگی اور محبت کا برتاؤ کریں گی جب کہ وہاں دنیا کی طرح محتاج معیشت نہ ہوں گی۔ آج کے اس پرفتن دور میں بہت ہی کم ایسی عورتیں ہوں گی جو شوہروں سے شوہر ہونے کی حیثیت سے محبتانہ برتاؤ کرتی ہوں گی اب تو دنیاوی غرض کے پیشِ نظر آپس کے تعلقات قائم رہتے ہیں اسی وجہ سے تو غرض میں جب کمی ہوتی ہے تو اس کا اثر محبت اور تعلق پر بھی پڑتا ہے اے سمجھدار ماؤ، بہنو! یہ محبت قابلِ تعریف نہیں کیونکہ یہ رشتہ صرف دنیاوی زندگی ہی میں نہیں بلکہ جنت میں بھی قائم رہنے والا ہے اس لیے میاں اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت ہونی چاہیے تا کہ میاں و بیوی کے درمیان رشتہ زوجیت میں محبت قائم رہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل! ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کی محبت عطا فرما۔ آمین

## خاوند سے رشتہ توڑنے والی پر جنت حرام:

### حدیث:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدید و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو (Fragrance) حرام ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۴۸ ابوداؤد شریف صفحہ ۳۰۴ ترمذی شریف صفحہ ۲۲۶)

### تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی بہنو! طلاق اللہ عزوجل کے نزدیک غضب والا کام ہے کیونکہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کا طلاق مانگنا لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے اس پر سخت وعید ہے اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دُوری سے آئے گی۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی ہوئی گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آجاتی ہیں جن کی وجہ سے عورت غصہ میں آکر یہ کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجئے ہمارا رشتہ ختم کر دیجیے اور بعض اوقات شوہر غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ ایسے موقعوں پر بیوی کو ہرگز زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکالنی چاہیے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے وہاں عورت کی زندگی بھی ویران محل کی طرح ہو جاتی ہے اور اگر اس کے چھوٹے بچے ہوں تو اور پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے اور پھر طلاق شدہ عورت کی شادی ہمارے دور میں ایک مشکل ترین مسئلہ بن جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت ہر اعتبار سے پریشان ہوتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ کھلتا ہے عورت کے دین و دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں اسی لیے

شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق تک معاملہ پہنچ جائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے اس لیے جہاں تک بھی ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ کرے۔ زندگی صبر اور شکر سے گزارے۔ تکالیف (Trubles) برداشت کرے۔ ان شاء اللہ عزوجل بہت بڑا ثواب پائے گی۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو صبر و شکر کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

## خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے:

### حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر سے علیحدگی (Separation) چاہنے والی خلع کا مطالبہ کرنے والی منافق عورت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۸۴)

## کیسی خاتون پر اللہ عزوجل کی برکت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت رات کو بے دار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۸۵)

## بیوی اگر خاوند کی خدمت گزار نہیں تو اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ایسی عورت پر اپنی نگاہِ کرم نہیں فرماتا جو کہ اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی حالانکہ خاوند اس کی ضرورت ہے۔

(کنز العمال شریف جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵)

## عورتوں سے قیامت کے دن کیا جانے والا پہلا سوال:

### حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عورتوں میں سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کی تھی کہ نہیں؟ پھر شوہر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔ (کنز العمال شریف جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶)

## اس بیوی نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہ کیا جس نے اپنے خاوند کی اطاعت نہ کی:

### حدیث:

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عورت اللہ عزوجل کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۶)

## اگر خاوند کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں:

### حدیث:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم شافع روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایمان کی حلاوت (Relish) اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہ کرے اگر وہ اسے بلائے (خواہش پوری کرنے کے لیے تو آجائے) اگرچہ وہ پست پلان پر بیٹھی ہو یعنی ضروری کام میں مصروف ہو تب بھی اس کی خواہش کی رعایت کرے اگرچہ خواہش و ضرورت نہ ہو۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۶)

### تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایمان کا مزہ اور اس کی شیرینی بھی نہیں پاسکتی جو شوہر کی اطاعت اور اس کی بات نہ مانتی ہو۔

### بیوی کا اپنے شوہر کے کپڑے دھونا مسنون ہے:

### حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے نجاست (Filth) وغیرہ دھوتی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسے پہن) کر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے جاتے۔ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۳۶)

### حمل شروع ہونے سے بچہ جلنے تک کا ثواب:

### حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث) مروی ہے کہ حضور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جب عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اس حال میں کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو تو اس کو اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس روزہ دار کو جو جہاد میں روزہ رکھ رہا ہو اور جب اسے دردِ زہ ہوتا ہے تو نہ آسمان والوں کو نہ زمین والوں کو علم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چھپا رکھا گیا ہے اور جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس کے دودھ کا کوئی قطرہ نہیں نکلتا اور اس کا بچہ ایک مرتبہ چوستا نہیں مگر یہ کہ اسے ہر قطرہ اور گھونٹ پر ایک نیکی ملتی ہے اور اگر عورت رات (بچہ کی وجہ سے) جاگے تو اسے ستر صحیح و سالم غلام اللہ عزوجل کے راستے میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ان خوش نصیب (Cheerful) عورتوں کے لیے ہے جو نیک ہیں، شوہر کی فرمانبردار ہیں جو اپنے

شوہروں کی ناشکری نہیں کرتی ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۰۸)

## بچہ پیدا کرنے والی سیاہ عورت بہتر ہے حسین وجمیل بانجھ سے:

### حدیث:

حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جننے والی سیاہ عورت اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے اس عورت سے جو خوب صورت بانجھ ہو۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۴' جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

## اگر ماں مہربان ہو اولاد پر تو جنت کی خوشخبری:

### حدیث:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حمل اور ولادت کی مشقت (Labour) کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم و مہربانی کریں شوہر کی نافرمانی نہ کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔

(شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۰۹)

## حضور اکرم نورِ مجسم سے پہلے داخل ہونے والی خاتون:

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا' وہ مجھ سے بھی آگے جا رہی ہوگی میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو؟ (کہ مجھ سے پہلے جنت میں جا رہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچہ کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رُکی رہی۔

(مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۱۶۲' فتاوئی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۶)

## پاک باز عورت خاوند کا نصف ایمان:

### حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین ' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ عزوجل نے نیک عورت (بیوی) سے نواز دیا' وہ اس طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے اسے آدھا دین سے مدد کر دی۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲۷۵) یعنی اسے نصف دین مل گیا۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۶)

## جنت میں رہنے والی عورت کون ہے:

### حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ساقی کوثر شفیع روزِ محشر تاجدار دو عالم مالک کوثر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں' وہ کون ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا شوہر پر فریفتہ' زیادہ بچے جننے والی جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے بُرا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے' میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ آپ خوش نہ ہو جاؤ۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۳۷)

اے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں (ماؤں' بہنوں' بیٹیوں) کو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرح صابرہ' شاکرہ' زاہدہ' عابدہ بنا۔ آمین

## عورتوں کے حقوق:

جس طرح اللہ عزوجل نے مردوں میں خاوند کو ایک منفرد مقام عطا فرمایا ہے اسی

طرح عورتوں میں بیوی کو بھی مقام عطا فرمایا ہے جس طرح خاوند کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کو ادا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی' نرمی اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اس کے علاوہ بیوی کے جو رشتہ داروں میں معاملات ہیں اور گھریلو تمام معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنا خاوند کی عظیم ترین ذمہ داری ہے اور یہ بات اللہ عزوجل کو بھی محبوب ہے اور اس کے پیارے محبوب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے اسی لیے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدیث:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میری اُمت! تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھروں (بیوی بچوں) کے ساتھ بہتر ہے اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔ بیوی کی عزت کرنے والا کریم شخص ہے اور بیوی کو ذلیل (Disgraceful) کرنے والا کمینہ ہے۔

(جامع صغیر ۲ صفحہ ۲۵ رقم ۴۱۰۲' الترغیب والترھیب جلد ۳ صفحہ ۴۹)

تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ میں حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی پیاری نصیحت اپنے اُمتیوں کو فرمائی کہ تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں یعنی والدین' بیوی بچوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنے والا ہے اور فرمایا کہ بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے۔ مطلب یہ کہ اپنی بیوی کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے والا کریم ہے اور اپنی بیوی کے حقوق کو پامال کرنے والا اور اسے ذلیل کرنے والا شخص کمینہ ہے اس لیے خاوند کو اپنی بیوی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنو! مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اے میری اُمت! تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر زندگی بسر کرے اور بیوی کے ساتھ لطف و مہربانی کرے اور اے میری اُمت! میں تم سب سے اپنے گھر میں بہتر زندگی بسر کرتا ہوں۔

(ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۲۲۷ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ رقم الحدیث ۱۰۰۶۲ الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۹ کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۷۹ مشکوۃ شریف صفحہ ۲۸۲)

حدیث:

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری اُمت! بیویوں کے حق میں میری اچھی نصیحت (Advice) پر عمل کرو (ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو) کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی لہٰذا وہ سیدھی نہیں رہ سکتی اگر تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ گزارا کر سکو اور اگر تم چاہو کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہو گی لہٰذا تم اپنی بیویوں کے بارے میں میری اچھی نصیحت پر عمل کرو اور ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارہ کرو۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۷۵ الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۰ مشکوۃ شریف)

حدیث:

حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اپنی ایمان دار بیوی (Honestwife) کے ساتھ بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک خصلت تمہارے لیے ناپسندیدہ ہے تو دوسری خصلت اس کی پسندیدہ ہو گی۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۷۵ مسند امام احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۲۹۰ رقم ۸۳۳۵ الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۵۵ سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۷۹ مشکوۃ شریف)

**حدیث:**

حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خاوند اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ ایوب علیہ السلام کو ان کی آزمائش پر صبر کرنے سے عطا ہوا اور جو بیوی اپنے خاوند کی بداخلاقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ فرعون کی ایمان دار بیوی آسیہ کو عطا ہوا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۴)

**نوٹ:**

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا خاوند حضرت ایوب علیہ السلام کے درجے کو پہنچ گیا کیونکہ غیر نبی کسی نبی علیہ السلام کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور اجر و ثواب میں مثال بھی صرف ترغیب کے لیے ہے کیونکہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی اور ترغیب و ترہیب کے لیے شریعتِ مطہرہ میں اس کے بے شمار نظائر (Examples) ہیں اور مزید یہ ہے کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جان لینا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک یہی نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حسن و سلوک یہ ہے کہ بیوی جب طیش اور غصہ میں آئے اس کے غصے کو برداشت کیا جائے اور حتی الامکان حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

**حدیث:**

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہوگا۔

(جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۲۸ رقم ۹۸۰، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵ رقم ۴۴۴۳۵، الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۶۲)

## تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے ہمارے وہ بھائی عبرت حاصل کریں جو گھر میں ساری ذمہ داریاں بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے اور اس کے علاوہ گھر سے باہر کسی دُکان پر سبزی دودھ یا کام جو کہ شوہر ہی کرے تو بہتر ہے وہ بھی خود نہیں کرتے۔ وہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کے والی کے عمل سے نصیحت کریں۔ چنانچہ

## حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المذ نبین صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۹)

## حدیث:

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کو اجر و ثواب ملے گا یہ سن کر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلا کر حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارکہ سنا دیا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۹۰)

اسی طرح اگر خاوند بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا۔

## حدیث:

حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں

یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔ (جامع صغیر جلد ا صفحہ ۹۸ رقم ۱۵۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کو خاوند ہونے کی حیثیت سے چاہیے کہ بیوی کی ایذاء رسانی کو احسن طریقے سے برداشت کرے اس کے ساتھ مزاح، خوش طبعی کرے کہ یوں بیوی کا دل خوش ہو جائے گا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔

## شوہر کے لیے عبرت کا مقام:

### حدیث:

حضرت ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھر والوں (بیوی بچوں) پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے۔

(جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ رقم ۸۷۷۸، کنز العمال جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۵ رقم ۲ ۴۲۹۷، طبرانی اوسط جلد ۹ صفحہ ۳۶۹ رقم ۸۷۹۳)

### تشریح و توضیح:

محترم اسلامی بھائیو! حدیثِ مذکورہ میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل و عیال یعنی بیوی بچوں پر تنگی کرنے والا انسان بدترین انسان ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے؟ یہ سن کر سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے اس سے دُور بھاگ جاتے ہیں اور اس سے اس کے نوکر اور غلام بھی سہم جاتے ہیں جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگتی ہے (جیسے کہ اس سے مصیبت ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر غلام راحت محسوس کرتے ہیں۔ (طبرانی الاوسط جلد ۹ صفحہ ۳۶۹)

ہمارے معاشرے کے ہر مسلمان کو حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

فرمانِ عبرت نشان پر غور وخوض کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کیا میں مذکورہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق تو نہیں بن رہا اور اگر ہے تو اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

## مرد کا اپنے گھر کے اخراجات پورے کرنے پر اجر وثواب:

### حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی ومرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد ایک دینار تو فی سبیل اللہ خرچ کرے اور ایک دینار غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور ایک دینار کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرے تو ان سب میں سے زیادہ اجر وثواب اس دینار کا ہے جو خاوند نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(مسلم شریف جلد ا صفحہ ۳۲۲' جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۸' الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۶۱' سنن الکبریٰ البیہقی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷)

### حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان (خاوند) کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل وعیال (بیوی' بچوں' رشتہ داروں) پر خرچ کیا ہوگا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۶۸۹)

### تشریح وتوضیح:

ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے' غلام آزاد کرنے' مسکین پر خرچ کرنے بلکہ ان سب سے بڑھ کر ثواب گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر خرچ کرنے سے ملتا ہے اور خاوند کے لیے بڑی سعادت (Felicity) کی

بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے نیکیوں والے پلڑے میں وہ چیز رکھی جائے گی جو کہ اس نے اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں پر خرچ کی ہوگی اس لیے ان سعادتوں اور انعامات کو پانے کے لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ خرچ کرنے کے معاملے میں اپنے گھر والوں پر تنگی نہ کرے اور بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند جب کھانا کھائے تو بیوی بچوں کے ساتھ مل کر کھائے۔ چنانچہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مرد (خاوند) کھانا کھائے تو اپنے بیوی بچوں کو دسترخوان پر بٹھائے کیونکہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ مبارک بات پہنچی ہے کہ جو گھر والے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں' ان پر اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۹)

اہم نقطہ نظر:

جب گھر کے تمام افراد ایک دسترخوان پر اکٹھے کھائیں تو کوئی اجنبی عورت ان کے ساتھ نہ کھائے' بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بالکل بے تکلف نہ ہو جائے ورنہ خاوند کا بیوی پر سے رعب اُٹھ جائے گا اور وہ خود بھی ادب شرع کی حدود (Boundries) سے تجاوز کر جائے گی اور خاوند کو پیچھے لگا لے گی اور جہنم رسید کر دے گی لہٰذا کوئی کام خلافِ شرع دیکھے تو خاوند اپنی بیوی کو سختی سے منع کرے اسی میں دنیاوی وآخرت کی بھلائی ہے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے اے خاوند (کوڑا ایسی جگہ لٹکائے رکھو) جہاں سے گھر والے (بیوی بچے) اس کو دیکھتے رہیں کیونکہ ان سب کے لیے تادیب ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد ۹ صفحہ ۴۴۷ رقم ۱۷۹۶۳' کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۳ رقم ۴۴۹۲۸)

حدیث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ (خلافِ شرع کاموں میں) عورتوں کے مرضی کے خلاف کرو کیونکہ اسی میں برکت ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۴)

تشریح وتوضیح:

اس مذکورہ قول میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند خلافِ شرع اپنی بیوی کی بات نہیں مانے گا تو اس میں برکت ہے اور اگر خلافِ شرع کے کاموں مثلاً بے پردگی' بے مقصد اس کی ضروریات کو پورا کرنا' گھر وی سی آر اور ٹی وی لے آنا' والدین کی بات پر بیوی کو ترجیح دینا وغیرہ میں بیوی کی اطاعت کرے گا تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہو کر دوزخ کا ایندھن بن جائے گا' بیوی کے حقوق میں یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو رزقِ حلال کھلائے' حرام لقمہ نہ کھلائے کیونکہ حرام کھانے والے کے متعلق سخت وعید۔

حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جسم کی پرورش حرام سے ہوئی وہ دوزخ کا حق دار ہے۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲' مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۱۲۲' شعب الایمان جلد ۵ صفحہ ۵۷)

حدیث:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جا سکے گا۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲)

اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب اپنے اہل و عیال کو حرام کھلائے گا' اللہ عزوجل کی حکم عدولی کرتے ہوئے تو بیوی بچوں کو دوزخ کا حق دار بنائے گا پھر قیامت کے دن بیوی بچے حرام کا لقمہ کھلانے والے باپ اور خاوند کے گریبان کو پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور عرض کریں گے یا اللہ عزوجل! یہ باپ ہے بیوی کہے گی یہ میرا خاوند ہے اس نے ہمیں علمِ دین نہ پڑھایا اور ہمیں حرام کھلاتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں تھا لہٰذا ہمیں اس سے ہمارا حق دِلایا جائے اس مطالبہ پر ان بیوی بچوں کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۴)

## ایک اہم واقعہ:

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا ایک دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں' میں نے دیکھا ایک ہنڈیا ہے اس میں کھولتا ہوا گندھک (Sulphur) ہے' میرے دوست کی بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے اس پر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا میرے اس دوست کو سزا کیوں ملی؟ حالانکہ یہ نیک آدمی تھا اس سوال پر میرے دوست کی بیوی نے بتایا کہ میرا خاوند اگرچہ نیک تھا مگر یہ مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام یہ جائز ہے یا ناجائز اس وجہ سے اسے یہ سزا ملی۔ (سعادت الدارین صفحہ ۱۱۸)

ہم ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ خاوند ہونے کی حیثیت سے اپنی بیوی بچوں کو حرام نہ کھلائے' قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔

## عبرت کے مقام کے متعلق:

پیارے بھائیو! بہنو! دُکھ اس بات کا ہے کہ آج مسلمان کی سوچ غیر مسلموں کی سی ہو گئی ہے کیونکہ کافر لوگ صرف ظاہری دنیا کو جانتے ہیں اور آخرت سے بے خبر

ہیں۔ آج کا مسلمان بھی صرف اور صرف دنیا کو اپناتا ہے اور آج کے مسلمان نے بیوی بچوں کے حقوق پورا کرنے کے لیے حرام اور حلال کی تمیز ہی اُٹھادی ہے۔ ادھر نمازیں بھی ہو رہی ہیں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی ہیں اور تسبیح بھی چل رہی ہے ادھر رشوت بھی عروج پر ہے، دھوکہ فریب سے وہ مال کمایا جا رہا ہے۔ سود کا لین دین بھی چل رہا ہے حالانکہ سود کا اتنا وبال ہے کہ الامان الحفیظ۔

**حدیث:**

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲)

**حدیث:**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر لکھنے والے پر گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۴)

اے آج کے مسلمان ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے سوچ کہ بیوی بچوں کی خاطر تو حرام کماتا ہے اور وہی بیوی بچے قیامت کے دن اس حرام کھلانے سے تیری گردن پکڑیں گے۔ ذرا جاگ مسلمان جاگ! کیا یہ عقل مندی ہے؟ کیا تجھے ہوش نہیں؟ کیا تجھے دنیا کی محبت نے اتنا ہی اندھا کر دیا؟

دِلا غافل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

غلام ایک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

(از رسالہ غفلت صفحہ ۶ از امیر اہل سنت مدظلہ)

## مرد کا اپنی بیوی کے مشترکہ حقوق:

خاوند اور بیوی کے حقوق میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو صرف خاوند کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض صرف بیوی کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض خاوند اور بیوی دونوں کو مشترک طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے۔ خاوند بیوی ایک دوسرے کو نام لے کر نہ پکاریں' یہ شریعت میں ناپسند ہے (Disapproved) اس لیے ایسا نہیں ہونا چاہیے اس کے علاوہ خاوند بیوی کے مشترک حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔

## حدیث:

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔

(مشکوۃ شریف صفحہ ۴۱۵' الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۵۱۱)

## عبرت والا واقعہ:

ایک بزرگ (علیہ الرحمہ) کی بیوی کی طبیعت کرخت تھی جس کی بناء پر آپس میں ناچاقی رہتی' کسی دوست نے اس بزرگ سے پوچھ لیا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے؟ تو فرمایا وہ میری بیوی ہے لہٰذا میں اس کی غیبت کیوں کروں۔ بعد میں اس بزرگ نے طلاق دے دی تو پھر اسی دوست نے پوچھا اب تو وہ آپ کی بیوی نہیں رہی اب آپ اس کے متعلق کچھ بتائیے یہ سن کر فرمایا اب میرا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہا لہٰذا میں کیوں کسی بے گانی عورت کی غیبت کروں تو پتا چلا کہ کبھی بھی خاوند بیوی ایک دوسرے کی بُرائی نہ بیان کریں عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے تو ان کو اس واقعہ سے

سبق حاصل کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترک حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو کسی خلافِ شرع کام پر نہ اُکسائیں اور اگر بالفرض خاوند بیوی کو خلافِ شرع کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند بیوی سے یہ کہے تو بے پردگی کر' فیشن کیا کر' باریک کپڑے پہنا کر جس سے جسم نظر آئے وغیرہ وغیرہ تو بیوی کو چاہیے بالکل انکار کردے اور اسی طرح اگر بیوی خاوند کو خلافِ شرع کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند کو کہے کہ مجھے گھر میں ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل لگوا دیں یا کہ تم اپنی داڑھی کاٹ دو' نماز نہ پڑھا کرو اور دینی اجتماعات پر نہ جایا کرو وغیرہ وغیرہ کاموں کے متعلق کہے تو خاوند کو چاہیے کہ انکار کردے کیونکہ

حدیث:

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کام میں اللہ عزوجل کی نافرمانی لازم آتی ہو وہاں کسی کی بھی مخلوق میں سے اطاعت اور پیروی نہیں کی جائے گی۔

(مشکوۃ شریف صفحہ ۳۲۱' جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۵۸۵)

اس لیے معلوم ہوا کہ خاوند اور بیوی حرام کاموں میں اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے کاموں میں کسی کی بھی بات نہیں مانی جائے چاہے وہ خاوند ہو چاہے وہ بیوی ہو چاہے وہ والدین استاد پیر و مرشد ہوں۔ اللہ عزوجل ہمیں دین اسلام پر چلنے والا بنائے۔ آمین

اور اس کے علاوہ میاں بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ نیک کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون فرمائیں جیسا کہ

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بندے پر رحمت نازل کرے جو رات کو تہجد کے لیے اُٹھا اور نمازِ تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی اُٹھایا اور اس نے بھی نمازِ تہجد پڑھی اگر بیوی نہ اُٹھے تو خاوند اپنی بیوی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے تا کہ وہ اُٹھ کر نمازِ تہجد پڑھے اور اسی طرح دوسرے تمام اچھے کاموں میں خاوند بیوی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک کام میں تعاون کرو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۰۹)

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترک حقوق میں یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی جنسی تعلق یعنی آپس کے ملاپ کا کسی کے سامنے ذکر نہ کریں، نہ خاوند کسی کے سامنے بیان کرے نہ ہی بیوی کسی عورت کے سامنے بیان کرے کیونکہ حدیث رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم میں سخت ممانعت (Prohibition) آئی ہے اور ایسے لوگوں کو بدترین کہا گیا ہے جیسا کہ

حدیث: ابو سعید خدری رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں بدترین وہ خاوند اور بیوی ہیں جو آپس میں ہم بستر ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے کردار کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ (مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۴۶۴، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷۶)

اللہ عزوجل ہمیں اس سے بچنے کی توفیق دے۔ خاوند اور بیوی کے مشترک حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کسی بدمذہب اور بے ادب گستاخِ رسول اور کسی شرابی بدکار کے ساتھ نہ کرے اس لیے تو حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

حدیث:

حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری اُمت! تم بدعقیدہ لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے دُور رکھو، تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں

مبتلا نہ کردیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۲) اس لیے خاوند بیوی کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی شادی اچھے گھر اور خاندان میں کرے اور اس کے علاوہ جب کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی ظالم یا فاسق یا بدمذہب یا کسی شرابی سے کردیا تو اس نے اپنے مذہب کا نقصان کیا اور اس نے اپنے آپ کو رب عزوجل کی ناراضگی میں پیش کردیا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۳)

## ایک درخواست،

موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بڑی رسمیں لوٹ آئی ہیں' ان رسموں میں ایک یہ بھی ہے کہ برادری سے باہر رشتہ نہیں کرنا خواہ کسی شرابی' بدمعاش' سودخور' دنیادار اور بلکہ بے ادب اور بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ کر دیتے ہیں مگر برادری سے باہر نہیں کرتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دین دار' اچھے اخلاق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو۔

## حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نکاح میں چار باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے:

(۱) مال

(۲) برادری

(۳) حسن وجمال اور

(۴) دین

لہٰذا اے میری اُمت! تم دین کو ترجیح دو۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۶۷' الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۵)

اللہ عزوجل ہمیں توفیق دے کہ سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

## خلع کا بیان

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کو اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم صفحہ ٦)

## شوہر کا ایسی بیوی کو طلاق دینا جو نماز، روزہ کی پابند نہ ہو:

اگر بیوی نماز، روزہ کی پابندی نہ کرے تو خاوند کو طلاق دینا جائز ہے مگر بغیر وجہ شرع ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا کسی اور کو ایذاء دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی۔

## حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا حق مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ خدا عزوجل کی بارگاہ میں میری پیشی ہو یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاروں۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم صفحہ ٦)

## شوہر کا کس صورت میں طلاق دینا جائز ہے:

بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ عورت سے جماع کرنے پر قدرت نہیں ہے اور اس کے ازالہ (Removal) کی بھی صورت نظر نہیں آتی، ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچاتا ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت حصہ ہشتم صفحہ ٦)

## حالتِ نشے میں طلاق:

خاوند نشے میں ہے اس نے اگر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی کیونکہ نشے والا عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی

اور چیز سے یا افیون کے نشہ میں طلاق دے جب بھی طلاق ہو جائے گی۔

(درمختار فتاویٰ عالمگیری)

## ایسے نشے کی حالت میں طلاق نہ ہوگی

ایسے نشے میں طلاق واقع نہیں ہوگی کہ کسی نے مجبور کر کے خاوند کو نشہ پلا دیا یا حالتِ اضطراری میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم صفحہ ۵)

## شوہر کا اے طلاقن کہہ کے پکارنا:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقن یا اے طلاق یافتہ کہہ کر پکارے اور کہتا ہے کہ میرا مقصد اسے گالی دینا تھا' طلاق دینا نہ تھا تو ایسی صورت میں اسے طلاق ہو جائے گی یا اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ کیونکہ یہ عورت پہلے طلاق یافتہ تھی۔ (شوہر اوّل) کی اور اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری)

## بیوی کو طلاق اور حلالہ:

کئی بار طلاق دینے سے عورت خاوند پر حرام ہو سکتی ہے جب طلاقیں تین تک پہنچ جائیں پھر وہ عورت اس کے لیے بے حلالہ کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان پھر اگر تیسری طلاق دی تو اب عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ (سورۃ البقرہ ۲۳۰)

کیا جو شخص اپنی بیوی کو دس بار طلاق دے تو کیا وہ عورت بغیر حلالہ اس کے حلال ہو سکتی ہے؟ جس شخص نے دس طلاقیں دیں' تین سے طلاق مغلظہ ہوگی باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء (Derision) تھی بغیر نکاح کے تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہو سکتی اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی جب تک کہ حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزارے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو پھر وہ

طلاق دے دے یا مر جائے بہر حال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

اگر کوئی شخص بغیر حلالہ کیے مطلقہ کے ساتھ رہے' طلاق دینے والا خاوند محبت کرتا رہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس کی اولاد کیسی ہے اور اس کی جائیداد کی مستحق ہوگی؟ یا نہیں؟ وہ محبت زنا ہوگی اور اگر مسئلہ معلوم ہے تو یہ زانی ہے اور شرعاً سزائے زنا کا مستحق ہے اور اس کی اولاد ولدالزنا اور جائیداد سے محروم رہے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۹)

جب حرام ہونا معلوم ہے تو یہ زنا ہے اور اس میں برابر ہے کہ تین طلاقیں ایک ساتھ یا متفرق۔ (ردالمحتار)

## مجنون شوہر کی طلاق:

مجنون کی طلاق باطل ہے وہ لاکھ مرتبہ بھی طلاق دے' ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہوگا نہ اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے اور کھانا پینا اور مکان میں رہنا منافی جنون نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۷)

## بیوی طلاق کا اقرار اور شوہر دینے سے انکار کرے:

عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا تو عورت صبر کرے یا پھر جس طرح بھی ممکن ہو' خاوند سے طلاق حاصل کرے جب کہ عورت کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے' فضول ہے تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور عورت کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہو سکے روپیہ وغیرہ دے کر خاوند سے چھٹکارا حاصل کرے اور اگر اس طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

## ہنسی مذاق میں طلاق جائز یا ناجائز کے متعلق:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا حدیثِ مبارکہ میں ہے:

## حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ انہیں کوئی قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں (یعنی ان درج ذیل تین چیزوں کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے)

(۱) نکاح

(۲) طلاق

(۳) رجعت

(ابوداؤد شریف جلد۲ صفحہ۱۶۳ کتاب الطلاق رقم ۲۲۸)

معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیوی کو کوئی شخص مذاق میں بھی طلاق دیتا ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

## اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تفصیل:

میرے آقا امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، اعلیٰ حضرت الحافظ القاری علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق بخوشی دی جائے خواہ بہ جبر، واقع ہو جائے گی۔ نکاح شیشہ ہر طرح سے ٹوٹ جائے گا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۱۲ صفحہ ۳۸۵)

## دل میں طلاق کا خیال لانے سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (تفصیل)

علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب

تک زبان پر نہ لائے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف نیت سے طلاق نہیں ہوسکتی اگرچہ دل میں سو بار نیت کرے جب تک زبان سے لفظ نہ کہے گا' طلاق نہ ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۳)

## طلاق دینا کس طرح جائز ہے؟

طلاق دینے کے لیے تین طریقے ہیں:

(۱) طلاق احسن

(۲) طلاق سنت

(۳) طلاق بدعت

### ۱)......طلاقِ احسن:

احسن طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دے اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کرے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پوری کرے اور عدت پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے یا بغیر حلالہ کیے وہ نئے نکاح کے ساتھ اس مرد کے پاس آسکتی ہے۔

### ۲)......طلاقِ سنت:

طلاقِ سنت یہ ہے کہ تین طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق اور اس طہر میں جماع نہ کرے اس کے بعد عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرے۔ یہ طلاق مغلظہ ہوگی اس کے بعد اس شوہر سے بغیر حلالہ کیے نکاح نہیں کرسکتی۔

### ۳)......طلاقِ بدعت:

طلاقِ بدعت یہ ہے کہ یہ کلمہ واحد میں ایک ساتھ تینِ طلاقیں دے دے اگر اس

نے ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مرد گناہ گار ہوگا اور بغیر حلالہ کیے وہ عورت اس شوہر کے پاس نہیں جا سکتی۔ (قدوری شریف)

## خاوند کا اپنی بیوی کو سو طلاقیں دینے کے بعد حکم:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ

## حدیث:

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کے ساتھ مذاق کیا۔ (بہار شریعت حصہ ہشتم)

## ماں بننے کے دوران مرد کا عورت کو طلاق دینا کیسا عمل ہے؟

مرد نے اگر اپنی بیوی کو حمل کے دوران طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے اس لیے مرد کو عورت کا نان و نفقہ اس کے وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک دینا ہوگا۔

(بہار شریعت حصہ ہشتم)

## طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ:

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا خرچ شرعاً مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے۔ پرورش کی میعاد (Period) شریعتِ مطہرہ نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر بچہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کھانا پینا اور استنجاء کر لیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

## طلاق و موت کی میعادِ سوگ عدت کی تعریف:

عدت کی تعریف یہ ہے کہ نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا ایک زمانے تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم)

## موت کی عدت کتنی ہے:

قرآن پاک کی رو سے بیوہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کا حمل نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ ترجمہ کنز الایمان "اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں" اور حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

## حدیث:

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۷۲ کتاب الجنائز رقم ۱۲۰۵)

## ماں بننے والی عورت کی عدت کے متعلق بیان:

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی مدتِ عدت وضعِ حمل ہے۔ (درمختار)

## اگر عورت کے ایام عدت میں حمل ضائع ہو جائے تو:

اگر عورت عدت میں ہے اور اس کا حمل ساقط (Abortion) ہو گیا اور بچے کے اعضاء بھی بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی خواہ یہ اسقاط اس کے شوہر کے انتقال کے ایک منٹ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم)

## موت کی عدت کا شمار:

عورت کے خاوند کا انتقال اگر پہلی تاریخ کو ہوا تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ ایک سو تیس دن شمار کیے جائیں گے۔ (درمختار)

چار ماہ دس دن ہے اور یہ دسویں رات بھی شمار کی جائے گی۔

(بہار شریعت حصہ ہشتم)

## ایسی لڑکی جو نابالغ ہو اس کا شوہر مر جائے تو اس کی عدت کی مدت کیا ہوگی؟

اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو اس لڑکی پر عدت ہے وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا عورت نابالغہ ہو یا دخول ہوا یا نہ ہوا موت کی عدت چار ماہ دس دن ہے بشرطیکہ حمل نہ ہو۔

(جوہرہ، بہار شریعت حصہ ہشتم)

## بیٹی کی رخصتی سے پہلے خاوند کی وفات ہو جانے پر عدت:

اگر کسی عورت یا لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کا نکاح ہو چکا تھا اور رخصتی عمل میں آئی یا نہ آئی دونوں صورتوں میں اسے عدت گزارنا ہوگی۔

(بہار شریعت حصہ ہشتم)

## بوڑھی عورت کے شوہر کے مر جانے پر بھی عدت فرض ہے؟

جی ہاں! اگر بوڑھی عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو بھی عدت گزارے گی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ ترجمہ کنز الایمان

"تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں۔" (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۴)

## بیوہ عورت اپنی عدت کہاں گزارے:

عدت والی عورت شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی وہیں عدت گزارے اگر وہ

کرائے کا مکان ہے تو اس کے سسرال والے اس مکان کا کرایہ ادا کریں گے اگر عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے کیونکہ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اسے چھوڑ نہیں سکتی اور اگر عورت تنہا ہے اس کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں تو عورت کا کوئی محرم رشتہ دار (یعنی باپ بھائی) اس کے پاس رہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت حصہ ہشتم)

## بیوہ کا عدت میں کسی ڈاکٹر کے پاس جانا:

اگر کوئی عورت عدت میں ہو اور کوئی ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ کا اس کے گھر میں آنا ممکن ہو تو عورت کا باہر جانا حرام ہے لیکن اگر ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ گھر نہ آتے ہوں تو ضرورۃً باہر جا سکتی ہے لیکن واپسی میں جلدی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ باب العدت)

## طلاق شدہ بیوی کی عدت:

قرآن پاک کی رو سے طلاق والی عورت کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ ترجمہ کنزالایمان

"طلاق والیاں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں۔"

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۸)

## خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق:

اگر خلوتِ صحیحہ یا وطی سے پہلے ہی عورت کو خاوند نے طلاق دے دی تو عدت نہیں؛ طلاق کے فوراً بعد عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ترجمہ کنزالایمان "اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۹)

## عورت کا عدت کے دوران بالوں کو سنوارنا:

عورت کا عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بہار شریعت حصہ ہشتم)

## عدت میں بالوں پر تیل کا استعمال کرنا:

عذر کی وجہ سے عدت والی عورت عدت کے دنوں میں تیل اس وقت استعمال کر سکتی ہے کہ اس کا استعمال زینت کے ارادے سے نہ ہو لہٰذا ایسی عورت کو درد سر کی وجہ سے تیل لگانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

## مسلم عورتوں کے لیے پردے کا شرعی حکم:

محترم اسلامی ماؤ! بہنو! دین اسلام ایک ایسا زندگی گزارنے کا وہ مبارک و بابرکت دین ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو پا سکتے ہیں اور اسی دین اسلام کے احکام میں سے ایک حکم عورت کا پردہ بھی ہے کہ جس کو اپنا کر ایک عورت اچھی ماں، بیٹی، بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

## عورت کا مطلب (لغوی، لفظی):

عورت کے لغوی اور لفظی معنی ہیں چھپانے کی چیز اور حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ عورت "عورت" (یعنی چھپانے والی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی شریف، کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۷)

## تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے اس لیے بلا ضرورت شدیدہ کے عورت گھر سے باہر قدم نہ نکالے کہ عورت جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے، شیاطین (Devils) گناہ کے لیے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اس سے مراد انسانی شیاطین، فاسق، فاجر، آزاد و اوباش لوگ ہو سکتے ہیں جو عورتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں اور چائے کی دکانوں میں بیٹھ کر یہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھیے بے پردہ سکول کی لڑکیوں اور عورتوں کو کس طرح جھانکتے اور

دیکھنے کا موقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔ عورتوں کے لیے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے کہ ان کی بے پردگی سے فائدہ اُٹھا کر ایسے لوگ آنکھوں سے زنا کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ عورتیں بن سنور کر ان اوباشوں (Vagabonds) کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں اس گناہ میں دونوں شریک ہیں جہاں مرد گناہ گار ہیں وہاں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے' ان کو زنا کی دعوت اور رغبت اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے اس وجہ سے اوّل تو یہ بے پردہ نکلتی ہیں پھر اچھے عمدہ بھڑک دار کپڑوں میں ملبوس ہو کر چلتی ہیں' یہ اس لیے ایسا کرتی ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں' مرد نہیں تو عورت ہی سہی باہر نکل کر وہ شوہر کے لیے زینت نہیں کرتیں بلکہ دوسرے مردوں کے لیے ایسا کرتی ہیں جب عورتیں ایسا کریں تو ان کو ان کے ماتحتوں کو روکنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دیکھیے شادی اور دیگر تقریبات میں جب عورتیں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں کس طرح جسم اور لباس کی نمائش کرتی ہیں عموماً شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رائج ہو گیا ہے کہ کپڑے' سبزی' ترکاری اور دیگر خاندانی ضروریات کے لیے عورتیں ہی جاتی ہیں حالانکہ شریعت میں عورتوں کو جماعت میں شرکت اور مسجد جانے سے احتیاطاً روکا گیا ہے جو کہ دین اسلام کا ایک اہم باب ہے تو بازاروں میں جو بدترین مقامات ہیں وہاں عورتوں کو کیسے کھلے عام جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مردوں نے دین کی دُوری اور غفلت کی وجہ سے یا آزادیٔ نسواں کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے ان ساری قباحتوں (Defects) کا دروازہ کھل گیا جن کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا۔

آج کے دور میں پردہ ضروری ہے:

جی ہاں! آج کل بھی پردہ ضروری ہے لہٰذا چند باتیں اگر پیش نظر رہیں تو ان شاء

اللہ عزوجل پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ۔

ترجمہ کنزالایمان ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔'' (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ''اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کا ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔''

(خزائن العرفان صفحہ ۶۷۳)

افسوس موجودہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت والی بے پردگی پائی جارہی ہے یقیناً جیسے اس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا اب بھی ہے۔

## شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

شرعی پردہ سے مراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ پنڈلی وغیرہ اجنبی شخص (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اجازت شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ولی نعمت، مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان

بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا حرام قطعی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۷)

## آسان لفظوں میں پردہ کرنے کا طریقہ:

بہترین پردہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی برقع اوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے مگر دستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اُٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر سیڑھی اور گلی محلہ وغیرہ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح برقع (Veil) نہ اُٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

## بے حیائی (بے پردگی) سے بچنے کی فضیلت:

ایک دن سخت قحط سالی ہوئی لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا بابا نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی امی جان (علیہ الرحمہ) کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی یا اللہ یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، مولیٰ عزوجل اسی کے صدقے رحمت کی برکھا برسا دے ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارش شروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۲۹۴)

ذرا غور کیجئے کہ اس باپردہ عورت کے دامن کے دھاگے کی وجہ سے وسیلے سے اللہ عزوجل نے بارش عطا کردی۔ اے اللہ عزوجل! ہماری اسلامی ماؤں، بہنوں کو

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کے صدقے شرعی پردہ نصیب فرما۔ آمین

## بیوہ کو کس کس سے پردہ کرنے کا حکم ہے:

ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو ان سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پردہ صرف ان سے نادرست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں ان سے نکاح ممکن نہ ہو جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہے جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) نیز چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ، دیوران (سب) سے پردہ واجب ہے اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ سے) علاقہ نسب خونی رشتہ نہیں بلکہ علاقہ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ یا علاقہ مہر (سسرالی رشتہ) جیسے خسر، ساس، داماد، بہو ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے (یعنی ان سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں جائز) اور بحالتِ جوانی یا احتمال فتنہ (Apprehension of Sedition) (یعنی فتنے کے امکان ہیں)۔ پردہ کرنا مناسب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵)

## خاتون کو کس کس سے پردہ نہ کرنے کا حکم:

اللہ عزوجل نے اس کا قرآن مجید میں واضح بیان فرمایا ہے کہ عورت کس کس سے پردہ نہ کرے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان:

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دِکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ عزوجل کی طرف توجہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔" (سورۂ نور آیت نمبر ۳۱)

قرآن پاک کی اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کس کس مرد سے پردہ نہ کرے۔

**شوہر کے چھوٹے بھائی سے پردہ:**

عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے مگر افسوس آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذہن ہی نہیں اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے مگر ہمت نہیں ہارنی چاہیے' ان مشکل حالات کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب حضور مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نور عین شہزادیٔ کونین مادرِ حسنین' سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اس کا پُرتپاک استقبال فرمائیں اس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان' دو جہان کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کی انجمن میں پہنچائیں۔ چنانچہ دیور سے پردہ کے متعلق حدیثِ مبارکہ پڑھیے اور عبرت حاصل

کیجیے۔ حدیث نمبر ۱ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا (تو) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔

(بخاری شریف جلد ۳ صفحہ ۱۱۸ کتاب النکاح، مسند امام احمد جلد ۴ صفحہ ۱۴۷۔۱۵۳، فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۷)

تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دیور کو عورت کے حق میں موت کہا گیا ہے یعنی دیور بھابھی کے لیے موت ہے جس طرح موت ہلاکت کا باعث ہے اسی طرح بھابھی کے لیے دیور ہلاکت یعنی دوزخ اور جہنم کا باعث ہے اس حدیث مذکورہ کا مزید مفہوم یہ ہے کہ جس طرح موت سے آدمی بچتا ہے اسی طرح دیور سے بھابھی کو ایک دوسرے سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اصل میں بھائی کی بیوی ہونے کی وجہ سے شیطان یہاں بہت دخل دیتا ہے اسی وجہ سے ہمارے ماحول میں دیور کا بھابھی سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی بلکہ بے حیائی تک کی باتوں کے کرنے کا ماحول ہے، سب حرام ہے ناجائز ہے، دیور کا بھابھی سے بے پردگی اور ہنسی مذاق ایک حق سمجھا جاتا ہے یہ غیر مسلموں کے ماحول سے پیدا ہوا ہے۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ بھابی سے پردہ کریں۔
اے ہماری بہنو! بیٹیو! آج اس حقیری دنیا میں دیور سے پردہ کرلو اور ان سے ہنسی مذاق بند کرو گناہ کی بات سے بچو اور کل جنت میں مزے کی زندگی گزارو۔

گھر میں پردہ کرنے کا ذہن کیسے بنایا جائے:

گھر میں پردے کا ذہن بنانے کے لیے اپنے گھر میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت،

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیفات مثلاً فیضانِ سنت پردے کے بارے میں سوال و جواب وغیرہ کا درس جاری کریں اور مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے رسالہ جات اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنا سنا کر اور انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھے ان کے لیے دل سوز (Pathetic) کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیے۔ خود کو اور اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کڑھن پیدا کیجیے اور اس کے لیے کوشش جاری رکھیے مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازمی کر لیجیے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہے' وہ گرمی' سے نہیں ہوتا''

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

**گھر کی عورتوں کو بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے:**

جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں' وہ ''دیوث'' ہیں۔

**حدیث:**

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

(۱) دیوث

(۲) مردانی وضع بنانے والی عورت

(۳) شراب نوشی کا عادی (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۵۹۹ رقم ۷۷۲۲)

## تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باوجود قدرت اپنی زوجہ ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سنٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتہ داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دیوث، جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دیوث اخبث فاسق (ہے) اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور پڑھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۵۸۳)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

## لڑکے کے بالغ عمر کے متعلق بیان:

ہجری سن کے حساب سے ۱۲ اور ۱۵ سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا مشت زنی (Hand Practice) وغیرہ کے ذریعے) انزال ہو یا سوتے میں احتلام ہوا یا اس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی تو اسی وقت بالغ ہو گیا اور اس پر غسل فرض ہو گیا اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق پندرہ برس کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔

(الدر المختار جلد ۹ صفحہ ۲۵۹)

## لڑکی کے بارے میں کہ کب بالغ ہوگی؟

ہجری سن کے حساب سے نو اور پندرہ سال کی عمر کے دوران احتلام ہو یا حیض آ جائے یا حمل ٹھہر جائے تو لڑکی بالغہ ہوگئی۔ ورنہ ہجری سن کے مطابق پندرہ سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (الدر المختار جلد ۹ صفحہ ۲۵۹)

## لڑکی کو کتنی عمر میں پردہ کرنا واجب ہے؟:

میرے آقا محبوب مرشدی حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو تو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب ہے اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد سخت تاکید ہے کہ یہ زمانہ قریب بلوغ و کمال اشتہاء کا ہے (یعنی بارہ برس کی عمر لڑکی کے بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے) (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۳۹)

## کیا استاد سے بھی پردے کا حکم ہے:

جی ہاں! استاد سے بھی پردہ ہے مثلاً بچپن میں کسی نامحرم سے قرآن پاک پڑھتی تھی اور اب بالغہ ہوگئی تو اس استاد سے بھی پردہ فرض ہوگیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رہا پردہ اس میں استاذ غیر استاذ عالم وغیرہ عالم پیر سب برابر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۳۹)

## کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی اس کے بارے میں بیان:

جی ہاں! عورت مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ

### حدیث:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں دونوں حضورمکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں (ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں۔ (ترمذی)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے ویسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا جرم ہے' یا کچھ فرق ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے' کچھ فرق نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۱)

## چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟:

ہماری مسلمان ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو چادر اور چار دیواری کی تعلیم خود اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں دی ہے۔

چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ۔

ترجمہ کنزالایمان ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔'' (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳)

دیکھا آپ نے عورت کے لیے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں اور نہ ہی علماء مفسرین محدثین کا حکم ہے بلکہ ہم سب کے پالنے والے رب عزوجل کا فرمان ہے۔

قیامت کے دن نور سے محروم عورت:

حدیث:

حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت غیر مردوں پر اپنی زینت ظاہر کرنے کے لیے دامن گھسٹتے ہوئے چلے گی' قیامت کے دن وہ نور سے محروم (Deprival) اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہوگی۔ (ترمذی شریف)

تیار ہو کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے:

حدیث:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عورت عطر لگائے اور لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ زانیہ ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۹)

یہ اس لیے اس عورت کو جو کہ بازاروں میں عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے زانیہ (Whorf) ہے کیونکہ عرب کے ماحول پر عطر لگانا عورت کا زینت میں شمار تھا' عورتوں کا معطر ہو کر راستوں پر گزرنا ظاہر ہے کہ اس کا مقصد مردوں کو لطف اندوز کرنا اور متوجہ کرنا اور ایسی زینت اختیار کرنا جس سے اجنبی شخص متوجہ ہو ان کو زنا کی دعوت اور زنا کی جانب اُبھارنا ہے اسی طرح پاؤڈر کریم اور بن سنور کر بازاروں' پارکوں میں جانا اور سیر کرنا جو کہ آج شہروں اور امیر زادیوں میں خصوصی رائج ہے۔ یہ حرام ہے اور ایسی عورتیں زانیہ ہیں۔ ان کا ذہن ہوتا ہے کہ جوان لڑکوں میں ہمارے تذکرہ ہو اللہ عزوجل کی پناہ زنا ہے۔ کنواری عورتوں کا بن سنور کر باہر نکلنا آج معاشرے میں حد درجہ عام رائج ہے۔ اس دور میں شہروں سے اور تعلیم یافتہ گھروں سے تو پردہ اُٹھتا ہی جا رہا ہے۔ شادی سے قبل تو پردا ان کو بالکل بھاتا ہی نہیں۔ ایک

عیب اور ذلت کی بات سمجھتے ہیں اور بعض کی مثالیں راقم الحروف (اقبال عطاری) پیش کر سکتے ہیں کہ بعض ماؤں سے مدنی التجا کی اپنی بیٹیوں کو پردہ کروائیں تو وہ کہہ دیتی ہیں ہمارے خاندان میں پردہ کا رواج نہیں۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کا پردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے اس لیے پردہ نہیں کرتیں۔ استغفر اللہ! اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

آج اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ذہن غیروں سے خلط اور متاثر ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ غیروں کی عورتیں بن سنور کر آزاد پھرتی ہیں اور لوگوں کو کم از کم آنکھ سے زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے ماحول میں یہ سب فخر اور فیشن کی بات ہے لیکن ہمارے اسلامی ماحول میں تو یہ لعنت اور غضب خداوندی کا باعث ہے۔ یاد رکھیں ہمارا مذہب اسلام اپنی تہذیب' اپنے کلچر اور زندگی گزارنے کا ایک معیار رکھتا ہے۔

## عورت کے رہنے والے اپنے دو مقام:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے دو ہی مقام قابلِ ستر ایک شوہر کا گھر اور دوسرا قبر۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱)

### تشریح وتوضیح:

مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے لیے پردے کی جگہ جہاں وہ امن وعافیت سے بلا گناہ کے رہ سکیں یا تو شوہر کا گھر ہے یا پھر موت کے بعد قبر اس کے علاوہ باہر نکلنا بازاروں' پارکوں' رشتہ داروں میں بلاضرورت گھومنا یہ ستر اور پردے کے خلاف ہے

لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ملازمت کرتی ہیں وہ درست نہیں چونکہ اس میں اجنبی مردوں سے خلط اور ان سے ربط ضبط کا موقع ملتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے۔ آج کل شہر کی عورتیں سہولت کی وجہ سے آفسز میں ملازمت کرنے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتیں، یہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے اور بڑی بےحیائی کی بات ہے۔ عورتوں کی ملازمت درست نہیں کاش ہماری اسلامی بہنیں عزت عفت کے ساتھ تھوڑی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزار لیں اور اس کے بعد آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی نعمت حاصل ہوگی۔ اے ہمارے اللہ عزوجل! ہماری اسلامی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو حیا کی چادر عطا فرما۔ آمین۔ کاش میری اسلامی بہنیں سبھی مدنی برقع پہنیں

انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

## عورت کا اپنے سر کے بال کٹوانا اور لڑکوں جیسے بال رکھنا کیسا ہے؟

عورت کا سر منڈوانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۴)

اور عورت کا مردانہ بال کٹوانا ناجائز و گناہ ہے۔ (درمختار و ردالمختار جلد ۹ صفحہ ۱۹۷)

## عورت ہیجڑے سے پردہ کرے:

عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے کیونکہ یہ بھی مرد کے حکم میں ہے، پس حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ہیجڑا مرد ہے۔ جماعت میں یہ مردوں ہی کی صف میں کھڑا ہوگا''۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ ص ۱۷۰)

## حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

(طحاوی شریف ۳۵۷)

## تشریح وتوضیح:

عورتوں کو اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہے' پردے میں زندگی گزارے' جانب غیر محرم سے خلط ومخالفت کی نوبت نہ آئے اور اگر سفر کی شدید ضرورت پیش آجائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ پردے کے خلاف ہے ہاں اگر سفر کرے گی تو کسی محرم کے ساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کرسکتی ہے۔

## عورتوں کا جنازے پیچھے جانے کے بارے میں:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو جنازے کے پیچھے جانے میں کوئی ثواب نہیں۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۳)

### حدیث:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہ عورتوں پر غزوہ اور جہاد ہے' نہ جمعہ ہے اور نہ نمازِ جنازہ میں جانا ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۹)

## تشریح وتوضیح:

عورتوں پر پردہ فرض ہے' ان کو فرض نماز کے لیے بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے' ان کے لیے جماعت مشروع نہیں ہے' ان پر جمعہ' عیدین کی نماز نہیں اسی طرح ان پر نہ نمازِ جنازہ ہے اور نہ جنازے کے ساتھ چلنا ہے۔

## فیشن کر کے اپنے گھر سے نکلنے والی عورت قیامت کے دن سخت تاریکی میں:

**حدیث:**

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ رسول سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت فیشن کر کے ناز وادا سے چلتی ہے' قیامت کے دن سخت ظلمت وتاریکی میں رہے گی۔ (ترمذی شریف صفحہ ۲۳۰' جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۴۹۷)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیشن کی نمائش (Show) اپنے چلنے کی ہیت اور رفتار سے ظاہر کرے۔

## عورتوں کو بہت اہم ضرورتوں پر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت:

**حدیث:**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۳)

**تشریح وتوضیح:**

اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں۔ آج کل عورتوں کا باہر نکلنا عام ہو گیا لیکن شریعت نے اسے منع کیا ہے ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی وہ بھی اسی طرح کہ مرد نہ ہوں' مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جا سکتی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو خود یا اپنے بچوں کو لے کر اور گھر میں اس کے علاوہ اور کوئی مرد نہ ہو تو جا سکتی ہے یا رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہو یا شادی ہو یا موت یا ولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں تو جا سکتی ہے مگر ان

تمام مواقع پر پردے کا خصوصی خیال رکھیں اور مدنی برقع پہن کر جائیں۔

## عورتیں گلی محلے بازاروں میں کس طرح چلیں:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں ہاں مگر یہ کہ شدید ضرورت پیش آجائے اور وہ چلیں تو راستے کے کنارے پر چلیں۔ (کنز العمال شریف جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۳)

## نظر پھیر لو:

### حدیث:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق جب دریافت کیا تو فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔ (مسلم شریف رقم ۲۱۵۹)

## جان بوجھ کر نظر مت ڈالو:

### حدیث:

حضور سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالیں اور دوبارہ نظر نہ کریں) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ابوداؤد شریف)

## نظر کی حفاظت کے متعلق فضیلت:

### حدیث:

حضور پُرنور شافع روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو مسلمان

کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلا قصد پھر اپنی نظر نیچی کر لے' اللہ عزوجل ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذت (Taste) پائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل رقم ۲۲۳۴۱)

## شیطان کا زہریلا تیر:

### حدیث:

حضور پُرنور فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قدسی ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر (Poison) میں بجھا ہوا تیر ہے۔ پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔ (طبرانی کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ رقم ۱۰۳۶۲)

## آنکھوں میں آگ بھر دی جانے کے بارے میں:

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پُر کرے گا' قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں آگ (Fire) بھر دی جائے گی۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۰)

## برقع پوش عورت کی حکایت:

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوب صورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار علیہ الرحمہ انتہائی متقی' پرہیز گار' بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے سفرِ حج کے دوران مقام ابواء پر اپنے خیمے میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ علیہ الرحمہ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے' ناگاہ برقع پوش اعرابیہ (دیہاتی عورت) آپ علیہ الرحمہ کے خیمے میں داخل ہوئی اس نے

چہرے سے نقاب اُٹھا دیا اس کا حسن بہت زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا۔ کہنے لگی مجھے کچھ دیجیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سمجھے روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی میں وہ چاہتی ہوں۔ آپ علیہ الرحمہ نے خوفِ خدا سے لرزتے ہوئے فرمایا تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے' اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر مبارک کو گھٹنوں میں رکھا اور با آوازِ بلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر نقاب پوش اعرابیہ گھبرا کر تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے خیمہ سے باہر نکل گئی جب آپ علیہ الرحمہ کا رفیق آیا اور اس نے دیکھا کہ رو رو کر آپ نے آنکھیں سجا دی ہیں اور گلا بٹھا دیا ہے اس نے سبب گریہ دریافت کیا۔ آپ علیہ الرحمہ نے اوّلاً ٹال مٹول سے کام لیا مگر اس کے پیہم اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ اس نے عرض کی مجھے زیادہ رونا چاہیے کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کر سکتا۔ دونوں حضرات روتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہو گئے' طواف سعی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان بن یسار علیہ الرحمہ حطیم کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے اتنے میں اونگھ (Nodding) آ گئی اور عالمِ خواب میں پہنچ گئے۔ ایک حسن و جمال کے پیکر' دراز قد بزرگ نظر آئے۔ حضرت سیدنا سلیمان بن یسار علیہ الرحمہ نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا (میں اللہ عزوجل کا نبی) یوسف (علیہ السلام) ہوں۔ عرض کی یا نبی اللہ! زلیخا کے ساتھ آپ کا قصہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا مقام ابواء پر اعرابیہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقعہ عجب تر ہے۔ (احیاء العلوم ۲ صفحہ ۱۳۰) دیکھا آپ نے حضرت سلیمان بن یسار نے خود چل کر آنے والی برقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوفِ خدا عزوجل سے خوب روئے جس کے نتیجے میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ علیہ الرحمہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنس مخالف لاکھ

دل لبھائے اور گناہ پر اُکسائے مگر انسان کو چاہیے کہ ہرگز اس کے دام تزویر میں نہ آئے ہر صورت چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر وثواب کمائے۔

## خاتون اجنبی گھر میں کام کرسکتی ہے کہ نہیں؟

عورت کو پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے اجنبی (Stranger) کے گھر ملازمت کرسکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر پانچ شرطیں ہیں اور ان میں ایک' ایسی عورت جو اجنبی کی ملازمت کرے اس کے کپڑے باریک نہ ہوں جس سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ دوسرا کپڑے تنگ و چست جو بدن کی ہیات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی) ظاہر کرے۔ سوم بالوں یا گلے کی یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ چہارم کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف یعنی معمولی سی دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ پنجم اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی فتنہ کا گمان نہ ہو یا پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ حرام ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۸)

## احتیاط:

جہالت و بے باکی کا دور ہے۔ مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے۔ آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد عورت معاذ اللہ عزوجل اکٹھے کام کرتے ہیں یونہی ان دونوں کے لیے بے پردگی' بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریباً ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہیے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری (Service) کی بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے احتیاط (Care) اسی میں ہے۔

## عورت کا شوہر کے بغیر سفر کرنا کیسا ہے؟

بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا سفر کرنا بھی حرام ہے یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اعتماد محرم ساتھ نہیں تو حج کے لیے بھی نہیں جا سکتی اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا اس ضمن میں تین فقہی جزئیات ملاحظہ ہوں۔

۱) عورت کا بغیر شوہر یا محرم کے تین دن کی مدت کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صالح یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۵۱)

۲) عورت کو مکہ مکرمہ جانے تک تین دن (تقریباً نوے کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کی مسافت ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا حج کے وجوب ادائیگی کے لیے شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی (یعنی شرعی مقدار کے سفر میں شوہر یا محرم ساتھ نہ ہو تو اس پر حج فرض نہ ہوگا) اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۱۸)

۳) عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج کو گئی تو گناہ گار ہوئی مگر حج کرے گی تو حج ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت حصہ ۶ صفحہ ۱۴)

## نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟

مروجہ بے پردگی والی نرس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اس میں ایسی وردی پہنائی جاتی ہے جس سے شرعی پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے نیز مردوں کو انجکشن لگانے، بلڈ پریشر ناپنے، مرہم پٹی کرنے وغیرہ کے لیے نامحرموں کے بدنوں کو چھونے کے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے پڑتے ہیں۔

## مخلوط تعلیم کا شرعی حکم:

مخلوط تعلیم (Co-Education) برائے بالغان کا سلسلہ سراسر ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

## بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی:

### حدیث:

حضرت اُم خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا' آپ رضی اللہ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اس پر کسی نے حیرت سے کہا اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے؟ کہنے لگیں میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے حیا نہیں کھوئی۔ (ابوداؤد شریف رقم ۲۴۸۸)

### تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی ماؤ' بہنو' بیٹیو! دیکھا آپ نے بیٹا شہید ہو جانے کے باوجود حضرت اُم خلاد رضی اللہ عنہا نے پردہ برقرار رکھا۔ بات یہ ہے کہ دل میں خوف اور احکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آجائے اس کے لیے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے یقیناً اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اُٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں ورنہ عذابِ جہنم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔

## عورتوں کا مسجد جانا:

### حدیث:

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ مدینہ٬ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے بہترین مسجد گھر کا کونہ (Corner) ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ا صفحہ ۱۴۱)

### تشریح وتوضیح:

مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا حکم ہے۔ مسجد کے مقابلے میں گھر کا کونہ زیادہ پردہ کا باعث ہے اسی لیے عورتوں کے لیے گھر کا کونہ بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

## صحن کے مقابلے میں گھروں کے تہہ خانے بہتر ہیں:

### حدیث:

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے نماز پڑھنے کے لیے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل رقم ۲۶۶۰۴)

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب٬ دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔
(صحیح ابن خزیمہ جلد ۳ صفحہ ۹۶ رقم ۱۶۹۱)

## تشریح وتوضیح:

چونکہ روشنی کے مقابلے میں اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے کہ اندھیرے میں کسی کو وہ نظر ہی نہ آئے گی جہاں جس مقام میں پردہ کا زیادہ اہتمام ہوگا اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا اسی لیے معلوم ہوا کہ روشنی کے مقابلے میں اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے' اتنا بھی اندھیرا نہ ہو کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے اور غیر محرم وغیرہ کو ہاتھ لگ جانے کا اندیشہ ہو بلکہ ہلکا سا اُجالا ہو دیکھیے عورتوں کو کس قدر تاکید ہے' عبادت میں بھی زیادہ پردے اور ستر کی جگہ اور حالت کو فضیلت ہے۔

## اپنے گھر کی کھڑکیاں اور سوراخوں کو بند کرنا:

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ حضرات صحابہ کرام علیہ رضوان گھر کی کھڑکیاں اور روشن دان جس سے باہر نظر آئے بند کر دیا کرتے تھے تا کہ عورتیں باہر مردوں کو نہ جھانک سکیں۔

## عورتوں کے لیے امارت ودنیاوی عہدہ جائز نہیں:

## حدیث:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ملی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت شاہی پر بٹھایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنا حاکم والی عورت کو بنایا۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۳' ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۵۲' مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۱)

## تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو کسی قومی ملی بڑی ذمہ داری حاکم قاضی صدر' منیجر' پرنسپل تمام وہ عہدے جس میں اسے قوم

کے درمیان فیصلے کی نوبت آئے' ممنوع قرار دیا اور فرمایا ایسی قوم جو عورت کو سربراہ بنائے کبھی فلاح نہیں پائے گی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عورت پردہ اس کی آواز پردہ غیر مردوں کے ساتھ بیٹھنا ممنوع تو عورت پھر کس طرح قوم وملت کی نگہبانی اور حکومت کر سکتی ہے۔ افسوس آج غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی مسلمان عورتوں میں بھی یہ گناہ کی باتیں آ گئی ہیں ان کے لیے شریعت کہاں' ان کی جنت کا محل یہی دنیا ہے' ہمارے لیے شریعت ہے کہ خدا عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون ہے اس کے ماتحت چلنا ہے۔ اللہ عزوجل کو حساب دینا ہے۔ اے ہماری اسلامی بہنو! آج صبر کرلو اور کل جنت کی نعمتوں کو حاصل کرلو ورنہ بے پردگی کی سزا برداشت کرتی رہو گی۔

## باریک دوپٹہ کے بارے میں:

### حدیث:

حضرت اُم علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئیں تو ان پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ ڈالا اور موٹا دبیز دوپٹہ ان کو پہنایا۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۳۷۷)

### تشریح وتوضیح:

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایسا باریک دوپٹہ استعمال نہیں کرنا چاہیے جس سے بال اور جسم کی رنگت نظر آئے اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گناہ سے بچانے کے لیے اسے پھاڑ ڈالا۔

## ٹخنوں سے نیچے کپڑا عورتوں کے لیے ممنوع نہیں:

**حدیث:**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبر اور بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا' اللہ عزوجل اس پر قیامت کے دن نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا اس پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورتیں اپنا دوپٹہ کس طرح رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں ایک بالشت (Span) بھر رکھیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر اس سے بھی پیر کھلے رہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہاتھ بھر نیچے رکھے اس سے زائد نہیں۔ (ترمذی شریف صفحہ ۲۰۶)

**تشریح وتوضیح:**

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ مبارکہ میں عورتوں کے ٹخنوں سے نیچے کپڑے رکھنے کا حکم دیا تاکہ اس سے زیادہ پردہ پوشی ہو سکے مگر آج عورتیں اس طرح کی شلواریں پہنتی ہیں کہ ان کے ٹخنے نظر آتے ہیں لہٰذا ہماری اسلامی بہنوں' بیٹیوں کو اس حدیثِ مبارکہ پر عمل کرنا چاہیے۔

## پازیب (گھنگھرو دار زیور) پہننے والی عورتیں:

**حدیث:**

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ جس میں ہے کہ اللہ عزوجل گھنگھرو کی آواز ایسے ناپسند (Disapproved) کرتا ہے اور آواز والے گھنگھرو صرف عورتیں پہنتی ہیں۔

(کنزالعمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۴)

## تشریح وتوضیح:

عورت خود بھی پردہ ہے، عورت کی آواز بھی پردہ ہے اور عورت کے جسم سے متعلق تمام امور پردہ ہیں اسی طرح بجنے والا زیور اوّلاً تو یہ جانوروں کی خاصیت ہے، جانوروں کے پیر یا گلے میں گھنگھرو ڈال دیا جاتا ہے تا کہ جانور اس سے مست رہے لیکن انسان کی شرافت اس سے بالاتر ہے اس لیے ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو ایسے زیور سے بچنا چاہیے کیونکہ حدیثِ مذکورہ میں ایسی عورت کو ملعون کہا گیا ہے۔

## جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی:

### حدیث:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں رہنے والی عورتیں کم ہوں گی۔ (یعنی مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی) (بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۷۸۳)

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور راحت العاشقین، سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو میں نے بیشتر فقراء کو پایا اور جہنم کو دیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔ (بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۷۸۳)

## جہنم میں زیادہ عورتوں کے جانے کی وجہ:

### حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے۔

پوچھا گیا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہے کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو تم سے کوئی ناراضگی والی بات ہو جائے تو کہہ دیں گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۸۳)

## تشریح و توضیح:

اے ہماری اسلامی بہنو! ناشکری اور احسان فراموشی ان دونوں چیزوں سے توبہ کریں۔ اللہ عزوجل نے جیسا خاوند مقدر کیا ہے اگر اس سے تکلیف اور پریشانی ہو تو صبر اور شکر کی زندگی گزار لو۔ انسان کی ساری خواہشیں دنیا میں پوری نہیں ہوتیں، شوہر کی طرف سے جو مل جائے اس کی قدر کرو اور کبھی غلطی سے بھی یہ نہ کہو ہم کو کیا ملا، ہم کو آرام نہیں پہنچا بلکہ یہ کہو کہ اللہ عزوجل تیرا شکر ہے اس پر جو تو نے ہمیں دیا۔

## بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

بیوی اپنے مرحوم (Dead) شوہر کو غسل دے سکتی ہے مگر اس کی صورت یہ ہے چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا عمل واقعہ نہ ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔ (بہار شریعت حصہ ۴ صفحہ ۱۳۴)

## خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینے کے بارے میں احکام:

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ فقہائے کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ عورت مر جائے تو خاوند نہ نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔
(بہار شریعت حصہ ۴ صفحہ ۱۳۵)

## حکمت ہے:

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے اس میں حکمت (Philosophy) یہ ہے کہ شوہر کا فوراً مرنے کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے جب کہ عورت عدت تک بعض احکام میں نکاحِ میں رہتی ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں اس لیے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح منقطع ہو جاتا ہے (یعنی ٹوٹ جاتا ہے) اور عورت جب تک عدت میں ہے اپنے شوہر کا مردہ بدن چھو سکتی ہے اسے غسل دے سکتی ہے جب کہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو اس لیے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے۔ (طلاق بائن یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہو صرف رجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو۔) (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۴)

## اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق اہم باتیں:

### بچے کی آمد سے ماں کی خوشی:

ایک مرتبہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرورِ دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے کہ جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردِ زہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان اور زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے

کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

## پیاری پیاری مدنی نیتیں کرنے کا ذہن بنایئے:

والدین بالخصوص والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے لیے اچھی اچھی نیتیں کرے۔

(از شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

## حضورِ مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان:

نیة المومن خیر من عمله۔

"مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔"

(المعجم الکبیر اللطبر انی الحدیث ۵۹۴۲ جلد ۶ صفحہ ۱۸۵)

## چند مدنی انعامات:

۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱) اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گا۔

۲) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔

۳) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ مما نعتِ الٰہیہ جان کر شکرِ الٰہی اللہ عزوجل بجالاؤں گا۔

۴) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کراؤں گا (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)

۵) اگر لڑکا ہو تو حصولِ برکت کے لیے اس کا نام محمد یا احمد رکھوں گا۔

(۶) ساتھ ہی پکارنے کے لیے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔

۷) حتی الامکان اس کے نام محمد یا احمد کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔

۸) انہیں کسی جامع شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔

۹) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یوم پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اس کے لیے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہو تو زندگی بھر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)

۱۰) سر کے بال اُتروا کران کے برابر چاندی تول کو خیرات کروں گا۔

۱۱) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔

۱۲) حرام کمائی سے بچاؤں گا۔

۱۳) انہیں بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ (Promise) کرنے سے بچوں گا۔

۱۴) اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔

۱۵) انہیں علمِ دین سکھاؤں گا۔

۱۶) نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطورِ مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔

۱۷) اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دُکھایا تو ان کو معاف کر دوں گا۔ (ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنی ہوگی کیونکہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے)

۱۸) وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

۱۹) بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گا۔

## بچے کی پیدائش سے پہلے کی احتیاط:

چونکہ زمانہ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لیے ماں کو چاہیے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی

کوشش کرے اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہوں گے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر باآسانی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں، ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوفِ خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھیں جب ماؤں نے نماز ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنا لیا تو اولاد بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا الا ماشاء اللہ! بہر حال ماں کو چاہیے کہ نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں (نیک اعمال کے فضائل جاننے کے لیے "جنت میں لے جانے والے اعمال"۔ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے)

دوم نمازوں کی پابندی کرتی رہے ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہو جاتی۔

سوم اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منور کیا کرتی تھیں۔

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی، تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو وہ بھی بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام (Revelation) ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ نے فرمایا صاحبزادے پڑھیے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اور آپ نے پڑھا "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم'' اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا صاحب زادے آگے پڑھیے۔ فرمایا میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔ (الملفوظ حصہ ۴ صفحہ ۴۱۵)

چہارم اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تا کہ بچے پر گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

## ایسی غذا کا اندر سے نکالنا جو تنگی دے:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔

(تذکرۃ الاولیاء ذکر بایزید بسطامی صفحہ ۱۲۹)

## کسی سے اپنی غلطی کی معافی مانگنا:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی متقی تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدۂ محترمہ نے ایامِ حمل میں ہمسایہ (Neighbour) کی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایۂ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر سفیان ثوری صفحہ ۱۷۲)

۵) کھانے پینے، لباس، چلنے، بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

۶) زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

۷) صدقہ و خیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حدیث:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

۸) بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یاد رکھیے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۰۸)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حدیث:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب الملائکۃ بدر الحدیث ۴۰۰۲ جلد ۳ صفحہ ۱۹)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھیے اور گھر میں اسلامی تصاویر آویزاں کیجیے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھیے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

۹) دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ مغرب سیدتنا مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ (پ ۳ آل عمران ۳۶)

''اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔'' (کنز الایمان)

ماں اپنے شکم کے لیے اللہ عزوجل سے اس طرح دعا مانگے:

یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑہا کروڑ شکر کہ تو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی۔ یا اللہ عزوجل اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما۔ یا اللہ عزوجل تو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنا۔ یا اللہ عزوجل! تو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ عزوجل! تو اسے سنتوں کا مبلغ بنا۔ یا اللہ عزوجل! تو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ یا اللہ عزوجل! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل! اسے ایمان کی حالت (Condition) میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اولاد پر اللہ عزوجل کا شکر بجالانا:

بیٹا پیدا ہو یا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز و اقرباء کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے محلے بھر میں مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے اور لڑکی کی

ولادت پر اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہوتا' دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لیے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں' طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے ایسوں کو چاہیے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ

حدیث:

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صاحبِ لولاک' سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا عزوجل اس کے شاملِ حال رہے گی۔

(مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الاولاد الحدیث ۱۳۴۸۴ جلد ۸ صفحہ ۲۸۵)

حدیث:

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صاحبِ معطر پسینہ باعثِ نزولِ سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹیوں کو برا مت کہو میں بھی بیٹیوں والا ہوں بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں' غم گسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔

حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذا ء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (المستدرک للحاکم کتاب البر والصلۃ الحدیث ۷۴۲۸ جلد ۵ صفحہ ۲۴۸)

حدیث:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علی وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی اور دو ہوں تو؟ فرمایا اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اگر ایک ہو تو بھی۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۶۱۹۹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۷)

حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے روک بن جائیں گی۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث ۲۶۲۹ صفحہ ۱۴۱۳)

## ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022